

۷

تَفْہِیْمُ السُّنَّةِ

کتابُ الصَّلَاةِ

سماکے مسائل

www.KitaboSunnat.com



نظَرْتَاهُ

صنّفی الرحمن مبارکپوری
مولانا

مؤلف

محمد اقبال کیدانی

جامعہ ملک سعود، الزیاض

۲۰۰۰ شیش محلہ

لاہور

حَدِیث پبلیکیشنز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

۴

تَفْہِیْمُ السُّنَّةِ

کتابُ الصَّلَاةِ

نماز کے مسائل

محرم اقبال کیلانی

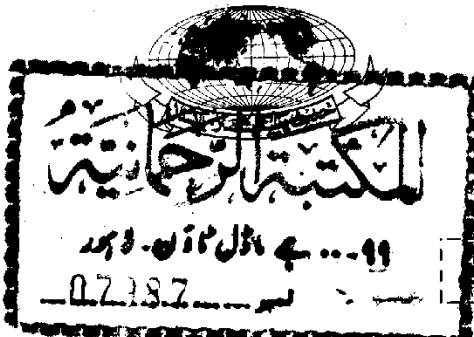
جامعہ ملک سعود، الرياض

۲- شیش محل روڈ
لاہور

حیات پبلیکیشنز

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	نماز کے مسائل
نام	مولف محمد اقبال کیلانی بن مولانا حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ
اہتمام	ہارون الرشید کیلانی
ناشر	حدیث پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور
طبع	اکتوبر ۲۰۰۲ء
تعداد اشاعت	3000
قیمت	60 روپے



1- ہارون الرشید کیلانی

۲- شیش محل روڈ، لاہور

2- محمد اقبال کیلانی

ص ب : ۸۰۰، الرياض ۱۳۳۲۱، سعودی عرب

فون گھر : ۲۰۶۵۳۲، فتر : ۳۶۷۳۳

فہرس

صفحہ نمبر	نام ابواب	اسماء الابواب	نمبر شمار
۵	بسم اللہ الرحمن الرحیم	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	۱
۱۱	نیت کے مسائل	النَّیَّةُ	۲
۱۳	نماز کی فرضیت	فَرَضِیَّةُ الصَّلَاةِ	۳
۱۴	نماز کی فضیلت	فَضْلُ الصَّلَاةِ	۴
۱۷	نماز کی اہمیت	أَهْمِیَّةُ الصَّلَاةِ	۵
۲۱	طہارت کے مسائل	مَسَائِلُ الطَّهَارَةِ	۶
۲۵	وضو اور تیمم کے مسائل	الْوُضُوءُ وَالتَّيْمُمُ	۷
۳۳	ستر کے مسائل	السُّتْرُ	۸
۳۶	مساجد اور نماز پڑھنے کی جگہ کے مسائل	مَسَاجِدُ وَ مَوَاضِعُ الصَّلَاةِ	۹
۴۲	اوقات نماز کے مسائل	مَوَاقِیْتُ الصَّلَاةِ	۱۰
۴۷	اذان اور اقامت کے مسائل	الْأَذَانُ وَ الْإِقَامَةُ	۱۱
۵۳	سترہ کے مسائل	السُّتْرَةُ	۱۲
۵۶	صف کے مسائل	مَسَائِلُ الصَّفِّ	۱۳
۵۹	جماعت کے مسائل	مَسَائِلُ الْجَمَاعَةِ	۱۴
۶۳	امت کے مسائل	مَسَائِلُ الْإِمَامَةِ	۱۵
۶۸	مقتدی کے مسائل	مَسَائِلُ الْمَأْمُومِ	۱۶
۷۰	بعد میں شامل ہونے والے نمازی کے مسائل	مَسَائِلُ الْمَسْبُوقِ	۱۷
۷۴	نماز کا طریقہ	صِفَةُ الصَّلَاةِ	۱۸
۹۳	خواتین کے مسائل	صَلَاةُ النِّسَاءِ	۱۹
۹۷	نماز کے بعد اذکار مسنونہ	الْأَذْكَارُ الْمَسْنُونَةُ	۲۰

صفحہ نمبر	نام ابواب	اسماء الابواب	نمبر شمار
۱۰۱	نماز میں جائز امور	مَا يَجُوزُ فِي الصَّلَاةِ	۲۱
۱۰۶	نماز میں ممنوع امور کے مسائل	الْمَنْعُوعَاتُ فِي الصَّلَاةِ	۲۲
۱۰۹	سنتوں اور نوافل کی فضیلت	فَضْلُ السُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ	۲۳
۱۱۳	سنتوں اور نوافل کے مسائل	أَحْكَامُ السُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ	۲۴
۱۱۹	سجدہ سو کے مسائل	سَجْدَةُ السَّهْوِ	۲۵
۱۲۱	قضاء نماز کے مسائل	صَلَاةُ الْقَضَاءِ	۲۶
۱۲۳	نماز جمعہ کے مسائل	صَلَاةُ الْجُمُعَةِ	۲۷
۱۳۱	نماز وتر کے مسائل	صَلَاةُ الْوَتْرِ	۲۸
۱۳۸	نماز تہجد کے مسائل	صَلَاةُ التَّهْجُدِ	۲۹
۱۴۱	نماز تراویح کے مسائل	صَلَاةُ التَّرَاوِيحِ	۳۰
۱۴۵	نماز قصر کے مسائل	صَلَاةُ السَّفَرِ	۳۱
۱۵۲	نمازیں جمع کرنے کے مسائل	جَمْعُ الصَّلَاةِ	۳۲
۱۵۳	نماز جنازہ کے مسائل	صَلَاةُ الْجَنَائِزِ	۳۳
۱۶۰	نماز عیدین کے مسائل	صَلَاةُ الْعِيدَيْنِ	۳۴
۱۶۵	نماز استسقاء کے مسائل	صَلَاةُ الْإِسْتِسْقَاءِ	۳۵
۱۶۸	نماز خوف کے مسائل	صَلَاةُ الْخَوْفِ	۳۶
۱۷۱	نماز کسوف اور خسوف کے مسائل	صَلَاةُ الْكُسُوفِ وَالْخُسُوفِ	۳۷
۱۷۳	نماز استحارہ کے مسائل	صَلَاةُ الْإِسْتِحَارَةِ	۳۸
۱۷۵	نماز چاشت کے مسائل	صَلَاةُ الصُّحَى	۳۹
۱۷۷	نماز توبہ کے مسائل	صَلَاةُ التَّوْبَةِ	۴۰
۱۷۹	تیمہ الوضوء اور تیمہ المسجد کے مسائل	تَحْيَةُ الْوُضُوءِ وَالْمَسْجِدِ	۴۱
۱۸۱	سجدہ شکر	سَجْدَةُ الشُّكْرِ	۴۲
۱۸۲	متفرق مسائل	مَسَائِلُ مُتَفَرِّقَةٌ	۴۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ اَمَّا بَعْدُ !

نماز اسلام کا بہت اہم رکن اور اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا۔ نماز کا وقت ہوتا تو آپ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ کے ساتھ اذان دینے کا حکم فرماتے اَقِمِ الصَّلَاةَ يَا بَلَالُ! اِرْحَنَابَهَا ”اے بلال! ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ۔“ (ابوداؤد) نماز کو رسول اکرم ﷺ نے جنت میں جانے کی ضمانت قرار دیا۔ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتے اور نبی اکرم ﷺ کے لئے وضو کا پانی اور دو سری چیزیں لایا کرتے۔ ایک مرتبہ آپ نے (خوش ہو کر) فرمایا ”ربیعہ! مانگو! کیا مانگتے ہو) حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”تو پھر کثرتِ جُود سے میری مدد کرو۔“ (صحیح مسلم) یعنی تمہارے نامہ اعمال میں کثرتِ نماز، میرے لئے سفارش کرنا آسان بنا دے گی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کامیاب لوگوں کی نشانی یہ بتائی ہے کہ ”وہ لوگ نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔“ (المؤمنون: ۹) نیز یہ کہ انہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کی یاد، اقامت نماز اور ادائے زکاۃ سے غافل نہیں کرتی۔“ (سورۃ نور: ۷۷) اللہ تعالیٰ نے نماز کو اقامت دین کی تمام تر جدوجہد کا حاصل قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکاۃ ادا کریں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے۔“ (سورۃ مؤمنون آیت نمبر ۴۱) تکلیف، دُکھ اور رنج کے وقت مومن کا یہی سب سے بڑا سہارا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! اللہ سے صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو۔“ (سورۃ بقرہ آیت نمبر ۵۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم پر اپنے اہل و عیال کو بیٹھ الحرام کے پاس بے آب و گیاہ جگہ پر لے آئے، تو بارگاہ ربّ العزت میں یہ دُعا کی کہ ”میرے رب مجھے

اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا۔“ (سورہ ابراہیم آیت نمبر ۴۰) حضرت اسماعیل علیہ السلام کے جن اوصاف کا ذکر قرآن مجید نے فرمایا ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ”وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکاہ کا حکم دیتے تھے۔“ (سورہ مریم آیت نمبر ۵۵) رسول اکرم ﷺ کو بھی اس بات کا حکم دیا گیا کہ ”اے محمد ﷺ! اپنے اہل و عیال کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس کے پابند رہو۔“ (سورہ طہ آیت نمبر ۱۳۳) قرآن کریم سے ہدایت حاصل کرنے والے خوش نصیب لوگوں کی اللہ کریم نے جو نشانیاں بتائی ہیں ان میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ”وہ نماز قائم کرنے والے لوگ ہیں۔“ (سورہ بقرہ آیت نمبر ۳) نماز میں غفلت کاہلی اور سستی سے کام لینے کو اللہ تعالیٰ نے منافقین کی نشانی بتایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”جب منافق نماز کے لئے اٹھتے ہیں، تو کاہلی سے محض لوگوں کو دکھانے کے لئے اٹھتے ہیں“ (سورہ نساء آیت نمبر ۱۴۲) سورہ ماعون میں اللہ تعالیٰ نے ان نمازیوں کے لئے ہلاکت اور تباہی بتائی ہے، جو نماز کے معاملے میں غفلت اور بے پروائی سے کام لیتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اقوام کی تباہی اور ہلاکت کا اصل سبب ترک نماز ہی بتایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”اللہ کے فرمانبردار بندوں کے بعد ایسے نالائق لوگ ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور (دنیا کے) مزے اڑانے میں لگ گئے ایسے لوگ عنقریب گمراہی کے انجام سے دوچار ہوں گے۔“ (سورہ مریم آیت نمبر ۵۹) قیامت کے روز جہنمیوں کا ایک گروہ جہنم میں جانے کا ایک سبب یہ بیان کرے گا۔

”لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ“

”یعنی ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔“ (سورہ مدثر آیت نمبر ۴۳)

حالت امن ہو یا حالت خوف، گرمی ہو یا سردی، تندستی ہو یا بیماری حتیٰ کہ جماد و قتل کے موقع پر عین میدان جنگ میں بھی یہ فرض ساقط نہیں ہوتا۔ رسول اکرم ﷺ پانچ فرض نمازوں کے علاوہ نماز تہجد، نماز اشراق، نماز چاشت، تحیّۃ الوضو اور تحیّۃ المسجد کا بھی اہتمام فرماتے اور پھر خاص خاص مواقع پر اپنے رب کے حضور توبہ استغفار کے لئے نماز ہی کو ذریعہ بناتے۔ خسوف یا کسوف ہوتا تو مسجد تشریف لے جاتے۔ زلزلہ یا آندھی آتی تو مسجد تشریف لے جاتے۔ طوفان باد و باران ہوتا تو مسجد تشریف لے جاتے۔ فاقے کی نوبت آتی تو مسجد تشریف لے جاتے، کوئی پریشانی اور تکلیف ہوتی تو مسجد تشریف لے جاتے۔ سفر سے واپسی ہوتی تو پہلے مسجد تشریف لے جاتے، پھر گھر پلٹتے۔

حیات طیبہ کے آخری دنوں میں حالت عیال میں بھی رسول اکرم ﷺ کو جس چیز کی سب سے زیادہ فکر تھی، وہ ازبھی۔ ”ات مبارک سے چند یوم قبل تیز بخار کی وجہ سے آپ پر غنودگی کی حالت طاری تھی عشاء کے وقت اُر کھلی تو سب سے پہلے یہ سوال کیا ”کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی

ہے؟“ عرض کیا گیا ”نہیں! آپ ہی کا انتظار ہے۔“ سرور عالم ﷺ نے پھر اٹھنا چاہا تو بیہوش ہو گئے جب آنکھ کھلی تو زبان مبارک سے پھر وہی الفاظ نکلے ”کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟“ عرض کیا گیا ”نہیں! آپ ہی کا انتظار ہے۔“ تیسری مرتبہ اٹھنے کی کوشش میں پھر غشی طاری ہو گئی۔ اتفاقاً ہونے پر ارشاد فرمایا ”ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھائیں۔“

وفات مبارک سے چند لمحے پہلے آپ نے اُمت کو جو آخری وصیت فرمائی، وہ یہ تھی۔
 الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

”یعنی مسلمانوں نماز اور اپنے غلاموں کا ہمیشہ خیال رکھنا۔“

نبی اکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے نماز کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔

نماز بذاتِ خود جتنی اہم ہے طریقہ نماز بھی اسی قدر اہم ہے۔ نماز کے بارے میں حکم صرف یہی نہیں کہ ”اسے ادا کرو۔“ بلکہ حکم یہ بھی ہے کہ ”اس طرح ادا کرو جس طرح مجھے ادا کرتے دیکھتے ہو۔“ (صحیح بخاری) ایک حدیث میں ارشاد مبارک ہے کہ قیامت کے روز (حقوق اللہ میں سے) سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا جس کی نماز درست طریقہ سے پڑھی گئی ہوگی وہ کامیاب و کامران ہوگا اور جس کی نماز بگاڑی گئی ہوگی وہ ناکام و نامراد ہوگا (بحوالہ ترمذی) غور فرمائیے! قیامت کے روز نماز کے بارے میں جس چیز کا حساب ہوگا وہ یہ نہیں کہ نماز پڑھی یا نہیں پڑھی بلکہ حساب اس بات کا ہوگا کہ نماز سنت کے مطابق پڑھی گئی یا نہیں؟ اس حدیث سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ ادائیگی نماز کے ساتھ ادائیگی نماز کا طریقہ کس قدر اہم اور ضروری ہے اس کی اہمیت کے پیش نظر طریقہ نماز سے متعلق احادیث صحیحہ سے جو اہم مسائل ثابت ہوتے ہیں وہ ہم نے اس کتاب میں جمع کر دیئے ہیں۔ مسائل جمع کرتے اور ترتیب دیتے وقت ہم نے کسی خاص فقہی مسلک کو سامنے نہیں رکھا نہ ہی کسی فقہی مسلک کو صحیح یا غلط ثابت کرنے کے لئے یہ مجموعہ مرتب کیا ہے۔ ہمارے پیش نظر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا وہ مسلک ہے جس میں ایک صحابی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا، جو رُکوع اور سجود پورا نہیں کر رہا تھا۔ جب وہ آدمی نماز سے فارغ ہوا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے بلا کر کہا ”تم نے نماز نہیں پڑھی اور اگر اسی طرح کی نماز پڑھتے پڑھتے مر گئے، تو طریقہ اسلام کے خلاف مرو گے۔“ ایک دوسرے صحابی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو نماز عید سے پہلے نفل پڑھتے دیکھا تو اسے منع کیا۔ وہ شخص کہنے لگا ”اللہ تعالیٰ مجھے نماز پڑھنے پر عذاب نہیں کرے۔“ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ تجھے سنتِ رسول کی مخالفت کرنے پر ضرور عذاب دے گا۔“ ایک اور صحابی حضرت عمارہ بن روہبہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ جمعہ کے دوران حاکم وقت کو منبر پر ہاتھ بلند کرتے دیکھا

تو کہا ”اللہ خراب کرے ان ہاتھوں کو“ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ اس سے زیادہ نہ کرتے تھے۔“ اور اپنی انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔ (صحیح مسلم) اتباع سنت کے معاملہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہی سوچ اور فکر ہمارا مسلک ہے۔ سنت رسول ﷺ سے محبت کا یہی جذبہ ہمارا مذہب ہے اور اسی جذبہ کے پیش نظر ہم نے یہ احادیث جمع کی ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مذکورہ بالا طرز عمل سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جن مسائل کو ہم فروعی یا اختلافی اور غیر اہم سمجھتے ہوئے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک ان کی کتنی اہمیت تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان مبارک سے آگاہ ہے مَنْ دَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي یعنی جس شخص نے میری سنت اختیار کرنے سے گریز کیا وہ مجھ سے نہیں۔ وہ کسی بھی سنت کو معمولی اور غیر اہم سمجھ کر نظر انداز کرنے کی جسارت نہیں کر سکتا۔

صحت احادیث کے بارے میں یہ وضاحت بے جا نہیں ہوگی کہ ”کتاب الصلاة“ کا شروع میں جو مسودہ تیار کیا گیا تھا اس کا کم از کم ایک چوتھائی حصہ محض اس لئے الگ کرنا پڑا کہ وہ احادیث صحیح اور حسن درجہ کی نہ تھیں۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ”جس نے (دانتہ) میری طرف ایسی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی وہ اپنی جگہ جہنم میں بنا لے۔“ (جامع ترمذی) ہم اپنے اندر یہ ہمت اور حوصلہ نہیں پاتے کہ وہ احادیث جو کسی پہلو سے ضعیف ثابت ہو جائیں انہیں محض کسی مسلک کی حمایت یا مخالفت کی خاطر لکھنے کا بوجھ اپنے سر اٹھائیں۔ ساری کاوش اور محنت کے باوجود ہم اپنے قارئین سے بہ صمیم قلب درخواست کرتے ہیں کہ اگر کوئی حدیث صحیح یا حسن درجہ کی نہ ہو تو براہ کرم ضرور مطلع فرمائیں۔ ہم ان شاء اللہ بصد شکر یہ اگلی اشاعت میں اس کی تصحیح کر دیں گے۔

مجھے اپنی علمی اور عملی کم مائیگی اور بے بضاعتی کا احساس اور اعتراف ہے مجھ جیسا گناہ گار اور سیہ کار اس لائق کہاں کہ حدیث رسول ﷺ کی کوئی خدمت کر سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں حدیث کے ایک ادنیٰ طالب علم کی صف میں بھی شامل ہونے کا اہل نہیں۔ یہ بارگراں اٹھانے کی ہمت اور حوصلہ پانے کا محرک صرف ایک ہی جذبہ ہے سنت رسول ﷺ سے محبت کا جذبہ اتباع سنت کی فکر۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔

کتاب میں حسن و خوبی کے تمام پہلو محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی وجہ سے ہیں غلطیاں اور خامیاں میری کوتاہی اور خطا کا نتیجہ..... اللہ کریم اس کے بہترین پہلوؤں کو اپنے فضل و کرم سے شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

مجھے یہ اعتراف کرنے میں کوئی تامل نہیں کہ یہ کتاب کسی علمی ذخیرے میں اضافہ کا باعث نہیں

بنے گی البتہ ہمارے ہاں کثیر تعداد میں پڑھے لکھے افراد جو سنت رسول سے گہری محبت اور عقیدت رکھتے ہیں آپ کے اسوۂ حسنہ سے فیض یاب ہونا چاہتے ہیں لیکن نہ تو وہ ضخیم عربی کتب کی طرف رجوع کر سکتے ہیں، نہ ہی طویل اور ثقیل اردو تراجم کی کتب سے استفادہ کرنے کا وقت پاتے ہیں، ان کے لئے یہ کتاب ان شاء اللہ ضرور مفید ثابت ہوگی۔

آخر میں واجب الاحترام علماء کرام کا شکر یہ ادا کرنا از بس ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے اپنی بے شمار مصروفیات کے باوجود بخوشی اس کتاب کی نظر ثانی فرمائی۔ علماء کرام کے علاوہ بعض دوسرے دوستوں نے بھی کتاب کی تیاری میں میری مدد اور راہنمائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو دنیا و آخرت میں اپنے اعمال سے نوازے۔ (آمین)

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○
اے ہمارے پروردگار! ہماری محنت قبول فرما بے شک تو خوب سننے اور خوب جاننے والا ہے۔

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ

جامعۃ ملک سعود، الرياض، المملكة العربية السعودية

۲۷ رجب، ۱۴۰۶ھ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

جُعِدَ قِيَامُهُ فِي الصَّلَاةِ

﴿رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّسَائِيُّ﴾



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نہ ملن

میں رکھی گئی ہے

اسے احمد اور تسانے نے روایت کیا ہے

النِّيَّةُ

نیت کے مسائل

اعمال کے اجر و ثواب کا دار و مدار نیت پر ہے۔

مسئلہ ۱

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔ ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی، لہذا جس نے دنیا حاصل کرنے کی نیت سے ہجرت کی اسے دنیا ہی ملے گی یا جس نے کسی عورت سے نکاح کرنے کی غرض سے ہجرت کی اسے عورت ہی ملے گی پس مہاجر کی ہجرت کا صلہ وہی ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

فتنہ و دجال سے بھی بڑا فتنہ دکھاوے کی نماز ہے۔

مسئلہ ۲

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ تَنَذَّرُ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ؟ فَقُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الشُّرُكُ الْخَفِيُّ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيَ فَيَزِيدَ صَلَاتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا ”کیا میں تمہیں دجال کے فتنے سے زیادہ خطرناک بات سے آگاہ نہ کروں؟“ ہم نے عرض کیا ”ضرور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”شُرکِ خفی و دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے

اور وہ یہ ہے کہ ایک آدمی نماز کے لئے کھڑا ہو اور نماز کو اس لئے مبارک کرے کہ کوئی آدمی اسے دیکھ رہا ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

دکھاوے کی نماز شرک ہے۔

۳

مسئلہ

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔



فَرُضِيَّةُ الصَّلَاةِ

نماز کی فرضیت

نماز اسلام کا دوسرا اہم رکن ہے۔

۳

مسئلہ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَى الْإِسْلَامِ عَلَيَّ خَمْسٌ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ، وَالْحَجِّ ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ ۱۔ اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ ۲۔ نماز قائم کرنا۔ ۳۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔ ۴۔ حج کرنا۔ ۵۔ رمضان کے روزے رکھنا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

ہجرت سے قبل دو، دو رکعت اور ہجرت کے بعد چار، چار رکعت نماز فرض ہوئی۔

۵

مسئلہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ حِينَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأَقْرَبَتْ صَلَاةَ السَّفَرِ وَزَيْدٌ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب (معراج کی رات) اللہ تعالیٰ نے نماز فرض کی تو حضور سفر و دونوں کے لئے دو، دو رکعت نماز فرض کی (بعد میں) سفر کی نماز (دو رکعت) برقرار رکھی گئی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔



پانچوں نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنے والا قیامت کے دن صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرَّةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَرَأَيْتَ أَنْ شَهِدْتُ أَنْ لَيْلَةَ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأَدَّبْتُ الزَّكَاةَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَقُمْتُه فَمِمَّنْ أَنَا ؟ قَالَ : مِنَ الصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ (۱)

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "یا رسول اللہ ! بتائیے اگر میں گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں آپ اللہ کے رسول ہیں اور پانچوں نمازیں ادا کروں، زکاة دوں، رمضان کے روزے رکھوں اور رمضان میں قیام بھی کروں تو میرا شمار کن لوگوں میں ہوگا؟" آپ نے ارشاد فرمایا "صدیقین اور شہداء میں۔" اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

رات کی تاریکی میں مسجد میں آنے والے نمازیوں کے لئے قیامت کے دن مکمل نور کی خوشخبری ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : بَشِّرُوا الْمَشَائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت بريدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اندھیرے میں مسجدوں کی طرف چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن کامل روشنی کی خوشخبری دے دو۔" اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسجد میں آنے والے نمازی اللہ کے ملاقاتی ہیں جن کی اللہ تعالیٰ عزت فرماتا ہے۔

وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : مَنْ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَهُوَ زَائِرُ اللَّهِ وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُورِ أَنْ يُكْرَمَ الزَّائِرُ

۱- صحیح الترغیب والترہیب للابانی الجزء الاول رقم الحدیث ۳۵۸

۲- صحیح سنن ابی داؤد للابانی الجزء الاول رقم الحدیث ۵۲۵

(حسن)

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (۱)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس نے اپنے گھر میں اچھی طرح وضو کیا اور پھر مسجد میں آیا وہ اللہ کا ملاقاتی ہے اور میزان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ملاقاتی کی عزت کرے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔



أَهْمِيَّةُ الصَّلَاةِ

نماز کی اہمیت

بے نماز کا انجام قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

مسئلہ ۱۱

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ : مَنْ حَافِظٌ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَهَامَانَ وَفِرْعَوْنَ وَأَبِي بَنِي خَلْفٍ رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ”جس شخص نے نماز کی حفاظت کی اس کے لئے نماز قیامت کے روز نور، برہان اور نجات کا باعث ہوگی جس نے نماز کے حفاظت نہ کی اس کے لئے نہ نور ہوگا نہ برہان اور نہ نجات، نیز قیامت کے روز اس کا انجام قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔“ اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

اسلام اور کفر کے درمیان حدِ فاصل نماز ہے۔

مسئلہ ۱۲

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكَفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”(مسلمان) آدمی اور شرک یا کفر کے درمیان (حدِ فاصل) ترک نماز ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳

دس برس کی عمر میں اگر بچہ نماز کا عادی نہ بنے تو اسے مار کر نماز پڑھوانی چاہئے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاصْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۱)

(صحیح)

حضرت عمرو اپنے باپ شعیب سے اور شعیب اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تمہارے بچے سات برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو جب دس برس کے ہو جائیں اور نماز باقاعدگی سے نہ پڑھیں تو نماز پڑھانے کے لئے انہیں مارو، نیز دس برس کی عمر کے بچوں کو علیحدہ علیحدہ بستروں پر سلاؤ۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴

صرف نماز عصر کا فوت ہو جانا ایسا ہے جیسے کسی کا مال اور اہل و عیال لٹ جائے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الَّذِي تَفَوُّتَهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَانَ مَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص کی نماز عصر فوت ہو جائے اس کی حالت اس شخص کی طرح ہے جس کا اہل و عیال اور مال و اسباب ہلاک ہو گیا ہو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵

نماز سے غفلت کی سزا۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرُّؤْيَا قَالَ : أَمَا الَّذِي يَتَلَعُ رَأْسَهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص قرآن یاد کر کے بھلا دیتا ہے اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا ہے اس کا سر پتھر

۱- صحیح سنن ابی داؤد للہابانی الجزء الاول رقم الحدیث ۴۶۵

۲- مختصر صحیح دارالذکر للذکر لیس فی الحدیث شریع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳- صحیح سنن ابی داؤد للہابانی الجزء الاول رقم الحدیث ۴۶۵

سے کچلا جا رہا تھا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

نماز فجر اور عشاء کے لئے مسجد میں نہ آنا نفاق کی علامت ہے۔

۱۶

باجاماعت نماز نہ پڑھنے والے لوگوں کے گھروں کو رسول اکرم ﷺ

۱۷

نے جلانے کا ارادہ فرمایا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيَقِيمُ ثُمَّ أَمُرَ رَجُلًا يَوْمَ النَّاسِ ، ثُمَّ أَخَذَ شِعْلًا مِنْ نَارٍ فَأَحْرَقَ عَلَى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدَ مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ بھاری کوئی نماز نہیں ہوتی اگر انہیں پتہ چل جائے کہ دونوں نماز کا ثواب کتنا زیادہ ہے تو ان دونوں نماز میں ضرور آتے خواہ گھٹنوں کے بل ہی آنا پڑتا۔ میں نے ارادہ کیا کہ مؤذن کو حکم دوں کہ وہ اقامت کے پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرائے اور خود آگ کا ایک شعلہ لے کر ان لوگوں (کے گھروں) کو جلا دوں جو اس (اذان اور اقامت کے) بعد نماز کے لئے نہیں نکلتے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۸

خلاف سنت ادا کی گئی نماز قیامت کے روز ناکامی و نامرادی کا باعث بنے گی۔

قیامت کے روز حقوق اللہ میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔

۱-۱۸

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَإِنْ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْئٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : أَنْظِرُوا هَلْ لِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكْمَلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذَلِكَ (صحيح) (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”قیامت کے روز بندے سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہے اگر نماز (سنت کے مطابق) درست ہوئی بندہ کامیاب و کامران ہو گا اور اگر نماز خراب ہوئی (یعنی سنت کے مطابق نہ پائی گئی) تو ناکام و نامراد ہو گا اگر بندہ کے فرائض میں کچھ کمی ہوئی تو رب تعالیٰ فرمائیں گے میرے بندے کے نامہ اعمال میں دیکھ کوئی نفل عبادت ہے؟ (اگر ہوئی) تو نوافل کے ساتھ فرائض کی کمی پوری کی جائے گی پھر اس کے تمام اعمال کا حساب اسی طرح ہو گا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔



مَسَائِلُ الطَّهَارَةِ

طہارت کے مسائل

جماع کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔

۱۹

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شَعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ نِمَ جَهْدَهَا فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی آدمی اپنی عورت سے جماع کرے تو اس پر غسل فرض ہو جاتا ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

احتلام کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔

۲۰

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۵۰ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

غسل جنابت کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

۲۱

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنْ الْجَنَابَةِ بَدَأُ وَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ يَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي أُصُولِ الشَّعْرِ حَتَّى إِذَا رَأَى أَنْ قَدْ اسْتَبْرَأَ ثُمَّ يَمْسَحُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت فرماتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرمگاہ دھوتے پھر نماز کی طرح کا وضو کرتے اس کے بعد ہاتھوں کی انگلیوں سے سر کے بالوں کی جڑوں کو پانی سے تر کرتے۔ تین لپ پانی سر میں ڈالتے اور پھر سارے بدن پر پانی بہاتے (آخر میں ایک دفعہ) پھر دونوں پاؤں دھوتے۔“ اسے

بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲ مذی خارج ہونے سے غسل فرض نہیں ہوتا۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ أَسْتَحِي أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَأَمَرْتُ الْمُقَدَّادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ : يَغْسِلُ ذِكْرَهُ وَيَتَوَضَّأُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں مذی کا مریض تھا اور نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کرنے سے شرماتا تھا کیونکہ آپ ﷺ کی بیٹی میرے نکاح میں تھی چنانچہ میں نے حضرت مقدادؓ سے کہا کہ وہ حضور ﷺ سے مسئلہ دریافت کریں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ”اپنی شرمگاہ دھوئے اور وضو کر لے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۳ بیماری کی وجہ سے مکمل پاکیزگی ممکن نہ ہو، تو اسی حالت میں نماز ادا کرنی چاہئے، البتہ ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنا ضروری ہے۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حَيْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ : إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدٌ يُعْرِفُ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ ، فَإِذَا كَانَ الْآخِرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي ، فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت فاطمہ بنت ابی حیشؓ سے روایت ہے کہ وہ مریضہ تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا ”جب حیض کا خون ہو تو یہ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے جو پہچانا جاتا ہے لہذا جب یہ ہو تو نماز نہ پڑھو لیکن اگر اس کے علاوہ کوئی دوسرا خون ہو تو وضو کر کے نماز پڑھ لو، کیونکہ یہ (استحاضہ کا خون) ایک رگ سے نکلتا ہے۔“ اسے ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت

مستقل بیماری مثلاً پیشاب یا مذی کے قطرے خارج ہونا عورتوں کو استحاضہ کا خون آنا..... کی صورت میں یا سحام یا شلوار وغیرہ کے نیچے اندر رویریا لنگوٹ وغیرہ استعمال کرنا چاہئے۔ اندر رویریا لنگوٹ تو ناپاک ہو گا لیکن یا سحام یا شلوار وغیرہ مکمل پاک ہونا چاہئے۔

مسئلہ ۲۴ حائضہ اور جنبی مسجد سے گزر سکتے ہیں ٹھہر نہیں سکتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاوليني الخُمرة

۱- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۱۴۴

۲- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۲۶۴

مِنَ الْمَسْجِدِ ، قَالَتْ : فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ : إِنَّ حَيْضَتَكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مسجد سے جائے نماز لانے کا حکم دیا میں نے عرض کیا ”میں تو حالت حیض میں ہوں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”حیض تیرے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ أَحَدُنَا يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ حُبًّا مُخْتَاظًا رَوَاهُ
سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حالت جنابت میں مسجد سے گزر جایا کرتے تھے۔ اسے سعید بن منصور نے روایت کیا ہے۔

رفع حاجت کے لئے پردہ کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۵

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ
حَتَّى يَدْنُوا مِنَ الْأَرْضِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالِدَّارِمِيُّ (۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کے لئے بیٹھنے لگتے تو زمین کے قریب پہنچ کر کپڑا اٹھاتے (تاکہ بے پردگی نہ ہو) اسے ترمذی، ابوداؤد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ الْبِرَّازَ انْطَلَقَ حَتَّى لَا
يَرَاهُ أَحَدٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب رفع حاجت کا ارادہ فرماتے (تو بستی سے) اتنے دور نکل جاتے کہ کوئی بھی آپ ﷺ کو دیکھ نہ پاتا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۶

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَّةُ عَذَابِ
الْقَبْرِ فِي الْبُؤْلِ فَاسْتَسْزَهُوْا مِنَ الْبُؤْلِ رَوَاهُ الْبِرَّازُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالِدَّارِمِيُّ
قَطْنِي

۲- منقح الاخبار الجزء الاول رقم الحديث ۳۹۱

۱- كتاب الحيض باب جواز غسل الحائض رأس زوجها

۲- صحيح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ۱۳

۳- صحيح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ۲

۴- صحيح الترغيب والترهيب للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ۱۵۲

۵- صحيح الترغيب والترهيب للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ۱۵۲

۶- صحيح الترغيب والترهيب للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ۱۵۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قبر میں زیادہ تر عذاب پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے لہذا اس سے بچو۔“ اسے بزار، طبرانی، حاکم اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۷ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَمَسُّنَ أَحَدُكُمْ ذِكْرَةَ بَيْمِينِهِ وَهُوَ يَبُولُ وَلَا يَتَمَسَّحُ مِنَ الْخَلَاءِ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کوئی آدمی پیشاب کرتے ہوئے اپنی شرمگاہ کو دایاں ہاتھ نہ لگائے نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ ہی (کوئی چیز پیتے وقت) برتن میں سانس لے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۸ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے قبل یہ دعا پڑھنی مسنون ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے ”الہی ! میں خبیث جنوں اور خبیث جنتیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹ بیت الخلاء سے باہر آنے کے بعد غفرانک کہنا مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ غُفْرَانَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے ”یا اللہ ! میں تیری بخشش کا طالب ہوں۔“ اسے احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔



الْوُضُوءُ وَالتَّيْمُمُ

وضو اور تیمم کے مسائل

وضو سے قبل ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھنا ضروری ہے۔

۳۰

مسئلہ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے وضو سے پہلے ”بِسْمِ اللّٰهِ“ نہ پڑھی اس کا وضو مکمل نہیں ہوا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۳۱

مسئلہ

وضو سے قبل نیت کے مروجہ الفاظ نَوَيْتُ أَنْ اتَّوَضَّاءُ سُنَّتٌ سے ثابت نہیں۔

وضو کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

۳۲

مسئلہ

عَنْ حُمْرَانَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَا بَوَضُوءٍ فَتَوَضَّاءُ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَأَسْتَنْشَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْبُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْبُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّاءُ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت حمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگایا۔ پہلے اپنی ہتھیلیاں تین مرتبہ دھوئیں، پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنا منہ تین دفعہ دھویا۔ اس کے بعد اپنے دایاں ہاتھ کئی تک تین مرتبہ دھویا اسی طرح بایاں ہاتھ کئی تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا۔ مسح کے بعد اپنا دایاں پاؤں ٹخنے تک تین مرتبہ دھویا اور اسی طرح بایاں پاؤں ٹخنے تک تین مرتبہ دھویا۔

پھر فرمایا ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
مسئلہ ۳۳ وضو کے اعضاء ایک بار یا دو بار یا تین بار دھونے جائز ہیں۔ اس سے زائد دھونا منع ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ مَرَّةً مَرَّةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے ایک ایک مرتبہ اعضاء دھوئے۔ اسے احمد بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور دو، دو مرتبہ اعضاء دھوئے۔ اسے احمد اور بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوءِ فَأَرَاهُ ثَلَاثًا وَقَالَ : هَذَا الْوُضُوءُ ، فَمَنْ زَادَ عَلَيَّ هَذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدَّى وَظَلَمَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ (۳) (حسن)

حضرت عمرو اپنے باپ شعیب سے اور شعیب اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن عاص) رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے رسول اللہ ﷺ سے وضو کا طریقہ دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے تین تین بار وضو کے اعضاء دھو کر دکھائے اور فرمایا ”وضو کا طریقہ یہ ہے۔ جس نے اس سے زیادہ مرتبہ دھوئے اس نے برا کیا“ زیادتی کی اور ظلم کیا۔“ اسے احمد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴ روزہ نہ ہو، تو وضو کرتے وقت ناک میں پانی اچھی طرح چڑھانا چاہئے۔

مسئلہ ۳۵ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں اور داڑھی کا خلال کرنا مسنون ہے۔

عَنْ لَقِيظِ بْنِ صَبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْبَغِ الْوُضُوءَ

۱ - صحیح بخاری کتاب الوضوء باب الوضوء مرة مرة - ۲ - صحیح بخاری کتاب الوضوء باب الوضوء مرتين مرتين

۳ - صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۳۳۹ محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَحَلَّلَ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالَغَ فِي الْبَاسْتِشْبَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”وضو اچھی طرح کر ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کر اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک میں پانی اچھی طرح چڑھا۔“ اسے ابو داؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُحَلِّلُ لِحَيْتَهُ فِي الْوُضُوءِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ہوئے داڑھی کا خلال کرتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶

مسئلہ ۳۷

مسئلہ ۳۸

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي صِفَةِ الْوُضُوءِ قَالَ : مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَ أَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدِّمِ رَأْسِهِ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ وضو کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح اس طرح کیا کہ اپنے دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے اور پیچھے سے آگے لائے۔ یعنی پہلے سر کے اگلے حصہ سے شروع کیا اور دونوں ہاتھوں کو گدی تک لے گئے پھر جہاں سے شروع کیا تھا وہیں تک واپس لے آئے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹

مسئلہ ۴۰

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي صِفَةِ الْوُضُوءِ قَالَ : ثُمَّ مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ بَاطِنَهُمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَ ظَاهِرَهُمَا بِإِبْهَامَيْهِ رَوَاهُ

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۲۹

۳- کتاب الوضوء باب مسح الرأس كله

۲- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۲۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(حسن)

النَّسَائِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وضو کا طریقہ بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح کیا اور اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں سے کانوں کے اندر اور اپنے دونوں انگوٹھوں سے دونوں کانوں کے باہر کے حصہ کا مسح کیا۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضو کے اعضاء میں سے کوئی جگہ خشک نہیں رہنی چاہئے۔ مسئلہ ۳۱

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَفِي قَدَمَيْهِ مِثْلُ الظُّفْرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ فَقَالَ: ارْجِعْ فَأَحْسِنِ وَضُوءَكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ (۲) (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے پاؤں میں (وضو کرنے کے بعد) ناخن جتنی جگہ خشک تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ ”واپس جا کر اچھی طرح وضو کر۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر وضو کے ساتھ مسواک کی ترغیب دلائی مسئلہ ۳۲

مسواک کی لمبائی مقرر کرنا سنت سے ثابت نہیں۔ مسئلہ ۳۳

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا أَنْ أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسُّوَاكِ مَعَ كُلِّ وَضُوءٍ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ (۳) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مگر مجھے امت کی تکلیف کا احساس نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔“ اسے مالک احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضو کر کے پنے ہوئے جوتوں، موزوں اور جرابوں پر مسح کیا جاسکتا ہے۔ مسئلہ ۳۴

مذتِ مسحِ مَیْمِیْنِ کے لئے ایک دن رات اور مسافر کے لئے تین دن رات ہے۔ مسئلہ ۳۵

۱- صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۹۹

۲- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۵۸

۳- صحیح سنن مالک للمالکی لانا لیبورنیزین الاول برقیں المثلثون وامنفر کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وضو یا غسل یا وضو اور غسل دونوں کے لئے ایک ہی تیمم کافی ہے۔
احتمام کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔
دونوں ہاتھ ایک مرتبہ مٹی والی جگہ پر مار کر پہلے منہ اور پھر دونوں
ہاتھ ایک دوسرے پر پھیر لینے سے تیمم مکمل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۴۹

مسئلہ ۵۰

مسئلہ ۵۱

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ
أَجِدِ الْمَاءَ فَمَمَرَعْتُ فِي الصُّعِيدِ كَمَا تَمَرَعُ الدَّابَّةُ ، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ لَهُ
ذَلِكَ فَقَالَ : إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ بِيَدِكَ هَكَذَا ثُمَّ ضَرْبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً
ثُمَّ مَسَحَ الشَّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ وَظَاهِرَ كَفَيْهِ وَوَجْهَهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ (۱)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے ایک کام سے بھیجا۔ مجھے
احتمام ہو گیا اور پانی نہ ملا۔ میں (تیمم کرنے کے لئے) زمین پر جانوروں کی طرح لوٹا جب نبی اکرم ﷺ
کے پاس واپس آیا اور اس واقع کا ذکر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”تجھے اپنے ہاتھ سے اس طرح کر لینا
کافی تھا۔“ پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ ایک مرتبہ زمین پر مارے اور بائیں ہاتھ کو دائیں پر مارا۔
اس کے بعد حضور ﷺ نے ہتھیلیوں کی پشت اور منہ پر مسح کر لیا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت
کیا ہے۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

وضو کے بعد مندرجہ ذیل دُعا پڑھنی مستنون ہے۔

مسئلہ ۵۲

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ
أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيَسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا
شَاءَ.... رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۲) وَ زَادَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ
وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ (۳)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر کوئی شخص مکمل وضو کر کے یہ دُعا
پڑھ لے کہ میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الہ نہیں اس کا کوئی شریک نہیں میں گواہی
دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں

دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس سے چاہے داخل ہو۔ اسے احمد، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے درج ذیل کلمات کا اضافہ کیا ہے ”اے اللہ! مجھے توبہ قبول کرنے والوں اور پاک رہنے والوں سے بنا۔“

وضو کے دوران مختلف اعضاء دھوتے ہوئے مختلف دعائیں یا کلمہ شہادت پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

وضو کرنے کے بعد بے مقصد باتیں یا فضول کام نہیں کرنے چاہئیں۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وَضُوءَهُ ثُمَّ خَرَجَ غَامِذًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی وضو کر کے مسجد کی طرف جائے تو (راستے میں) انگلیوں میں انگلیاں نہ ڈالے کیونکہ (وضو کرنے کے بعد) وہ حالت نماز میں ہوتا ہے۔“ اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

ٹیک لگائے بغیر نیند یا اونگھ آجائے تو وضو (یا تیمم) نہیں ٹوٹتا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حَتَّى تَحْفِقَ رُؤُوسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّؤُونَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۲) (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز عشاء کا انتظار کرتے یہاں تک کہ ان کے سر (نیند کی وجہ سے) جھک جاتے پھر وہ (دوبارہ) وضو کئے بغیر نماز پڑھ لیتے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ذی خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

ہوا خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ ۵۷

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جب تک آواز نہ آئے یا ہوا خارج نہ ہو اس وقت تک (دوبارہ) وضو کرنا واجب نہیں۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

کپڑے کی آڑ کے بغیر شرمگاہ کو ہاتھ لگایا جائے، تو وضو ٹوٹ جاتا ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ ۵۸

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَفْضَى بِيَدِهِ إِلَى ذِكْرِهِ لَيْسَ دُونَهُ سِتْرٌ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ رَوَاهُ أَحْمَدُ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے اپنا ہاتھ (کپڑے کی) آڑ کے بغیر اپنی شرمگاہ کو لگایا اس پر وضو واجب ہو گیا۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

محض شک سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ ۵۹

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَجَدَ أَحَدَكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخْرَجَ مِنْهُ شَيْئًا أَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے پیٹ میں شکایت محسوس کرے اور اسے شک ہو جائے کہ ہوا خارج ہوئی ہے یا نہیں تو جب تک بدبو محسوس نہ کرے یا آواز نہ سنے مسجد سے وضو کے لئے باہر نہ نکلے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۰

اگ پر پکی ہوئی چیزیں کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا البتہ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا چاہئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْتَوَضَأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ قَالَ: إِنْ شِئْتَ تَوَضَأُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَأُ قَالَ: أَنْتَوَضَأُ مِنْ لُحُومِ الْبَائِلِ

قَالَ: نَعَمْ تَوْضُّأً مِنْ لُحُومِ الْبَابِلِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ (۱)

حضرت جابر بن سمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا ”کیا ہم مری کا گوشت کھا کر وضو کریں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”چاہو تو کر لو چاہو تو نہ کرو۔“ پھر اس نے سوال کیا ”کیا اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”ہاں! اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرو۔“ سے احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مقتدی کا وضو ٹوٹ جائے، تو اسے ناک پر ہاتھ رکھ کر صف سے نکل جانا چاہئے اور نیا وضو کر کے نماز پڑھنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي سَلَاتِهِ فَلْيَأْخُذْ بَأَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے نماز پڑھتے ہو کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھے اور وضو کر کے آئے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے انہی چیزوں سے تمیم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ نیز بانی لٹنے یا بیانی استعمال کرنے کی قدرت حاصل ہونے کے بعد تمیم کی رخصت ختم ہو جاتی ہے۔

وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا مستحب ہے۔

تجیۃ الوضو جنت میں لے جانے والا عمل ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۵۰۱ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



الَسْتَرُ

ستر کے مسائل

مسئلہ ۶۳ صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھنی جائز ہے بشرطیکہ کندھے ڈھکے ہوئے ہوں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَيَّ عَاتِقِيهِ مِنْهُ شَيْءٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی آدمی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھنے جب تک کندھے نہ ڈھانپ لے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ نماز میں منہ ڈھانپنا منع ہے۔

مسئلہ ۶۵ نماز کے دوران اس طرح چادر کندھوں سے نیچے لٹکانا کہ اس کے دونوں کنارے کھلے ہوں، منع ہے، اسے ”سدل“ کہتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ السِّدْلِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَّ يُعْطِيَ الرَّجُلُ فَاهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں ”سدل“ سے اور منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۷ پاجامہ، شلواریا تہ بند ٹخنوں سے نیچے رکھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

۱- مختصر صحیح بخاری للزیلعی رقم الحدیث ۲۳۴

۲- صحیح سنن ابی داؤد للابانی الجزء الاول رقم الحدیث ۵۹۷

۳- مختصر صحیح بخاری للزیلعی رقم الحدیث ۱۹۸۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تہبند کا وہ حصہ جو ٹخنوں سے نیچے ہوگا جہنم میں جائے گا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

سر پر چادر یا موٹا دوپٹہ لئے بغیر عورت کی نماز نہیں ہوتی۔

۶۸

مسئلہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بالغ عورت کی نماز چادر (یا موٹے دوپٹہ) کے بغیر نہیں ہوتی۔“ اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔



مَسَاجِدُ وَ مَوْضِعُ الصَّلَاةِ

مساجد اور نماز پڑھنے کی جگہ کے مسائل

مسجد بنانے والے کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بناتا ہے۔

مسئلہ ۶۹

عَنْ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يَتَّبِعُنِي بِهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ویسا ہی گھر بنائے گا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۰

آپ ﷺ نے مساجد بنانے انہیں صاف اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنْظَفَ وَتُطَيَّبَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خَرِيٍّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ نے محلوں میں مساجد بنانے انہیں پاک صاف اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا ہے۔“ اسے احمد، بخاری، مسلم اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔ مساجد کی تعمیر میں رنگ و روغن اور نقش و نگار ناپسندیدہ ہیں۔

مسئلہ ۷۱

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أُهْرِبُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۳)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے متشاید مساجد تعمیر کر۔“

۱- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ۲۰۹

۲- صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ۴۳۶

۳- صحيح مسند ابى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ۴۳۱

۳- صحيح مسند ابى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ۴۳۱

۳- صحيح مسند ابى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ۴۳۱

۳- صحيح مسند ابى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ۴۳۱

کا حکم نہیں دیا گیا۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

بیل بوٹے یا نقش و نگار والے حصے پر نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

مسئلہ ۷۲

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي حَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوا بِحَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأَنُونِي بِأَبْنِ جَاهِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا الْهَتِّيُّ أُنْفًا عَنْ صَلَاتِي. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک نقش و نگار والی چادر میں نماز پڑھی دوران نماز نقش و نگار پر توجہ مرکوز ہو گئی تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد (خادم) سے فرمایا ”یہ چادر ابو جہم کے پاس لے جاؤ اور اس سے سادہ چادر لے آؤ، کیونکہ اس نے مجھے نماز سے غافل کر دیا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسجد کی صفائی اور دیکھ بھال کرنا سنت ہے۔

مسئلہ ۷۳

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى بَصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ أَوْ مُحَاطًا أَوْ نُحَامَةً فَحَكَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مسجد میں) قبلہ کی دیوار پر تھوک یا رینڈ دیکھا، تو اسے کھرچ کر صاف کر دیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین جگہ مسجد اور بدترین جگہ بازار ہے۔

مسئلہ ۷۴

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ جگہیں مساجد اور بدترین جگہ بازار ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسجد میں آنے سے قبل کچا لہسن اور پیاز نہیں کھانا چاہئے۔

مسئلہ ۷۵

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَكَلَ ثَوْمًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ قَالَ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم

۲- کتاب المساجد باب النهی عن البصاق فی المسجد

۴- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۳۳۳

۱- مختصر صحیح بخاری للزیدی رقم الحدیث ۲۴۵

۲- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۲۴۱

سے الگ رہے" یا فرمایا "وہ ہماری مسجد میں نہ آئے اور اپنے گھر میں ہی بیٹھے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تہنیت المسجد ادا کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۷۶

وضاحت حدیث منہ نمبر ۵۰۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مساجد میں کاروباری اور دوسرے دنیاوی معاملات پر گفتگو کرنا ناجائز ہے۔

مسئلہ ۷۷

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبْنِعُ أَوْ يَبْتَاغُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا أَرْحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً فَقُولُوا لَا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْكَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْدَّارِمِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم کسی شخص کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھو، تو کہو اللہ تعالیٰ تجھے تجارت میں نفع نہ دے۔ اور جب کسی کو اپنی گم شدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرتے دیکھو، تو کہو اللہ تعالیٰ تجھے کبھی واپس نہ دے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ساری زمین رسول اللہ ﷺ کی امت کے لئے مسجد بنائی گئی ہے۔

مسئلہ ۷۸

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَ طَهُورًا وَ أَيَّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكْتَهُ الصَّلَاةَ فَلْيَصِلْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میرے لئے زمین کو مسجد اور مٹی کو پاک کرنے والی بنایا گیا ہے۔ لہذا میری امت کے لوگوں کو جہاں کہیں بھی نماز کا وقت آئے، ادا کر لیں۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔

وضاحت شری عذر مثلاً (شری بیماری وغیرہ) کی بنا پر جہاں کہیں نماز کا وقت آجائے وہیں ادا کر لینی چاہئے لیکن شری عذر نہ ہو تو مسجد میں آکر اجتماع نماز ادا کرنا واجب ہے۔ (ملاحظہ مسئلہ نمبر ۷۳)

مسجد نبوی ﷺ میں نماز کا ثواب مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مساجد کے مقابلہ میں ہزار درجہ زیادہ ہے۔

مسئلہ ۷۹

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثاني رقم الحدیث ۱۰۶۶

۲- صحیح بخاری کتاب الصلاة باب قول النبی جعلت لی الارض مسجدا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةٌ فِي سَجْدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میری مسجد (مسجد نبوی) میں نماز کا ثواب سجدہ حرام کے علاوہ باقی تمام مساجد کے مقابلے میں ہزار گنا زیادہ ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسجد حرام، مسجد اقصیٰ، مسجد نبویؐ میں نماز پڑھنے کا ثواب باقی تمام مساجد کے مقابلے میں زیادہ ہے۔

زیارت کرنے یا نماز کا ثواب حاصل کرنے کی نیت سے مسجد حرام، مسجد اقصیٰ، مسجد نبویؐ کے علاوہ کسی دوسری جگہ کا سفر کرنا جائز نہیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَشَدُّوا حَالَ إِلَّا إِلَيَّ ثَلَاثَةٌ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِي هَذَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تین مساجد، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی کے علاوہ کسی دوسری جگہ کے لئے (ثواب کی نیت سے) سفر اختیار نہ کرو“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسجد قباء میں نماز پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہے۔

عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُطَيْرِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ قَبَاءَ كَعُمْرَةٍ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۳)

حضرت اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”مسجد قباء میں نماز پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

حمام اور قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَامَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قبرستان اور حمام کے سوا ساری زمین مسجد ہے۔“ اسے احمد، ابو داؤد، ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔
اونٹوں کے باڑہ میں نماز پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ ۸۳

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تَصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو، مگر اونٹوں کے باڑہ میں نماز نہ پڑھو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔
قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ ۸۵

قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ ۸۶

قبر پر مسجد تعمیر کرنا منع ہے۔

مسئلہ ۸۷

مسجد میں قبر بنانا منع ہے۔

مسئلہ ۸۸

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرض الموت میں فرمایا ”عیسائیوں اور یہودیوں پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تَصَلُّوا إِلَيْهَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۴)

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قبروں کی طرف (منہ کر کے) نماز نہ پڑھو، نہ ہی قبروں پر (مجاور بن کر) بیٹھو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ۲۸۵

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ۶۶۳

۴- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحديث ۴۹۹

۳- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ۳۰۶

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی مسنون دُعا یہ ہے۔

مسئلہ ۸۹

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا
دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ ((اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ
((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو حمید یا ابو اسید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے جب کوئی مسجد
میں داخل ہو تو یہ دُعا مانگے۔“ ”الہی میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“ اور جب مسجد
سے نکلے تو یہ دُعا مانگے۔ الہی! میں تجھ سے تیرے فضل کا طالب ہوں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا
ہے۔



مَوَاقِيتُ الصَّلَاةِ

اوقات نماز کے مسائل

فرض نمازیں مقررہ اوقات پر پڑھنی ضروری ہیں۔

مسئلہ ۹۰

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى أَصْحَابِهِ يَوْمًا فَقَالَ لَهُمْ: هَلْ تَذَرُونَ مَا يَقُولُ رَبُّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى؟ قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ (قَالَهَا ثَلَاثًا) قَالَ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا يُصَلِّيَهَا أَحَدُكُمْ لَوْ قَبَّتْهَا إِلَّا أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ صَلَّاهَا بغير وقتيها إن شئت رحمتي وإن شئت عذبتني. رواه الطبراني (۱) (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس سے گزرے تو پوچھا ”کیا تم جانتے ہو تمہارے رب نے کیا کہا ہے؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تین مرتبہ عرض کیا ”اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کہتا ہے میری عزت اور جلال کی قسم جو شخص وقت پر نماز ادا کرے گا میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور جس نے بے وقت نماز ادا کی (یعنی تاخیر سے) نماز پڑھی اسے چاہوں گا تو اپنی رحمت سے محاف کروں گا چاہوں گا تو عذاب دوں گا۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۱

نمازِ ظہر کا اول وقت جب سورج ڈھل جائے اور آخر وقت جب ہر چیز کا سایہ اُس کے برابر ہو جائے۔

مسئلہ ۹۲

نمازِ عصر کا اول وقت جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو اور آخر وقت جب ہر چیز کا سایہ اس سے دو گنا ہو جائے۔

مسئلہ ۹۳

نمازِ مغرب کا اول اور آخر وقت روزہ افطار کرنے کا وقت ہے۔

نماز عشاء کا اول وقت جب آسمان سے سرخی ختم ہو جائے اور آخر وقت جب ایک تہائی رات گزر جائے۔

۹۴

نماز فجر کا اول وقت سحری ختم ہونے تک اور آخر وقت جب (طلوع آفتاب سے قبل) روشنی پھیل جائے۔

۹۵

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْنِي جَبْرِئِيلُ عِنْدَ بَيْتِ مَرْثِينَ فَصَلَّى بِي الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ قَدْرَ الشَّرَاكِ وَصَلَّى بِي العَصْرَ مَن كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِي المَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِي العِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّمْسُ وَصَلَّى بِي الفَجْرَ حِينَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الغَدُ صَلَّى بِي الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ ، وَصَلَّى بِي العَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلِهِ وَصَلَّى بِي المَغْرِبَ حِينَ طَلَعَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِي العِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلَّى بِي الفَجْرَ فَاسْفَرْتُ ثُمَّ انْفَتَحَ إِلَيَّ فَقَالَ : مُحَمَّدٌ هَذَا وَقْتُ الأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الوَقْتَيْنِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۱) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جبرائیل علیہ السلام نے مجھے دو مرتبہ بیت اللہ شریف کے پاس نماز پڑھائی (پہلی مرتبہ) نماز ظہر اس وقت پڑھائی جب سورج چل گیا اور سایہ جوتی کے تمہ (تقریباً ۲-۳ بج) کے برابر تھا۔ نماز عصر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا اور نماز مغرب روزہ انظار کرنے کے وقت پڑھائی۔ نماز عشاء اس وقت پڑھائی جب آسمان سے سرخی ختم ہو گئی۔ نماز فجر اس وقت پڑھائی جب روزہ دار کھانا پینا ترک کرتا ہے دوسرے روز جبرائیل علیہ السلام نے پھر نماز پڑھائی اور نماز ظہر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا۔ نماز عصر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس سے دو گنا ہو گیا۔ نماز مغرب انظار کے وقت اور نماز عشاء تہائی رات گزرنے پر پڑھائی۔ نماز فجر روشنی میں پڑھائی۔ پھر جبرائیل علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ”اے محمد ﷺ ! یہ وقت پہلے انبیاء علیہم السلام کی نماز کا ہے اور آپ ﷺ کی نماز ان وقتوں کے درمیان ہے۔“ اے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

بعض دوسری صحیح احادیث کے مطابق نماز عصر کا آخری وقت سورج غروب ہونے تک نماز مغرب کا آخری وقت مغرب الفجر کی سرخی غائب ہونے تک (یعنی انظار سے تقریباً چالیس منٹ بعد تک) نماز عشاء کا آخری وقت آدمی

وضاحت

رات تک اور نماز فجر کا آخری وقت سورج طلوع ہونے تک ہے۔

رسول اکرم ﷺ تمام نمازیں اول وقت میں ادا فرمایا کرتے تھے۔

مسئلہ ۹۶

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةً وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجِبَتْ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا إِذَا رَأَهُمْ اجْتَمَعُوا عَجَلًا وَإِذَا رَأَهُمْ أَبْطَأُ أَحْرَ، وَالصُّبْحَ كَانَ النَّبِيُّ يُصَلِّيهَا بَعْلَسَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ ﷺ کی نمازوں کے اوقات دریافت کئے، تو انہوں نے کہا ”رسول اکرم ﷺ ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھ لیتے۔ عصر کی نماز جب سورج صاف اور روشن ہوتا (یعنی اس میں زردی کی آمیزش نہ ہوتی) مغرب کی نماز جب سورج ڈوب جاتا اور عشاء کی نماز کبھی جلدی کبھی دیر سے پڑھتے جب آپ دیکھتے کہ لوگ جلدی جمع ہو گئے ہیں تو جلدی پڑھ لیتے۔ جب دیکھتے کہ ابھی کم ہیں تو دیر سے پڑھتے اور نماز فجر اندھیرے میں ہی پڑھ لیتے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

تمام نمازیں اول وقت میں پڑھنی افضل ہیں، لیکن عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ ۹۷

عَنْ أُمِّ فُرُوهَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ (۲)

حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بہترین عمل نماز کو اول وقت میں ادا کرنا ہے۔“ اسے ابو داؤد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعِشَاءِ حَتَّى ذَهَبَتْ عَامَةُ اللَّيْلِ وَحَتَّى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى وَقَالَ: إِنَّهُ لَوْ قُتِلَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَيَّ أُمَّتِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں اتنی دیر کی کہ رات کا بیشتر حصہ گزر گیا اور مسجد میں موجود لوگ سونے لگے پھر آپ ﷺ نکلے نماز پڑھائی اور فرمایا

”اگر مجھے امت کی تکلیف کا احساس نہ ہوتا، تو نماز عشاء کا یہی وقت مقرر کرتا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

طلوع آفتاب، زوال آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

مسئلہ ۹۸

عَنْ عُمَيْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَصَلِّيَ فِيهِنَّ وَأَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِعَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظُّهَيْرَةِ حَتَّى تَمِيلَ وَحِينَ تَضِيغُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین وقتوں میں نماز پڑھنے اور میت دفن کرنے سے منع فرمایا ہے۔ پہلا جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے، دوسرا عین دوپہر کے وقت حتیٰ کہ سورج ڈھل جائے اور تیسرا جب سورج غروب ہو رہا ہو حتیٰ کہ پوری طرح غروب ہو جائے۔ اسے احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۹

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى آيَةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ (۲)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد مناف کو حکم دیا کہ ”کسی کو بیت اللہ کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے منع نہ کرو۔ خواہ دن یا رات کا کوئی سا وقت ہو۔“ اسے ابو داؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۰

جمعہ کے دن زوال سے قبل، زوال کے وقت اور زوال کے بعد سبھی اوقات میں نماز پڑھنی جائز ہے۔

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۸۲۲

۲- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۶۸۸

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيِّدَانَ السُّلَمِيِّ قَالَ : شَهِدْتُ الْجُمُعَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَانَتْ خُطْبَتُهُ وَصَلَاتُهُ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ إِلَيَّ أَنْ أَقُولَ إِنِّ نِصْفَ النَّهَارِ ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ إِلَيَّ أَنْ أَقُولَ زَالَ النَّهَارُ فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا عَبَّ ذَلِكَ وَلَا أَنْكَرُهُ رَوَاهُ الدَّارُ قُطَيْبِيُّ (۱)

(حسن)

حضرت عبداللہ بن سیدان سلمیؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکرؓ کے خطبہ میں حاضر ہوا، ان کا خطبہ اور نماز نصف النہار سے پہلے ہوتی تھی پھر حضرت عمرؓ کے خطبہ میں حاضر ہوا، ان کا خطبہ اور نماز نصف النہار کے وقت ہوتی تھی پھر حضرت عثمانؓ کے خطبہ میں حاضر ہوا، ان کا خطبہ اور نماز زوال کے وقت ہوتی تھی۔ میں نے کسی بھی صحابی کو ان حضرات کے فعل پر اعتراض یا احتجاج کرتے نہیں دیکھا۔ اسے دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا نُصَلِّيُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَزِيحُ نَوَاضِحَنَا ، قُلْتُ آيَةُ سَاعَةٍ ؟ قَالَ : زَوَالُ الشَّمْسِ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۲)

(صحیح)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرمؐ کے ساتھ جمعہ ادا کرتے پھر واپس آ کر کنویں سے پانی نکالنے والے اونٹوں کو آرام کے لئے چھوڑتے۔ راوی نے پوچھا ”وہ کون سا وقت ہوتا؟“ حضرت جابرؓ نے کہا ”سورج ڈھلنے کا۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔



الْأَذَانُ وَ الْإِقَامَةُ

اذان اور اقامت کے مسائل

اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔
ترجمی اذان (دوہری اذان) کے ساتھ دوہری اقامت کہنا مسنون ہے۔

۱۰۱

۱۰۲

غیر ترجمی (اکری) اذان کے ساتھ اکری اقامت کہنا مسنون ہے۔
غیر ترجمی (اکری) اذان کے ساتھ دوہری اقامت کہنا غیر مسنون ہے۔

۱۰۳

۱۰۴

عَنْ أَبِي مَخْلُورَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَلْقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّأْدِينَ هُوَ بِنَفْسِهِ فَقَالَ ، قُلْ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ، أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ، حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ ، حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۱)

(صحیح)

حضرت ابو مخزومہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں خود رسول اللہ ﷺ نے مجھے اذان سکھائی۔ فرمایا ”ابو مخزومہ ! کہ اللہ اکبر چار مرتبہ، اشہد ان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ، اشہد ان محمد رسول اللہ دو مرتبہ، پھر دوبارہ کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ، اشہد ان محمد رسول اللہ دو مرتبہ“

حَتَّى عَلَي الصَّلَاةِ دُو مَرْتَبَةٍ حَتَّى عَلَي الفَلَاحِ دُو مَرْتَبَةٍ، اللهُ أَكْبَرُ دُو مَرْتَبَةٍ، لِأَلِهِ إِلَّا اللهُ
ایک مرتبہ۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت مندرجہ بالا کلمات دوہری اذان کے ہیں۔ جو ۱۹ جے ہیں۔ اکبری اذان میں اُفْهَدْ أَنْ لَأِلهِ إِلَّا اللهُ اور اُفْهَدْ أَنْ
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ کا عاودہ نہیں ہے بلکہ اکبری اذان میں ۱۵ کلمات ہیں۔

عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً
وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَبْنُ
مَاجَةَ (۱)

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اذان سکھائی جس میں انیس
کلمات تھے اور اقامت سکھائی جس میں سترہ کلمات تھے۔ اسے احمد، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، دارمی اور ابن
ماجنے روایت کیا ہے۔

وضاحت دوہری اذان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے دوہری اقامت سکھائی جس کے سترہ کلمات، جو یہ ہیں اللهُ أَكْبَرُ مَرَّةً
مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةَ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ
الفَلَاحِ دُو مَرْتَبَةٍ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ دُو مَرْتَبَةٍ اللهُ أَكْبَرُ دُو مَرْتَبَةٍ اور لَأِلهِ إِلَّا اللهُ ایک مرتبہ۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ
مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةَ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں اذان کے کلمے
دوہرے ہوتے تھے۔ اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے کلمات کے علاوہ باقی کلمات اکبرے ہوتے
تھے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت اکبری اقامت کے کلمات تیار ہیں جو یہ ہیں اللهُ أَكْبَرُ دُو مَرْتَبَةٍ اُفْهَدْ أَنْ لَأِلهِ إِلَّا اللهُ ایک مرتبہ اُفْهَدْ أَنْ
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ایک مرتبہ حَتَّى عَلَي الصَّلَاةِ ایک مرتبہ حَتَّى عَلَي الفَلَاحِ ایک مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ
دُو مَرْتَبَةٍ اللهُ أَكْبَرُ دُو مَرْتَبَةٍ اور لَأِلهِ إِلَّا اللهُ ایک مرتبہ۔

اذان کا جواب دینا مسنون ہے۔

مسئلہ ۱۰۵

اذان کے جواب کا مسنون طریقہ درج ذیل ہے۔

مسئلہ ۱۰۶

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ دِرَّالْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا
سَمِعْتُمُ النَّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۴۷۴

۲- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۴۸۲

۳- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۴۸۲

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم اذان سنو، تو جو کلمات مؤذن کے وہی تم بھی کہو۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي فَضْلِ الْقَوْلِ كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ كَلِمَةَ سَيُورِي الْحَبِغَلَيْنِ فَيَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اذان کا جواب دینے کی فضیلت کے بارہ میں روایت ہے کہ ہر کلمہ کا جواب وہی کلمہ ہے سوائے ”حَتَّى عَلَي الصَّلَاةِ“ اور ”حَتَّى عَلَي الْفَلَاحِ“ کے، ان کے جواب میں ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ کہنا چاہئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

اذان کا جواب دینے والے کے لئے جنت کی خوشخبری ہے۔

مسند ۱۰۷

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِي فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ مِثْلَ هَذَا يَقِينًا دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ

(حسن)

النسائي (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے پورے یقین سے اذان کا جواب دیا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

فجر کی اذان میں ”الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ“ کے الفاظ کہنا مسنون ہیں۔

مسند ۱۰۸

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْفَجْرِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ. رَوَاهُ ابْنُ حَزِيمَةَ (۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فجر کی اذان میں مؤذن کا ”حَتَّى عَلَي الْفَلَاحِ“ کے بعد ”الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ“ کہنا سنت ہے۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

اذان کے بعد مندرجہ ذیل دُعا میں مانگنا مسنون ہے۔

مسند ۱۰۹

(۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ

۱- بلوغ المرام کتاب الصلاة باب الاذان ۲- صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۶۵۰

۳- صحیح ابن حزمہ للذکور محمد مصطفیٰ اعظمی الجزء الاول رقم الحدیث ۳۸۶

شفاعت واجب ہو جائے گی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
مسئلہ ۱۰ اذان کے بعد نماز ادا کئے بغیر بلا عذر مسجد سے باہر نکلنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي الشَّعْنَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ رضي الله عنه رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت ابو شعناء رضي الله عنه کہتے ہیں ایک آدمی اذان کے بعد (نماز پڑھے بغیر) مسجد سے باہر نکلا تو حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه نے فرمایا اس شخص نے ابوالقاسم رضي الله عنه کی نافرمانی کی۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰-ا اذان ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت جلدی جلدی کہنا مسنون ہے۔

اذان اور اقامت کے درمیان تقریباً اتنا وقفہ ہونا چاہئے کہ کھانا کھانے والا کھانے سے فارغ ہو جائے۔ (تقریباً ۱۵ منٹ)

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لِإِسْلَامٍ: إِذَا أَذَنْتَ فَتَرَسَّلْ وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْذَرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَإِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْآكِلُ مِنْ أَكْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شَرْبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ إِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ وَلَا تَقْوُمُوا حَتَّى تَرَوْنِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت جابر رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے حضرت بلال رضي الله عنه سے فرمایا ”کہ اذان ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت جلدی جلدی کہا کرو“ اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقفہ رکھو کہ کھانے پینے والا کھانے پینے سے فارغ ہو جائے، قضاے حاجت والا اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے۔ اور جب تک مجھے (حجرے سے نکل کر مسجد آتے ہوئے) دیکھ نہ لو اس وقت تک صف میں کھڑے نہ ہو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۳ اذان اور اقامت کے درمیان دُعا رُو نہیں کی جاتی

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۳)

حضرت انس رضي الله عنه کہتے ہیں رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا ”اذان اور اقامت کے درمیان دُعا رُو نہیں

۱- صحیح سنن النسائي للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۶۶۰ - ۲

۳- صحیح سنن ابی داؤد للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۴۸۹

کی جاتی۔" اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

اقامت کا جواب دیتے ہوئے "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ" کے جواب میں "اقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَامَهَا" کنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔
فجر کی اذان میں "الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ" کے جواب میں "صَدَقْتُ وَبَرَزْتُ" کنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۱۳

مسئلہ ۱۱۳

سحری اور تہجد کے لئے اذان دینا سنت ہے۔

مسئلہ ۱۱۵

ناپیدا آدمی اذان دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۱۶

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ لَيْلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو (جگانے کے لئے) اذان دیتے تھے، لہذا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ابن ام مکتوم کی اذان تک کھاتے پیتے رہا کرو، کیونکہ وہ طلوع فجر سے پہلے اذان نہیں دیتے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت حضرت ابن ام مکتوم ناپیدا صحابی تھے۔

سفر میں دو آدمی بھی ہوں، تو انہیں اذان کہہ کر باجماعت نماز ادا کرنی چاہئے۔

مسئلہ ۱۱۷

عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ ﷺ يُرِيدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَنْتَمَا خَرَجْتُمَا فَأَذْنَا نُمُ أَقِيمَا نُمُ لِيَوْمِكُمَا أَكْبَرُ كَمَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ (دو آدمی) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو سفر کرنا چاہتے تھے۔ آپ ﷺ نے (انہیں) نصیحت فرمائی کہ "جب دونوں سفر کے لئے نکلو، تو اذان اور اقامت کو پھر تم میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

اگر اذان کی فضیلت معلوم ہو جائے تو لوگ آپس میں قرعہ ڈال کر

مسئلہ ۱۱۸

قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ رَضِيْتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے اذان سن کر یہ
کلمات کہے ”میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الہ نہیں وہ اکیلا ہے“ لا شریک ہے۔ محمد ﷺ
اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام
کے دین ہونے پر میں راضی ہوں۔“ اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا
ہے۔

(۲) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ
النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ
وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتُهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے اذان سن کر یہ کلمات کہے
”یا اللہ ! اس (توحید کی) کھل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے پروردگار محمد ﷺ کو وسیلہ بزرگی
اور مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔“ تو قیامت کے دن ان کی سفارش کرنا میرا
زمہ ہوگی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ”وسیلہ“ جنت میں بلند ترین درجہ کا نام ہے اور مقام محمود مقام شفاعت ہے۔

(۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ
ﷺ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ
صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُّوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا
لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُوا أَنِ أَكُونَ أَنَاهُمْ فَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ .
رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا
ہے ”جب مؤذن کی اذان سنو تو وہی کچھ کہو جو مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ مجھ پر درود
پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ
مانگو۔ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے۔ جو جنتیوں میں سے کسی ایک کو دیا جائے گا۔ مجھے امتیاز ہے کہ وہ
جنتی میں ہی ہوں گا۔ لہذا جو آدمی میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرے گا اس کے لئے میری

اذان کہنے لگے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۳۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

اذان کے دوران انگلیاں چوم کر آنکھوں کو لگانا سنت سے ثابت نہیں۔

۱۱۹ مسئلہ

کسی مصیبت یا آفت کے موقع پر اذانیں دینا سنت سے ثابت نہیں۔

۱۳۰ مسئلہ



الْأَسْتِرَّةُ

سترہ کے مسائل

مسئلہ ۱۲۱

نمازی کو اپنے آگے سے گزرنے والے لوگوں کے خلل سے بچنے کے لئے سامنے کوئی چیز رکھ لینی چاہئے، اسے ”سترہ“ کہتے ہیں۔

عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نُصَلِّي وَالذُّوَابُ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِينَا وَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : مِثْلُ مُوْجِرَةِ الرَّحْلِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ ، فَلَا يَضُرُّهُ مِنْ مَرٍّ بَيْنَ يَدَيْهِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ نماز پڑھتے اور جانور ہمارے سامنے سے گزرتے رہتے۔ رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”اگر تمہارے سامنے کجاوے کی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو تو سامنے سے گزرنے والی کوئی چیز تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گی۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت اونٹ پر بیٹنے کے لئے بنائی گئی لکڑی کی کرسی کو کجاوہ کہتے ہیں۔

نمازی کے آگے سے گزرنے کی وعید۔

مسئلہ ۱۲۲

عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”نمازی کے آگے (اور سترہ سے بچنے) سے گزرنے والا اگر یہ جان لے کہ اس پر کتنا گناہ ہے، تو وہ آگے سے گزرنے کی بجائے چالیس (سال) یا مہینے یا دن) انتظار کرنا بہتر سمجھے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۷۶۸

۲- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۲۸۴

صاحت

راوی بھولنے کی وجہ سے واضح نہیں کر سکا کہ آپ ﷺ نے چالیس سال کے یا چالیس مہینے یا چالیس دن۔
سترہ نماز کی جگہ سے قریباً ڈیڑھ دو فٹ کے فاصلہ پر رکھنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۳۳

عَنْ سَهْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلِّي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ الْجِدَارِ
مِثْرُ الشَّاقِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ اور دیوار کے درمیان ایک
بکری کے گزرنے کے برابر فاصلہ تھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔
سترہ اور نمازی کے درمیان سے گزرنے والے کو نماز کے دوران
ہی ہاتھ سے روک دینا چاہئے۔

مسئلہ ۱۳۴

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِذَا
صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيُدْفَعْهُ فَإِنَّ
أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ الشَّيْطَانُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جب تم میں سے
کوئی شخص لوگوں سے آڑ کر کے نماز پڑھے پھر کوئی آدمی (اس سترہ کے اندر سے) گزرنا چاہے تو اسے
روک دو اگر نہ رُکے تو زبردستی روک دو کیونکہ وہ شیطان ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔
امام اپنے آگے سترہ رکھ لے، تو مقتدیوں کو سترہ رکھنے کی ضرورت
نہیں رہتی۔

مسئلہ ۱۴۵

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ
يَأْمُرُ بِالْحَرْبَةِ فَنُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ .
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ جب عید کے دن نماز کے لئے گھر سے
نکلے تو اپنا نیزہ ساتھ لے جانے کا حکم فرماتے جسے آپ ﷺ کے سامنے گاڑ دیا جاتا۔ آپ ﷺ اس کی
طرف نماز پڑھتے اور لوگ آپ ﷺ کے پیچھے ہوتے۔ سفر میں بھی آپ ﷺ سترہ استعمال فرمایا کرتے
تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲- مختصر بخاری للزییدی رقم الحدیث ۳۲۰

۱- کتاب الصلاة باب قدرکم یبغی ان یکون بین المصلی والسرة

۳- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۲۷۸

مَسَائِلُ الصَّوْفِ

صف کے مسائل

تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے امام کو صف سیدھی کرنے اور ساتھ ساتھ مل کر کھڑے ہونے کی ہدایت کرنی چاہئے۔

مسئلہ ۱۲۶

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ فَيَقُولُ: تَرَاصُّوْا وَاعْتَدِلُوا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ کہنے سے قبل ہماری طرف چہرہ مبارک کر کے کھڑے ہو جاتے اور فرماتے ”جڑ کر اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

صف سیدھی کئے بغیر نماز نامکمل رہتی ہے۔

مسئلہ ۱۲۷

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَوُّوْا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اپنی صفوں کو سیدھا کرو، کیونکہ صفوں کی درستگی نماز کی تکمیل کا حصہ ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

دین کا علم رکھنے والے اور سمجھ دار لوگ امام کے پیچھے پہلی صف میں کھڑے ہونے چاہئیں۔

مسئلہ ۱۲۸

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَلِيْنِي مِنْكُمْ أَوْلُوا الْأَحْلَامِ وَالنَّهْيِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے سمجھ دار اور عقلمند لوگ میرے قریب کھڑے ہوں گے پھر وہ لوگ جو ان سے علم اور سمجھ میں کم ہوں، پھر وہ جو

۱- نیل الاوطار کتاب الصلاة باب الخت على تسوية الصفوف

۲- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ۲۴۸

۳- کتاب الصلاة باب تسوية الصفوف و القامها

ان سے کم ہوں، پھر وہ جوان سے کم ہوں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

پہلی صف کی فضیلت۔

مسئلہ ۱۳۹

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَأَسْتَهْمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهَجِيرِ لَأَسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف کا ثواب معلوم ہو جائے، تو اس کے لئے ضرور قرعہ ڈالیں اور اگر اول وقت میں نماز پڑھنے کی فضیلت معلوم ہو جائے، تو ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں اور اگر عشاء اور فجر کی فضیلت جان لیں، تو اس میں ضرور آئیں خواہ گھٹنوں کے بل ہی آنا پڑے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

پہلی صف کھل کرنے کے بعد دوسری میں کھڑا ہونا چاہئے۔

مسئلہ ۱۳۰

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيْتَمُوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمَوْخِرِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۲) (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”پہلے اگلی صف پوری کرو اور پھر اس کے بعد دوسری صف اگر کوئی کمی ہو تو آخری صف میں ہونی چاہئے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

اگر پہلی صف میں جگہ باقی ہو تو پچھلی صف میں اکیلے آدمی کی نماز

مسئلہ ۱۳۱

نہیں ہوتی۔

عَنْ وَابِصَةَ بِنِ مَعْبُدِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّيُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحَدَهُ فَأَمَرَهُ: أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ (۳) (صحيح)

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا، تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ ”نماز دوبارہ پڑھو۔“ اسے احمد، ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۱- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۲۶۸

۲- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۲۲۳

۳- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۲۳۳

وضاحت

اگر اگلی صف میں جگہ نہ ہو تو پچھلی صف میں اکیلے کھڑے ہو نا درست ہے۔

مسئلہ ۱۳۲

پچھلی صف میں تنہا کھڑے ہونے کی وجہ سے اگلی صف سے آدمی پیچھے کھینچنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۱۳۳

ستونوں کے درمیان صف بنانا ناپسندیدہ ہے۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُصَفَّ بَيْنَ السُّوَارِيِّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنُظَرَدَ عَنْهَا طَرْدًا . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں عمد رسالت میں ستونوں کے درمیان صف بنانے سے روکا جاتا اور وہاں سے ہٹا دیا جاتا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۴

عورت 'تنہا صف میں کھڑی ہو سکتی ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْنَا وَبَيْنَنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَأُمِّي أُمُّ سَلِيمٍ خَلْفَنَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور ایک یتیم (بچہ) نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے اپنے گھر میں نماز پڑھی۔ میرا والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ہم سب کے پیچھے تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۵

حضور اکرم ﷺ نے صفیں سیدھی کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

مسئلہ ۱۳۶

صف میں کندھے کے ساتھ کندھا اور قدم کے ساتھ قدم ملانے چاہئیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اتَّبِعُوا صُفُوفَكُمْ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِي وَكَأَنَّ أَحَدَنَا يَلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو۔ میں تمہیں اپنی پشت سے دیکھتا ہوں" چنانچہ ہم میں سے ہر آدمی اپنا کندھا ساتھ والے نمازی کے کندھے سے اور قدم اس کے قدم سے ملا کر کھڑا ہوتا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت رسول اللہ ﷺ کا اپنی پشت سے دیکھنا معجزہ تھا۔

۱- صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۸۲۱

۲- کتاب الادان باب المرأة وحدها تكون صفا

۳- کتاب الادان باب الزواق المتکب بالمتکب

مَسَائِلُ الْجَمَاعَةِ

جماعت کے مسائل

نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۳۷

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ رَجُلٌ أَعْمَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرَخِّصَ لَهُ فَلَمَّا رَأَى دَعَاهُ فَقَالَ : هَلْ تَسْمَعُ النَّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ؟ قَالَ نَعَمْ ! قَالَ : فَأَجِبْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک نابینا آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگا ”یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس کوئی آدمی نہیں جو مجھے مسجد میں لائے۔“ یہ کہہ کر اس نے نماز گھر بڑھنے کی رخصت چاہی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے رخصت دے دی، لیکن جب وہ واپس ہوا تو اسے پھر بلایا اور پوچھا ”کیا تو اذان سنتا ہے؟“ اس نے عرض کیا ”ہاں یا رسول اللہ ﷺ!“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”پھر مسجد میں آکر نماز پڑھا کر۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۸

نماز فجر اور نماز عشاء کی جماعت میں شامل نہ ہونا نفاق کی علامت ہے۔
باجماعت نماز ادا نہ کرنے والے لوگوں کے گھروں کو رسول اللہ ﷺ نے جلانے کا ارادہ فرمایا۔

مسئلہ ۱۳۹

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۶-۱۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

باجماعت نماز ادا کرنے کا ثواب تنہا نماز ادا کرنے کے مقابلے میں ستائیس (۲۷) درجے زیادہ ہے۔

مسئلہ ۱۴۰

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ

أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اکیلی نماز کے مقابلے میں باجماعت نماز ستائیس درجے افضل ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عورتیں مسجد میں نماز پڑھنا چاہیں، تو انہیں روکنا نہیں چاہئے، البتہ گھر میں نماز پڑھنا ان کے لئے افضل ہے۔

مسئلہ ۱۳۱

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمْ

الْمَسَاجِدَ وَيُؤْتِيَهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (صحيح)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”عورتوں کو مسجد میں جانے سے نہ روکو، البتہ ان کے لئے گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

جس گھر میں جماعت کرانے والی خاتون موجود ہو اس گھر کی خواتین کو باجماعت نماز ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۳۲

عَنْ أُمِّ رِقَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَرُومَ أَهْلَ دَارِهَا . رَوَاهُ

أَبُو دَاوُدَ (حسن)

حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے گھر والوں کی امامت کا حکم دیا تھا۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت گھر والوں سے مراد گھر کی خواتین ہیں۔ مردوں پر مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے۔

پہلی جماعت کے بعد اسی وقت کی دوسری جماعت اسی مسجد میں کرانا جائز ہے۔

مسئلہ ۱۳۳

دو آدمیوں کو بھی نماز باجماعت ادا کرنی چاہئے۔

مسئلہ ۱۳۴

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يَتَصَدَّقْ عَلَيَّ ذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ ؟ فَقَامَ

رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَصَلَّى مَعَهُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (صحيح)

۱- کتاب المساجد باب فضل الصلاة الجماعة ۲- صحيح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۵۳۰

۲- صحيح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۵۵۲

۳- صحيح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۵۳۷

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اس وقت رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا چکے تھے۔ آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا ”کون اس شخص پر صدقہ کرے گا“ اور اس کے ساتھ نماز پڑھے گا؟“ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے آنے والے کے ساتھ مل کر نماز پڑھی۔ اسے احمد ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

غیر معمولی سردی اور بارش جماعت کے وجوب کو ساقط کر دیتے

مسئلہ ۱۳۵

ہیں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتَ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سردی اور بارش کی رات مؤذن کو حکم دیتے، اور مؤذن (رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق) اذان میں اضافہ کرتا ”لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

بھوک اور رفع حاجت جماعت کے وجوب کو ساقط کر دیتے ہیں۔

مسئلہ ۱۳۶

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا صَلَاةَ بِخَضْرَاءِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کھانے کی موجودگی اور رفع حاجت کے وقت نماز باجماعت واجب نہیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



مَسَائِلُ الْإِمَامَةِ

امامت کے مسائل

سب سے زیادہ قرآن جاننے والا پھر سب سے زیادہ سنت کا علم رکھنے والا پھر ہجرت میں پہل کرنے والا پھر سب سے زیادہ عمر والا امامت کا زیادہ حقدار ہے۔

مسئلہ ۱۳۷

مقررہ امام کی اجازت کے بغیر کسی مہمان کو امامت نہیں کرانی چاہئے۔

مسئلہ ۱۳۸

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْقَوْمِ أَفْرَوْهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةَ فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًا وَلَا يُؤْمِنُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْوَمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”لوگوں کی امامت وہ شخص کرائے جو کتاب اللہ کا سب سے بہتر پڑھنے والا ہو، اگر قرات میں لوگ برابر ہوں، تو سنت کا زیادہ جاننے والا امامت کرائے۔ اگر اس میں بھی برابر ہوں، تو پھر جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر لوگ اس میں بھی برابر ہوں، تو پھر عمر میں سب سے بڑا امامت کرائے۔ امامت کے لئے مقرر آدمی کی جگہ کوئی دوسرا آدمی بلا اجازت امامت نہ کرائے۔ نہ ہی کوئی آدمی کسی کے گھر میں بلا اجازت اس کی مسند پر بیٹھے۔“ اسے احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

ناپینا آدمی بلا کراہت امامت کرا سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۳۹

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَحْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يَوْمَ النَّاسِ وَهُوَ أَعْمَى . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ (۱)

(صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو (مدینہ میں) اپنا نائب مقرر فرمایا وہ لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے حالانکہ وہ نابینا تھے۔ اسے احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

امام کی پوری پوری اقتداء کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۵۰

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا يَرْكَعُوا حَتَّى يَرْكَعَ وَلَا تَوَفَّعُوا حَتَّى يَرْفَعَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "امام اسی لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی کھل پیروی کی جائے لہذا جب تک وہ رکوع میں نہ جائے تم بھی رکوع میں نہ جاؤ اور جب تک وہ نہ اٹھے تم بھی نہ اٹھو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسافر مقیم کی امامت کرا سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۵۱

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا صَلَّى رَكَعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ وَإِنَّهُ أَقَامَ بِمَكَّةَ زَمَانَ الْفَتْحِ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً يُصَلِّي بِالنَّاسِ رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ إِلَّا الْمَغْرِبَ : ثُمَّ يَقُولُ : يَا أَهْلَ مَكَّةَ قُومُوا فَصَلُّوا رَكَعَتَيْنِ آخِرَتَيْنِ فَإِنَّا قَوْمٌ سَفَرٌ . رَوَاهُ أَحْمَدُ (۳)

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سفر میں گھر واپس آنے تک ہمیشہ نماز قصر ادا فرمائی فتح مکہ کے موقع پر حضور ﷺ اٹھارہ دن مکہ میں ٹھہرے رہے اور مغرب کے سوا لوگوں کو دو دو رکعتیں پڑھاتے رہے (خود سلام پھیرنے کے بعد) لوگوں سے فرما دیتے "اے مکہ والو! اٹھ کر باقی نماز پوری کر لو ہم مسافر ہیں۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

اگر سات یا آٹھ سال کا بچہ باقی لوگوں کی نسبت زیادہ قرآن جانتا ہو تو امامت کا زیادہ حقدار ہے۔

مسئلہ ۱۵۲

عَنْ عَمْرٍو بْنِ سَلَمَةَ الْحَرَمِيِّ قَالَ : كَانَ يَمُرُّ عَلَيْنَا الرُّكْبَانُ فَتَعَلَّمُ مِنْهُمْ الْقُرْآنَ

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۵۵۵

۲- مختصر صحیح بخاری للزیلعی رقم الحدیث ۶۱۲

۳- مسند احمد ۴/۲۷۰

فَاتَى أَبِي النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: لِيَوْمِكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا فَحَاءَ أَبِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لِيَوْمِكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا فَظَنُّوْا، فَكُنْتُ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا، فَكُنْتُ أَوْمَهُمْ وَأَنَا ابْنُ ثَمَانَ سِنِينَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۱)

حضرت عمرو بن سلمہ جری بیٹھتے ہیں کہ (ہماری بستی سے) سوار گزرا کرتے اور ہم ان سے قرآن سیکھا کرتے تھے (ایک دفعہ) میرا باپ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا ”تم میں سے جسے قرآن زیادہ آتا ہو اسے امامت کروانی چاہئے۔“ چنانچہ میرا باپ (واپس) آیا تو کہنے لگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ”امامت وہ کرائے جسے قرآن زیادہ یاد ہو۔“ چنانچہ سب لوگوں نے دیکھا مجھے سب سے زیادہ قرآن یاد تھا اس لئے میں ان کی امامت کروا تا تھا اس وقت میں آٹھ سال کا تھا۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

عورت، عورتوں کی امامت کرا سکتی ہے۔

مسئلہ ۱۵۳

عورت کو امامت کراتے وقت پہلی صف کے اندر وسط میں کھڑا

مسئلہ ۱۵۴

ہونا چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا أُمَّتُهُنَّ فَكَانَتْ يَنْهَهُنَّ فِي صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ. رَوَاهُ

(حسن)

الِدَّارَ قُطَيْبِيُّ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرض نماز میں عورتوں کو امامت کراتی تھیں اور صف کے اندر ہی کھڑی ہوتی تھیں۔ اسے دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

امام کو ہلکی نماز پڑھانی چاہئے۔

مسئلہ ۱۵۵

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ مِنْهُمْ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ، فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيَطْوُلْ مَا شَاءَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی امام لوگوں کو نماز پڑھائے، تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ نمازیوں میں کمزور، بیمار اور بوڑھے سبھی ہوتے ہیں، البتہ جب تم میں سے کوئی تمہارے لئے تو جتنی چاہے لمبی پڑھے۔“ اسے احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ترمذی اور

۱- صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۶۶۱

۲- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۲۶۸

۳- التلخیص الخیر الجزء الثانی رقم الحدیث ۵۹۷

ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

امام اور مقتدیوں کے درمیان اگر دیوار یا کوئی ایسی چیز حائل ہو کہ مقتدی امام کی نقل و حرکت نہ دیکھ سکیں تب بھی نماز درست ہے۔

مسئلہ ۱۵۶

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتُمُونَ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے (اعتکاف والے) حجرہ میں نماز پڑھائی اور لوگوں نے حجرہ سے باہر آپ ﷺ کی اقتداء کی۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۷

ایک آدمی فرض نماز ادا کرنے کے بعد اسی وقت کی نماز کے لئے دوسرے لوگوں کی امامت کرا سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۵۸

مذکورہ بالا صورت میں امام کی پہلی نماز فرض ہوگی دوسری نقل ہوگی۔

مسئلہ ۱۵۹

امام اور مقتدی کی نیت جدا جدا ہونے سے نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ادا فرماتے پھر اپنی قوم میں جا کر انہیں وہی نماز پڑھاتے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مِخْجَنِ بْنِ الْأَدْرِعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ حَضَرَتِ الصَّلَاةَ فَصَلَّى وَكَمْ أَصَلَّ فَقَالَ لِي : أَلَا صَلَّيْتُ ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي صَلَّيْتُ فِي الرَّحْلِ ثُمَّ أَتَيْتَكَ . قَالَ : فَإِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَاجْعَلْهَا نَافِلَةً . رَوَاهُ مُتَّفَقٌ وَالنَّسَائِيُّ (۳)

(صحیح)

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۹۹۶

۲- لیل الاوطار کتاب الصلاة باب هل یقتدی المفروض بالمتصل ثم ۲۹

۳- صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۸۲۶

حضرت عمن بن الادرع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں حاضر ہوا۔ نماز کا وقت ہو گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور میں بیٹھا رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا "کیا تم نے نماز نہیں پڑھی؟" میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے میں نے گھر میں نماز پڑھ لی تھی۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب ایسا موقع پاؤ، تو جماعت کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو اور دوسری نماز کو نفل بنا لو۔" اسے احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

عورت، تنہا صف میں کھڑی ہو سکتی ہے۔

مسئلہ ۱۶۰

عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَبَيْنَهُمْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أُمِّي أُمَّ سَلِيمٍ خَلْفَنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور ایک یتیم لڑکے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا (اکیلی) ہمارے پیچھے تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔ جس شخص نے امامت کی نیت نہ کی ہو، اس کی اقتدا جائز ہے۔

مسئلہ ۱۶۱

دو آدمیوں کی جماعت میں مقتدی کو امام کی دائیں جانب کھڑا ہونا چاہئے۔

مسئلہ ۱۶۲

تیسرا آدمی آئے تو دونوں مقتدیوں کو امام کے پیچھے چلے جانا چاہئے۔

دوران نماز ضرورت سے ایک دو قدم دائیں بائیں یا آگے پیچھے ہونا درست ہے۔

مسئلہ ۱۶۳

مسئلہ ۱۶۴

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ فَجِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَاءَ جَبْرُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدَيْنَا جَمِيعًا فَدَفَعَنَا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے، میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور پیچھے سے پھیر کر اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ پھر جابر بن صخر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کو ہاتھ پکڑ کر پیچھے ہٹا دیا اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا

۱- کتاب الادان باب المرأة وحدها تكون صفا

۲- مشکوة المصابیح للابانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۱۰۷

جس امام کو لوگ ناپسند کریں اور وہ پھر بھی امامت کرائے تو اس کی امامت مکروہ ہے۔

۱۶۵

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا تَرْتَفِعُ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ رُؤُوسِهِمْ شَبِيرًا رَجُلٌ أُمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَرُؤُوسُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَالْعَبْدُ الْأَبْقَى . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تین آدمیوں کی نماز ان کے سروں سے پاشت بھر بھی اونچی نہیں جاتی۔ پہلا وہ جو امامت کرائے جبکہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں، دوسری وہ عورت جس کا خاوند ناراض ہو لیکن وہ رات بھر سوئی رہے، تیسرا وہ غلام جو مالک سے بھاگا ہوا ہو۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔



مَسَائِلُ الْمَأْمُومِ

مقتدی کے مسائل

مقتدی پر امام کی پوری پوری اقتدا کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۶۶

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَهْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْإِنْصِرَافِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی جب نماز پوری ہو گئی تو چہرہ مبارک ہماری طرف کیا اور فرمایا ”لوگو! میں تمہارا امام ہوں رکوع، سجود، قیام اور سلام پھیرنے میں مجھ سے جلدی نہ کرو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

امام سجدہ کی حالت میں چلا جائے تب مقتدی کو قومہ کی حالت سے سجدہ میں جانا چاہئے۔ اسی طرح باقی نماز میں امام کی اقتدا کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۶۷

عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَتَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا يَحْضُوا أَحَدًا مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے، تو اس وقت تک کوئی آدمی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا جب تک رسول اللہ کو سجدہ میں نہ دیکھ لیتا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

جماعت ہو رہی ہو تو مقتدی امام کو جس حالت میں پائے اسی حالت میں شریک ہو جائے۔

مسئلہ ۱۶۸

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۷۰ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

امام کی پیروی اور اقتدا نہ کرنے پر وعید۔

مسئلہ ۱۶۹

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ

رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے کیا اسے خوف نہیں آتا کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا نہ بنا دے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔



مَسَائِلُ الْمَسْبُوقِ

بعد میں شامل ہونے والے نمازی کے مسائل

جماعت ہو رہی ہو تو بعد میں آنے والا نمازی امام کو جس حالت میں پائے تکبیر تحریمہ کہہ کر اسی حالت میں شریک ہو جائے۔
جماعت کے ساتھ ایک رکعت پالینے سے ساری نماز باجماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔

۱۷۰

۱۷۱

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سَجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعْلُوهُ شَيْئًا ، مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً ، فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ .
رواهُ أَبُو دَاوُدَ (۱)

(حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم نماز کے لئے آؤ تو ہم سجدہ میں ہوں تو تم بھی سجدہ میں شامل ہو جاؤ اور اس کو رکعت شمار نہ کرو۔ جس نے ایک رکعت جماعت کے ساتھ پالی اسے پوری جماعت کا ثواب مل گیا۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۱۷۲

جماعت کھڑی ہو تو بعد میں آنے والے نمازی کو اس میں بھاگ کر شامل نہیں ہونا چاہئے، بلکہ پورے اطمینان اور وقار سے شریک ہونا چاہئے۔

۱۷۳

بعد میں شامل ہونے والے نمازی کو امام کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کو نماز کا پہلا اور سلام کے بعد اکیلے پڑھی جانے والی نماز کو نماز کا پچھلا حصہ شمار کرنا چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتَوْهَا تَسْعُونَ وَأَتَوْهَا تَمْشُونَ عَلَيْكُمْ السَّكِينَةَ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأْتِمُوا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جب نماز کھڑی ہو جائے تو بھاگتے ہوئے نہ آؤ بلکہ (عام رفتار سے) چل کر آؤ، تم پر اطمینان سے آنا واجب ہے، نماز کا جو حصہ (امام کے ساتھ پاؤ) وہ ادا کرو اور جو رہ جائے اسے (بعد میں) مکمل کرو۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

فرض نماز کھڑی ہو جائے تو بعد میں آنے والے نمازی کو علیحدہ نفل یا سنت یا فرض نماز شروع نہیں کرنی چاہئے، خواہ پہلی رکعت ملنے کا یقین ہی کیوں نہ ہو۔

۱۷۳

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب فرض نماز کی اقامت ہو جائے، تو سوائے فرض نماز کے کوئی دوسری نماز نہیں ہوتی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



صِفَةُ الصَّلَاةِ نماز کا طریقہ

نیت دل کے ارادے کا نام ہے زبان سے الفاظ ادا کرنا حدیث سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۱۷۵

صفیں درست کرنے اور اقامت کہنے کے بعد امام کو ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ (تکبیر تحریمہ) کہہ کر نماز کی ابتداء کرنی چاہئے۔

مسئلہ ۱۷۶

تکبیر تحریمہ کے ساتھ دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھانے مسنون ہیں۔

مسئلہ ۱۷۷

تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں سے کان چھوننا یا پکڑنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۱۷۸

عَنْ نَعْمَانَ ابْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَوِّيْ صُفْرُونَا إِذَا قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۱)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے، تو رسول اللہ ﷺ ہماری صفیں درست فرماتے، پھر اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرتے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ تَكُونَا حَلْوًا مَنَكِبِيَّةً . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھاتے حتیٰ کہ کندھوں تک پہنچ جاتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۶۱۹

۲- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۲۱۷

ہے۔

وضاحت ہاتھ اٹھانے وقت ہتھیلیوں کا رخ قلب کی طرف ہونا چاہئے۔

قیام میں ہاتھ کھلے رکھنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۱۷۹

ہاتھ باندھنے میں دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر آنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۸۰

ہاتھ سینے کے اوپر باندھنے مستنون ہیں۔

مسئلہ ۱۸۱

عَنْ طَاوُوسٍ رَجِمَهُ اللَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ يَشُدُّ بَيْنَهُمَا عَلَى صَدْرِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۱)

(صحیح)

حضرت طاووس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر رکھ کر مضبوطی سے سینے پر باندھتے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت تکبیر تحریمہ کے بعد کوع میں ہانے سے پہلے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کو قیام کہتے ہیں۔

تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء، تعوذ اور بسم اللہ پڑھنی چاہئے۔

مسئلہ ۱۸۲

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ نِيَّةً قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَيِّ أُنْتِ وَأُمِّي أَرَأَيْتَ سَكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ ، قَالَ : أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَفِّئْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنْفَى الثُّوبَ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالطَّلْحِ وَالْمَاءِ وَالْبُرْدِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ کے بعد قرأت شروع کرنے سے پہلے خاموش رہتے۔ میں نے عرض کی ”یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر کیا دعا پڑھتے ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”میں یہ دعا پڑھتا ہوں۔“ یا اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان مشرق و مغرب کی دوری فرما دے۔ یا اللہ! مجھے میرے گناہوں سے سفید پڑے کی طرح پاک و صاف کر دے۔ یا اللہ! میرے گناہ برف، پانی اور اولوں سے دھو دے۔“ اسے احمد بخاری، مسلم، ابو داؤد نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ :

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۱)

(صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو یہ کلمات پڑھتے۔ ”اے اللہ! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے تیرا نام بابرکت ہے تیری شان بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

بسم اللہ کے بعد سورہ فاتحہ پڑھنی چاہئے۔

مسئلہ ۱۸۳

سورہ فاتحہ ہر نماز (سری ہو یا جہری - فرائض ہوں یا نوافل) کی ہر رکعت میں پڑھنی ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۸۳

رُکوع میں شامل ہونے والے نمازی کو اپنی رکعت دوبارہ ادا کرنی چاہئے۔

مسئلہ ۱۸۵

امام مقتدی اور منقرب سب کو سورہ فاتحہ پڑھنی چاہئے۔

مسئلہ ۱۸۶

۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ . فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ ، فَقَالَ إِقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز ناقص ہے۔“ آپ ﷺ نے یہ بات تین بار فرمائی (اور پھر فرمایا) نماز نامکمل رہتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا۔ ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”اس وقت دل میں پڑھ لیا کرو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فليؤمّنكم أحدكم وإذا قرأ الإمام فأنصتوا . رَوَاهُ أَحْمَدُ (۳)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تم میں سے ایک امامت کرائے اور جب امام (سورہ فاتحہ کے بعد) قرآن پڑھے تو تم

خاموش رہو۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُنَادِيَ أَنَّهُ

لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ لِمَا زَادَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ (۱) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول ﷺ نے حکم دیا کہ اس بات کا اعلان کروں کہ سورہ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی اس سے زیادہ جتنا کوئی چاہے پڑھے۔ اسے احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

امام سورہ فاتحہ پڑھ لے، تو امام سمیت تمام مقتدیوں کو بیک وقت آمین کہنی چاہئے۔

مسئلہ ۱۸۷

بلند آواز سے آمین کہنا گذشتہ گناہوں کی مغفرت کا باعث ہے۔

مسئلہ ۱۸۸

سری قرأت میں آہستہ اور جبری قرأت میں بلند آواز سے آمین کہنا مسنون ہے۔

مسئلہ ۱۸۹

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمَّنُوا

فِيهِ مَنْ وَاوَقَّ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو“ جس کی آمین (کی آواز) فرشتوں کی آمین سے موافق ہوگی اس کے گزشتہ (صغیرہ) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ وَلَا

الصَّائِلِينَ قَالَ آمِينَ وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۳) (صحیح)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب ولّا الصّائِلین کہتے تو اونچی آواز سے آمین کہتے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

امام کو سورہ فاتحہ کے بعد پہلی دو رکعتوں میں قرآن کی کوئی دوسری سورۃ یا سورۃ کا کچھ حصہ تلاوت کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۹۰

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۷۳۳ ۲- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۲۸۴

۳- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۸۲۴

تمام نمازوں میں امام کو دوسری رکعت کی نسبت پہلی رکعت لمبی پڑھانی چاہئے۔

مسئلہ ۱۹۱

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسْمَعُ الْآيَةَ أحيانًا ، وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ ، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے علاوہ دو سورتیں اور پڑھا کرتے تھے پہلی رکعت کو لمبا کرتے اور دوسری کو چھوٹا کرتے اور کبھی کبھی کوئی آیت بلند آواز سے پڑھتے جو سنائی دیتی اور عصر کی نماز (کی پہلی دو رکعتوں) میں بھی (پہلے) سورہ فاتحہ پڑھتے اور اس کے علاوہ دو سورتیں (یعنی ہر رکعت میں ایک) ملا کر پڑھتے اور پہلی رکعت دوسری کی نسبت لمبی کرتے، صبح کی نماز میں بھی پہلی رکعت لمبی کرتے اور دوسری مختصر۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مقتدی کو امام کے پیچھے ظہر اور عصر کی فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ کے ساتھ کوئی دو سری سورہ ملا کر پڑھنی چاہئے جبکہ باقی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنی چاہئے۔

مسئلہ ۱۹۲

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا نَقْرَأُ فِي لُظْهِرٍ وَالْعَصْرِ حَلْفَ الْإِمَامِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحيح)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی دو سری سورہ پڑھتے جبکہ باقی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

منفرد کو سنت اور نوافل کی تمام رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی

مسئلہ ۱۹۳

۱- مختصر صحيح بخارى للزيدي رقم الحديث ۴۳۷ ۲- صحيح سنن ابن ماجه للاباني الجزء الاول رقم الحديث ۲۸۷

دوسری سورت ساتھ ملانی چاہئے۔

وضاحت حدیث مسند نمبر ۱۸۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

جہری نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں قرأت کی ترتیب واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۹۳

ایک ہی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد دو سورتیں ملا کر پڑھنا جائز

مسئلہ ۱۹۵

عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُؤْمَهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ وَكَانَ كَلِمًا افْتَتَحَ سُورَةَ يُقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ مِمَّا يَقْرَأُ بِهِ افْتَتَحَ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ حَتَّى يَقْرَأَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ أُخْرَى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ.... فَلَمَّا اتَّهَمَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرُوهُ الْخَبْرَ فَقَالَ: يَا فَلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَفْعَلَ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ أَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ عَلَى لُزُومِ هَذِهِ السُّورَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ؟ فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّهَا فَقَالَ حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری مسجد قبائیں انصاری کی امامت کرتا تھا وہ تمام جہری نمازوں کی ہر رکعت میں پہلے سورہ اخلاص پڑھتا پھر کوئی دوسری سورہ پڑھتا۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو انصار نے آپ ﷺ کو یہ صورت حال بتائی۔ حضور اکرم ﷺ نے امام سے دریافت فرمایا ”تم لوگوں کے کہنے پر عمل کیوں نہیں کرتے اور سورہ اخلاص کو ہر رکعت میں قرأت سے پہلے کیوں پڑھتے ہو؟“ انصاری امام نے جواب دیا ”میں سورہ اخلاص سے محبت رکھتا ہوں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”سورہ اخلاص کی محبت تمہیں جنت میں لے جائے گی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

قَرَأَ الْأَخْفَافُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْكَهْفِ فِي الْأُولَى وَفِي الثَّانِيَةِ يُيُوسُفَ أَوْ يُيُوسَ وَ ذَكَرَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ عُمَرَ الصُّبْحَ بَهُمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت اخفاف رضی اللہ عنہ نے (نماز فجر کی) پہلی رکعت میں سورہ کف (سورہ نمبر ۱۸) اور دوسری رکعت میں سورہ یوسف (سورہ نمبر ۱۲) یا سورہ یونس (سورہ نمبر ۱۰) پڑھی اور بتایا کہ میں نے صبح کی نماز حضرت عمر

پیشہ کے ساتھ انہی دو سورتوں کے ساتھ پڑھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

امام یا منقرہ پہلی اور دوسری دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورہ تلاوت کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۶

عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْجُهَيْنَةِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ إِذَا زُلْزِلَتْ فِي الرُّكْعَتَيْنِ كِلْتَاهِمَا فَلَا أُدْرِي أَنَسِيَ أَمْ قَرَأَ ذَلِكَ عَمْدًا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۱)

حضرت معاذ بن عبد اللہ جنہی پیشہ کہتے ہیں جبینہ خاندان کے ایک آدمی نے مجھے بتایا کہ اس نے رسول اکرم ﷺ کو نماز فجر کی دونوں رکعتوں میں سورہ زلزال تلاوت فرماتے سنا ہے (راوی کہتا ہے) معلوم نہیں رسول اللہ ﷺ نے ایسا سوا کیا یا عمداً۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

اگر کسی آدمی کو قرآن مجید بالکل یاد نہ ہو تو اسے قرأت کی جگہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، سُبْحَانَ اللَّهِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ اور اللَّهُ أَكْبَرُ پڑھنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۹۷

عَنْ أَبِي أُرْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ فَعَلَّمْنِي شَيْئًا يُحَرِّثُنِي مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ قُلْ : سُبْحَانَ اللَّهِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۲)

حضرت ابو ارفیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”میں (نماز میں) قرآن مجید میں سے کچھ بھی پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجئے جو قرآن مجید کی جگہ کافی ہو۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”(قرأت کی جگہ) سُبْحَانَ اللَّهِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھ لیا کرو۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۸

قرأت کرتے ہوئے مختلف سورتوں میں سوالیہ آیات کے جواب دینا مستنون ہے۔

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۷۴۰

۲- صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۸۸۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَرَأَ سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۱) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب (نماز میں) سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى (اپنے بلند مرتبہ رب کی پاکی بیان کر پڑھتے تو) جواب میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى (میرا بلند مرتبہ رب پاک ہے) فرماتے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَوْقَ بَيْتِهِ وَكَانَ إِذَا قَرَأَ ((أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى)) قَالَ : سُبْحَانَكَ فَبَلَى فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . رواه أبو داؤد (۲) (صحیح)

حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے گھر میں نماز پڑھ رہا تھا جب اس نے اس آیت کی قرأت کی "أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى" (ترجمہ = کیا اللہ اس بات پر قادر نہیں کہ مردوں کو زندہ کرے؟) تو (جواب میں خود ہی) کہا "سُبْحَانَكَ بَلَى" (ترجمہ = اے اللہ تو ہر عیب سے پاک ہے، مردوں کو زندہ کیوں نہیں کر سکتا) لوگوں نے اس سے اس جواب کے بارے میں سوال کیا تو اس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی سنا ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

قرأت کے دوران سجدہ تلاوت کی آیت آئے، تو تلاوت کرنے اور سننے والوں کو سجدہ کرنا چاہئے۔

۱۹۹

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقْرَأُ سُورَةَ فِيهَا سَجْدَةٌ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے ہوئے سجدہ کی آیت پر آتے، تو سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کرتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

سجدہ تلاوت کی مسنون دعا یہ ہے۔

۲۰۰

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۷۸۵
۲- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۷۸۶
۳- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۳۵۳

بِاللَّيْلِ ((سَجَدَ وَجْهِي لِلدَّيِّ خَلْقَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَسَّرَهُ بِحَوْلِهِ وَ قُوَّتِهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ قیام اللیل کے دوران جب سجدہ تلاوت کرتے تو فرماتے ”میرے چہرے نے اس ہستی کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت و قدرت سے اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔“ اسے ابوداؤد ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔
وضاحت تلاوت کرنے والا سجدہ نہ کرے تو سجدہ والے کو بھی نہیں کرنا چاہئے۔
سجدہ تلاوت واجب نہیں۔ ۲۰۱

عَنْ زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ النِّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے سورۃ النجم تلاوت کی تو آپ ﷺ نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔
رُكُوعٌ فِيهِ جَنَابٌ لَمْ يَسْجُدْ فِيهِ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَ رُكُوعٌ فِيهِ جَنَابٌ لَمْ يَسْجُدْ فِيهِ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ
کی طرح دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھانا مسنون ہے اسے رفع یدین کہتے ہیں۔

تین یا چار رکعتوں والی نماز میں دوسری رکعت سے اٹھنے کے بعد بھی رفع یدین کرنا مسنون ہے۔ ۲۰۳

عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ إِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ إِذَا قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ إِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوعَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ رَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عَمْرٍو إِلَى النَّبِيِّ ﷺ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب (رکوع سے اٹھنے کے لئے) سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو پھر دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب (تین یا چار رکعتوں والی نماز میں) دو رکعتوں بعد اٹھتے تب بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے اور فرماتے کہ نبی اکرم ﷺ اس طرح کیا کرتے

۱- صحیح سنن الورمذی للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث ۲۷۲۳

۲- صحیح مسلم کتاب المساجد باب سجود والتلاوة

۳- کتاب الاذان باب رفع الیدین إذا قام من الرکعتین

تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

رکوع اور سجدے کی متعدد مسنون تسبیحات میں سے دو یہ

مسئلہ ۲۰۳

ہیں۔

۱- عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا رَكَعَ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحيح)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" (ترجمہ: میرا عظیم رب پاک ہے) تین مرتبہ کہتے ہوئے سنا اور سجدے میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى" (ترجمہ= میرا بلند رب پاک ہے) تین مرتبہ کہتے ہوئے سنا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَ سُجُودِهِ سُبُوْحٌ قَدُوْسٌ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں یہ تسبیح کا کرتے سُبُوْحٌ قَدُوْسٌ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

رُكُوعٌ فِي دُونِ بَاطِنِهَا مِنْ مَضْبُوطِيٍّ سَ عَ كُفُوْنِ رَ كُفْنِ چاہئیں۔

رُكُوعٌ فِي دُونِ بَازُوْ بَهِلَانِ چاہئیں۔

مسئلہ ۲۰۵

مسئلہ ۲۰۶

قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي أَصْحَابِهِ أَمَكَ النَّبِيُّ ﷺ يَدِيهِ مِنْ رُكُوتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ صحابی کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں سے گھنے مضبوط پکڑ لیتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مِنْ رُكُوتِهِ وَ يُجَافِي بَعْضُ دِيهِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۴) (صحيح)

۱- صحيح سنن ابن ماجه للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۷۲۵
 ۲- كتاب الصلاة باب ما يقال في الركوع والسجود ۳- كتاب الاذان باب وضع الاكف على الركب في الركوع
 ۴- صحيح سنن ابن ماجه للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۷۱۴
 محكمه دلائل وبراین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھ لیتے اور اپنے بازو پھیلا دیتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

حالت رکوع میں کمر سیدھی اور سر کمر کے برابر ہونا چاہئے۔ اونچا ہونہ نیچا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَ كَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشَحَّصْ رَأْسَهُ وَ لَمْ يُصَوِّبْهُ وَ لَكِنَّ يَسِّرَ ذَلِكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع فرماتے تو اپنا سر (کمر سے) نہ اونچا کرتے نہ نیچا کرتے بلکہ سر اور کمر برابر رکھتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

رکوع و سجودا طمینان سے نہ کرنے والا نماز کا چور ہے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً ذَا الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَ كَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ ؟ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَ لَا سُجُودَهَا . رَوَاهُ أَحْمَدُ (۲)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بدترین چور نماز کا چور ہے۔“ لوگوں نے پوچھا ”یا رسول اللہ ﷺ! نماز کی چوری کیسے؟“ فرمایا ”نماز کا چور وہ ہے جو رکوع و سجود پورا نہیں کرتا۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

رکوع اور سجدے میں قرآن کی تلاوت کرنا منع ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا نُهَيْتُمْ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”لوگو! یاد رکھو مجھے رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

رکوع کے بعد اطمینان سے سیدھا کھڑا ہونا ضروری ہے۔

عَنْ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ أَنَسٌ يَنْعَتُ لَنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ

يُصَلِّيْ فَاِذَا رَفَعَ رَاسَهُ مِنَ الرَّكُوْعِ قَامَ حَتَّى نَقُوْلَ قَدْ نَسِيَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ کی نماز بیان کرتے تو پڑھ کر وضاحت فرماتے، رکوع سے جب سر اٹھا کر قومہ کے لئے کھڑے ہوتے، تو اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ ہمیں گمان ہونے لگتا شاید حضرت انس رضی اللہ عنہ سجدے میں جانا بھول گئے ہیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آجاتا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔
وضاحت رکوع کے بعد سیدھا کھڑے ہونے کو ”قومہ“ کہتے ہیں حالت قومہ میں ہاتھ باندھنے یا کلمے رکھنے کے بارہ میں کسی حدیث سے وضاحت نہیں ملتی۔ لہذا دونوں طرح درست ہے۔

قومہ کی مستنون دعا یہ ہے۔

مسئلہ ۲۱۱

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي وَرَأَى النَّبِيَّ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَالَ رَجُلٌ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انصَرَفَ قَالَ : مَنْ الْمُتَكَلِّمُ ؟ قَالَ : أَنَا قَالَ : رَأَيْتُ بَضْعَةً وَ ثَلَاثِينَ مَلَكًا يَتَدَرُّوْنَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت رفاع بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب حضور ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ (جس نے اللہ کی تعریف کی اللہ تعالیٰ نے سن لی) مقتدیوں میں سے ایک آدمی نے کہا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ (ہمارے پروردگار! تعریف تیرے ہی لئے ہے۔ بکثرت ایسی تعریف جو شرک سے پاک اور برکت والی ہے)۔ جب حضور اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا ”یہ کلمات کس نے والا کون تھا؟“ اس شخص نے عرض کیا ”میں تھا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”میں نے تم سے زیادہ فرشتوں کو ان کلمات کا ثواب لکھنے میں سبقت حاصل کرتے دیکھا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

سجدہ سات اعضاء پر کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۲۱۲

سجدہ میں ناک زمین پر لگانا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۱۳

نماز میں کپڑوں اور بالوں کا سمیٹنا یا سنوارنا منع ہے۔

مسئلہ ۲۱۴

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : أَمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمَ عَلَى الْجَنْبَةِ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكَفْتُ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پیشانی پر“ (یہ کہتے ہوئے) حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں۔“ نیز آپ ﷺ نے فرمایا ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ہم نماز میں کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

سجدہ پورے اطمینان سے کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۲۱۵

سجدے میں بازو زمین پر بچھانے نہیں چاہئیں۔

مسئلہ ۲۱۶

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ ابْسَاطَ الْكَلْبِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سجدہ اطمینان سے کرو اور تم میں سے کوئی بھی سجدے میں اپنے بازو نکتے کی طرح نہ بچھائے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۷

سجدہ میں کہنیاں پیٹ سے علیحدہ اور کھول کر رکھنی چاہئیں۔

عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةَ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ مَرَّتْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو بکری کا بچہ آپ ﷺ کے ہاتھوں کے درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۸

سجدے میں دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر رہنے چاہئیں۔

مسئلہ ۲۱۹

سجدے میں دونوں ہاتھ پہلوؤں سے الگ رہنے چاہئیں۔

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ أَمَكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ الْأَرْضَ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنِ حَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوِ مَنْكَبَيْهِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سجدہ میں اپنی ناک اور پیشانی زمین کے ساتھ لگاتے اور ہاتھ اپنے پہلوؤں سے الگ اور کندھوں کے برابر رکھتے۔ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

سجدے میں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رہنی چاہئیں۔

مسئلہ ۲۲۰

عَنْ أَبُو حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ سجدے میں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۱

جلسہ کی مسنون دعایہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَسَّ السَّجْدَتَيْنِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَأَرْحَمْنِي وَأَجْبِرْنِي وَاهْدِنِي وَأَرْزُقْنِي . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَأَرْحَمْنِي وَأَجْبِرْنِي وَاهْدِنِي وَأَرْزُقْنِي (یا اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما میرا نقصان پورا کر مجھے ہدایت اور رزق عطا فرما) اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھے کو ”جلسہ“ کہتے ہیں۔

رُكُوعٌ وَسَجْدَةٌ قَوْمَهُ أَوْ جَلْسَةٌ طَمِينَانٍ أَوْ اِعْتِدَالٌ مِنْ تَقْرِيبِ أَيْكٍ جِئْتَنِي فِي وَقْتٍ مِمَّنْ أَدَاكَ مَا جِئْتَنِي فِيهِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۴)

مسئلہ ۲۲۲

عَنِ الْبُرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ ﷺ وَ سُجُودُهُ وَإِذَا رَفَعَ

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۲۲۱

۲- مختصر صحیح بخاری للزیلعی رقم الحدیث ۴۷۰

۳- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۲۲۳

رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کا رکوع، سجدہ، قومہ دونوں سجدوں کا درمیانی قعدہ تقریباً برابر ہوتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۳

پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد تھوڑی دیر بیٹھنا مسنون ہے، اسے ”جلسہ استراحت“ کہتے ہیں۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَوَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فَبَادَا كَانَ فِي وَتُرْمِنُ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا آپ ﷺ جب نماز کی طلاق رکعتوں (یعنی پہلی اور تیسری) میں ہوتے تو (دوسرے سجدے کے بعد) تھوڑی دیر سیدھے بیٹھتے پھر قیام کے لئے کھڑے ہوتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۴

تشہد میں انگشت شہادت اٹھانا مسنون ہے۔
تشہد میں داہنا ہاتھ دائیں گھٹنے پر، بائیں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھنا چاہئے۔

مسئلہ ۲۲۵

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُمْنَى وَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُسْرَى وَ أَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ وَ وَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى إِصْبَعِهِ الْوُسْطَى . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تو داہنا ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بائیں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور اپنے انگوٹھے کو اپنی درمیانی انگلی پر رکھ کر حلقہ بناتے ہوئے شہادت کی انگلی اوپر اٹھاتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت
احادیث میں انگشت شہادت کلمہ شہادت کے وقت اٹھانے کی کوئی مراحمت نہیں لہذا تشہد سے لے کر آخر تشہد تک مسلسل اٹھائی جائے یا کلمہ شہادت کے وقت اٹھائی جائے سنت ادا ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۲۲۶

انگشت شہادت اٹھانا شیطان کو تلوار مارنے سے زیادہ سخت ہے۔
عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ

۱- کتاب الاذان باب الاطمأنينة حين يرفع رأسه من الركوع

۲- كتاب المساجد باب صفة الجلوس في الصلاة

۳- مختصر صحيح بخاری للزبيدي رقم الحديث ۴۶۷

(حسن)

مِنَ الْحَدِيثِ يَعْنِي السَّبَابَةَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱)

حضرت تابع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”اگلی شہادت اٹھانا شیطان کو تلواریا نیزہ مارنے سے زیادہ سخت ہے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

تشمہ کی مستون و عایہ ہے۔

مسئلہ ۲۲۷

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذْ نَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : إِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ : أَلْتَحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ أَلْسَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَلْسَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَبِأَذَا قَالَهَا أَصَابَتْ كُلُّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ”جب تم نماز میں بیٹھو تو کہو ”تمام زبانی جسمانی اور مالی عبادت اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ اے نبی آپ پر اللہ کا سلام اور اس کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہم پر بھی اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام۔ جب کسی نے یہ الفاظ کہے تو اللہ کے ہر نیک بندے کو خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں سلام پہنچ جاتا ہے اور پھر کو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔“ پھر آدمی اپنے لئے اللہ سے جو سوال کرنا چاہے کرے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

پہلا تشہد (یا قعدہ) واجب ہے۔

مسئلہ ۲۲۸

نمازی پہلا تشہد بھول جائے تو اسے سجدہ سہو کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۲۲۹

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْئَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ فَقَامَ وَ عَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ سَجَدًا سَجَدَتَيْنِ وَ هُوَ حَالِسٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت عبداللہ بن مالک بن بحیئہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی (دو رکعتوں کے بعد) آپ ﷺ کو قعدہ کے لئے بیٹھنا تھا مگر (بھول کر) کھڑے ہو گئے۔ پھر جب

۱- مشکوٰۃ المصابیح للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۹۱۷

۲- کتاب الصلاة باب التشهد فی الصلاة

۳- کتاب الصلاة باب التشهد فی الاولی

آپ ﷺ نے نماز کا آخری قعدہ کیا تو دو سجدے (سجدہ سو) ادا کئے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔ پہلے تشہد میں دایاں پاؤں کھڑا رکھنا اور بائیں پاؤں پر بیٹھنا مسنون ہے۔

مسئلہ ۲۳۰

دوسرے یا آخری تشہد میں دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں کو دائیں پنڈلی کے نیچے سے نکال کر کولمے پر بیٹھنے کو ”تورک“ کہتے ہیں۔ تورک کرنا افضل ہے۔

مسئلہ ۲۳۱

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : وَهُوَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَا كُنْتُ أَحْفَظُكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَيَّ رِجْلُهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى فَبِذَا جَلَسَ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْآخِرَى وَقَعَدَ عَلَيَّ مَقْعَدَتِي . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، کہنے لگے مجھے حضور اکرم ﷺ کا طریقہ نماز تم سب سے زیادہ یاد ہے۔ رسول اللہ ﷺ دوسری رکعت کے بعد پہلے تشہد میں دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور بائیں پر بیٹھے۔ آخری رکعت (یعنی دوسرے تشہد) میں دایاں پاؤں کی پنڈلی میں سے نکال لیتے اور دایاں پاؤں کھڑا کر کے کولمے پر بیٹھتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

دوسرے تشہد میں التیمات کے بعد درود شریف اور اس کے بعد مسنونہ دعاؤں میں سے کوئی ایک پڑھنی چاہئے۔

مسئلہ ۲۳۲

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُيَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُوَنِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَجَلْ هَذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لغيره . إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدَ مَا شَاءَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت فضالہ بن عیید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں درود کے بغیر

۱- مختصر صحیح بخاری للزیبیدی رقم الحدیث ۴۷۰

۲- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث ۲۷۶۷

ما مانگتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا "اس نے جلدی کی" پھر آپ ﷺ نے اسے اپنے پاس بلایا اور اس سے یا کسی دوسرے شخص کو مخاطب کر کے فرمایا "جب کوئی نماز پڑھے، تو اللہ کی حمد و ثناء سے آغاز کرے، پھر اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ پر درود بھیجے اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے نماز میں مندرجہ ذیل درود پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔

۲۳۳

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْسَى قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ بَيْتِ؟ قَالَ: قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

(۱) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیسٰی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے پوچھا "یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ ﷺ پر اور اہل بیت پر کس طرح درود بھیجیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا کہ "یا اللہ! محمد اور آل محمد پر اسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت بھیجی۔ تعریف اور بزرگی تیرے ہی لئے ہے یا اللہ! محمد پر اور آل محمد پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ تعریف اور بزرگی تیرے ہی لئے ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

درود شریف کے بعد ماثورہ دعاؤں میں سے کوئی ایک یا جتنی کوئی چاہے پڑھ سکتا ہے۔

۲۳۴

ماثورہ دعاؤں میں سے دو دعاؤں درج ذیل ہیں۔

۲۳۵

۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ وَالذَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نماز میں (تشہد اور درود کے بعد) یہ دعا مانگتے۔

۱- کتاب الانبياء باب قول الله تعالى ﴿وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا﴾ - ۲- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ۲۴۵

”الی میں تیری جناب سے عذاب قبر، مسج و جہال کے نقتے، موت و حیات کی آزمائش، گناہوں اور قرمز سے پناہ مانگتا ہوں۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲- عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَنِي دُعَاؤَ أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ : قُلْ ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفُرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْعَفْوُورُ الرَّحِيمُ﴾ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا مجھے کوئی دعا سکھائیے جو میں اپنی نماز میں پڑھوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کو اللہم انی ظلمت نفسی ظلمًا کثیرًا“ میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرا سوا گناہ معاف کرنے والا کوئی نہیں اپنی رحمت سے میرے سارے گناہ معاف فرما دے مجھ پر رحم فرما بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔“ اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۳۶

التحیات ، درود شریف اور دُعاؤں سے فارغ ہونے کے بعد
السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ كَمَا كَرَّمْنَا خَتَمَ مَسْنُونٍ هِیْ-

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ”طہارت نماز کی کنجی ہے۔ نماز کا آغاز تکبیر اور اختتام سلام کہتا ہے۔“ اسے احمد، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۳۷

سلام پھیرنے کے بعد امام کو دائیں یا بائیں طرف سے پھر کر لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھنا چاہئے۔

عَنْ سَعْرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھ لیتے، تو اپنا چہرہ مبارک

۱- اللؤلؤ والمرجان الجزء الثاني رقم الحديث ۲۱۷۲۹- صحيح سنن ابن ماجه للالائي الجزء الاول رقم الحديث ۲۲۲

۲- مختصر صحيح بخارى للريدي رقم الحديث ۴۸۱

ہماری طرف پھیر لیتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

نماز سے سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دُعَا مانگنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۲۳۸

سلام پھیرنے کے بعد دائیں یا بائیں طرف مصافحہ کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۲۳۹



صَلَاةُ النِّسَاءِ

خواتین کی نماز

عورت کا مسجد کی بجائے اپنے گھر کے گوشہ تنہائی میں نماز ادا کرنا افضل ہے۔

۲۴۰

عَنْ أُمِّ حُمَيْدٍ امْرَأَةِ أَبِي حُمَيْدٍ السَّعْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ؟ قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تُحِبِّينَ الصَّلَاةَ مَعِيَ، وَصَلَاتِكَ فِي بَيْتِكَ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكَ فِي حُجْرَتِكَ، وَصَلَاتِكَ فِي حُجْرَتِكَ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكَ فِي دَارِكَ، وَصَلَاتِكَ فِي دَارِكَ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكَ، وَصَلَاتِكَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكَ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكَ فِي مَسْجِدِي، قَالَ: فَأَمَرْتُ فَبَنِي لَهَا مَسْجِدًا فِي أَقْصَى شَيْءٍ مِنْ بَيْتِهَا وَأَظْلَمَهُ، وَكَانَتْ تُصَلِّي فِيهِ، حَتَّى لَقِيَتْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانٍ وَابْنُ خُرَيْمَةَ (۱) (حسن)

حضرت ابو حمید سعدی رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت ام حمید سعدی رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا "یا رسول اللہ! میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کے ساتھ (مسجد نبوی میں) نماز پڑھوں۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "مجھے معلوم ہے کہ تو میرے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہے لیکن تیرا ایک گوشے میں نماز پڑھنا اپنے کمرے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور تیرا کمرے میں نماز پڑھنا گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تیرا گھر کے صحن میں نماز پڑھنا محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور تیرا محلہ کی مسجد میں نماز ادا کرنا میری مسجد میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔" راوی کہتے ہیں کہ حضرت ام حمید رضی اللہ عنہا نے (اپنے گھر میں مسجد بنانے کا) حکم دیا چنانچہ ان کے لئے گھر کے آخری حصہ میں مسجد بنائی گئی جسے تاریک رکھا گیا (یعنی اس میں روشندان وغیرہ نہ بنایا گیا) اور وہ ہمیشہ

اس میں نماز پڑھتی رہیں حتیٰ کہ اپنے اللہ عزوجل سے جا ملیں۔ اسے احمد ابن حبان اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

شرعی احکام کی پابندی کرتے ہوئے خواتین نماز کے لئے مسجد میں جانا چاہیں تو انہیں منع نہیں کرنا چاہئے۔

۲۳۱

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمْ

الْمَسَاجِدَ وَبِئُوْنَهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے منع نہ کرو لیکن (نماز پڑھنے کے لئے) ان کے گھر مساجد سے بہتر ہیں۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عورتوں کو دن کے اوقات میں مسجد میں آنے سے گریز کرنا چاہئے۔

۲۳۲

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِذْنُوا لِلنِّسَاءِ اللَّيْلَ

إِلَى الْمَسَاجِدِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عورتوں کو رات کے وقت مساجد میں آنے کی اجازت دو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عورتوں کو خوشبو لگا کر مسجد میں جانا منع ہے۔

۲۳۳

کسی عورت نے خوشبو لگائی ہو تو اسے مسجد میں جانے سے پہلے

۲۳۴

خوشبو دھو لینی چاہئے۔

لَقِيَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُنْطَبِئَةً تُرِيدُ الْمَسْجِدَ فَقَالَ يَا أُمَّةَ الْجَبَّارِ أَيْنَ

تُرِيدِينَ؟ قَالَتِ الْمَسْجِدَ. قَالَ وَكَلَّهَ تَطَيَّبْتِ؟ قَالَتْ نَعَمْ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَيَّمَا امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ

حَتَّى تَغْتَسِلَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو خوشبو لگا کر مسجد میں جانے دیکھا تو پوچھا ”اے اللہ کی

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۵۳۰

۲- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۴۶۶

۳- صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۲۲۳

بندی کہاں جارہی ہو؟“ عورت نے جواب دیا ”مسجد میں۔“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”کیا اس مقصد کے لئے تو نے عطر لگایا ہے؟“ عورت نے جواب دیا ”جی ہاں۔“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو عورت خوشبو لگائے اور پھر مسجد میں جائے اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی الا یہ کہ وہ خوشبو کو دھو کر مسجد میں جائے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

سر پر چادر یا موٹا دوپٹہ لئے بغیر عورت کی نماز نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۲۳۵

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۶۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

عورتوں کو مردوں کی صف سے الگ صف بنائی چاہئے۔

مسئلہ ۲۳۶

عورت تنہا صف میں کھڑی ہو سکتی ہے۔

مسئلہ ۲۳۷

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۳۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

عورتوں کی سب سے اچھی صف کچھلی ہے اور سب سے بُری صف پہلی (مردوں سے متصل) ہے۔

مسئلہ ۲۳۸

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ

آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (۱)

(صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”عورتوں کی بہترین صف سب سے آخری اور بدترین صف پہلی (یعنی مردوں سے متصل) ہے اور مردوں کی بہترین صف پہلی اور بدترین آخری (یعنی عورتوں سے متصل) ہے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

امام کو اس کی غلطی سے آگاہ کرنے کے لئے مردوں کو سُبْحَانَ اللّٰهِ اور عورتوں کو تالی بجانی چاہئے۔

مسئلہ ۲۳۹

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۱۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

عورت کا اذان دینا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۲۵۰

عورت، عورتوں کی امامت کرا سکتی ہے۔

مسئلہ ۲۵۱

عورت کو امامت کراتے وقت پہلی صف کے اندر وسط میں کھڑا ہونا چاہئے۔

۲۵۲

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۰۳-۱۰۴ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

میاں بیوی بھی ایک صف میں نماز ادا نہیں کر سکتے۔

۲۵۳

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَلَفْنَا تَصَلِّيَ مَعَنَا، وَأَنَا إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ أَصَلِّيْتُ مَعَهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے پیچھے (باجماعت نفل) نماز ادا کی جبکہ میں نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں (کھڑا ہو کر) آپ کے ساتھ نماز پڑھتا جاتا تھا۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۵۴

مذکورہ احکام کے علاوہ مرد اور عورت کے طریقہ نماز میں کوئی فرق نہیں۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أَصَلِّي. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم سب (مرد اور عورتیں) اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھتے ہو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِغْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَسْطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعِيهِ ابْتِسَاطَ الْكَلْبِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سجدہ اطمینان سے کرو اور تم میں سے کوئی بھی (مرد ہو یا عورت) سجدے میں اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

كَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَجْلِسُ فِي صَلَاتِهَا جَلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ مَبْنِيَّةً. ذِكْرُهُ الْبُخَارِيُّ (۴)

۲- کتاب الاذان باب الاذان للمباینین

صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۷۷۴

۴- کتاب الاذان باب سنة الجلوس في التشهد

مختصر صحيح مسلم للالباني رقم الحديث ۲۰۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حضرت اُمّ درداء رضی اللہ عنہا نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں اور وہ فقیہ خاتون تھیں۔ بخاری نے اس کا ذکر کیا ہے۔

قَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ: تَفْعَلُ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلَاةِ كَمَا يَفْعَلُ الرَّجُلُ. ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي

شَيْبَةَ (۱)

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ (امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے استاد) فرماتے ہیں عورت اسی طرح نماز پڑھے جس طرح مرد پڑھتا ہے۔ ابن ابی شیبہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

مستحاضہ کو ایام حیض گزرنے پر غسل کر کے ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۲۵۵

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

حائضہ کے لئے حیض کے دنوں کی نماز کی قضاء نہیں۔

مسئلہ ۲۵۶

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۳۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

عورتوں پر نماز جمعہ واجب نہیں۔

مسئلہ ۲۵۷

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۳۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

شرعی احکام کی پابندی کرتے ہوئے خواتین نماز عید کے لئے مسجد یا میدان میں جانا چاہیں تو جاسکتی ہیں۔

مسئلہ ۲۵۸

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۵۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

تہجد گزار خواتین کی فضیلت۔

مسئلہ ۲۵۹

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۹۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



الْأَذْكَارُ الْمَسْنُونَةُ

نماز کے بعد اذکار مسنونہ

فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اونچی آواز میں ایک مرتبہ
اللَّهُ أَكْبَرُ اور آہستہ آواز میں تین بار **أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ** کہنا اس کے
 بعد **اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ** پڑھنا مسنون ہے۔

صفحہ ۲۶۱-۲۶۰

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ أُعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی (فرض) نماز اختتام کا اندازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے **اللَّهُ أَكْبَرُ** کہنے (کی آواز) سے لگایا کرتا تھا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔
 عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ

وَالْإِكْرَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفر اللہ کہتے اور پھر فرماتے ”یا اللہ تو سلامتی ہے سلامتی بخشی سے حاصل ہو سکتی ہے اے بزرگی اور بخشش کے مالک تیری ذات بڑی بابرکت ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
 چند دوسری مسنون دعائیں یہ ہیں۔

صفحہ ۲۶۲-۲۶۳

۱- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخَذَ بِيَدِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي لَأُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ! فَقُلْتُ: وَأَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: فَلَا تَدْعُ أَنْ تَقُولَ فِي

ذَبِرَ كُلِّ صَلَاةٍ ﴿ رَبِّ أَعْنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ﴾ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ (۱)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا "اے معاذ! مجھے تم سے محبت ہے" میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اچھا تو پھر ہر (فرض) نماز کے بعد یہ کلمات کہنا نہ بھولنا (ترجمہ) "اے میرے پروردگار! مجھے اپنا ذکر، شکر اور اپنی بہترین عبادت کرنے کی توفیق عطا فرما۔" اسے احمد ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲- عَنْ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي ذَبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ((لِإِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ دعاء پڑھتے تھے (ترجمہ) "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اسی کی ہے۔ حمد اسی کے لئے سزاوار ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ! اگر تو کسی کو اپنے فضل سے نوازنا چاہے تو کوئی تجھے روک نہیں سکتا اور اگر کسی کو اپنی رحمت سے محروم کر دے تو کوئی اسے نواز نہیں سکتا۔ کسی دولت مند کی دولت اسے تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے

۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي ذَبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ حَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ كَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا ثَلَاثِينَ فَلَيْتَ تَسَعَةً وَتَسْعُونَ وَ قَالَ تَمَامَ الْمَانَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَ إِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ .
رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ، ۳۳ مرتبہ الْحَمْدُ لِلَّهِ، اور ۳۳ مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ، کہا اس نے ننانوے کی تعداد

۱- صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۲۳۶

۳- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۳۱۴

۲- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۳۴۷

پوری کی پھر سویں مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلِيُّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کما تو اس کے سارے گناہ، خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں، معاف کر دیئے جائیں گے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۴- عَنْ عُمَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ

بِالْمُعَوَّذَاتِ ذُبْرُ كُلِّ صَلَاةٍ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ (۱) (صحيح)
حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم دیا۔ اسے احمد، ابو داؤد، نسائی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت معوذات سے مراد قرآن پاک کی آخری دو سورتیں اَعُوذُ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہیں۔

۵- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مُعَقَّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ ثَلَاثٌ وَ ثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً وَ ثَلَاثٌ وَ ثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً وَ أَرْبَعٌ وَ ثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً فِي ذُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”نماز کے بعد پڑھی جانے والی کچھ ایسی دعائیں ہیں جنہیں پڑھنے والا یا ان کا ذکر کرنے والا کبھی بھی (ثواب سے) محروم نہیں رہتا (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ، ۳۳ مرتبہ الْحَمْدُ لِلَّهِ اور ۳۴ مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ کہنا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْبِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ يَقُولُ بِصَوْتِهِ الْأَعْلَى ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلِيُّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الشَّاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے یہ کلمات ادا فرماتے (ترجمہ) ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الہ نہیں وہ وحدہ لا شریک ہے بادشاہی اسی کی ہے حمد اسی کو سزاوار ہے۔ وہ چمچہر قادر ہے اللہ کی توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی توفیق ہے نہ نیکی کی قوت۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الہ نہیں۔ اس کے سوا ہم کسی کی بندگی نہیں کرتے۔ سب نعمتیں اس کی طرف سے ہیں۔ بزرگی اس کے لئے ہے۔ بہترین تعریف کا مالک وہی ہے اس کے سوا

۱- صحيح سنن السانئى للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ۱۲۶۸

۲- كتاب المساجد باب استحباب الذكر بعد الصلاة

۳- كتاب المساجد باب استحباب الذكر بعد الصلاة

کوئی اللہ نہیں ہم اپنا دین اسی کے لئے خالص کرتے ہیں۔ کافروں کو خواہ کتنا ہی ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔“
اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۷- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ ذُبِرَ كُلُّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعَهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبْنُ حَبَّانَ وَالطَّبْرَانِيُّ (۱)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اسے موت کے سوا کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روک سکتی۔“ اسے نسائی، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ (۲)

۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ إِذَا سَلَّمَ النَّجْحِيُّ ﷺ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى (۳)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو تین مرتبہ یہ کلمات ارشاد فرماتے (ترجمہ) ”تیرا عزت والا رب ان تمام عیوب سے پاک ہے جو کافر بیان کرتے ہیں۔ سلامتی ہو رسولوں پر اور حمد کے لائق صرف اللہ رب العالمین کی ذات ہے۔“ اسے ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے



۱- سلسلہ احادیث الصحیحہ للابانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۹۷۲

۲- آیت الکرسی کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

ترجمہ = ”اللہ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھانے والا ہے جسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ اسی کی ملکیت میں زمین و آسمان کی چیزیں ہیں، کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔ وہ اس کی مرضی کے بغیر کسی چیز کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے۔ اللہ ان کی حفاظت سے نہ ٹھکتا ہے اور نہ اکتا ہے۔ وہ بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔“ (سورۃ بقرہ آیت نمبر

مَا يَجُوزُ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں جائز امور کے مسائل

نماز میں خدا کے خوف سے رونا درست ہے۔

مسئلہ ۲۶۳

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَرِيزٌ كَأَرِيزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ (۱) (صحيح)
حضرت عبداللہ بن شخیرؓ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ نماز میں رونے کی وجہ سے آپ ﷺ کے سینے سے ہانڈی کے جوش کی آواز آرہی تھی۔ اسے احمد ابوداؤد نسائی نے روایت کیا ہے۔

نماز میں بیماری یا بڑھاپے وغیرہ کی وجہ سے عصا پر ٹیک لگانا یا کرسی وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۶۵

عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مِخْصَنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَسَنَّ وَحَمَلَ اللَّحْمَ اتَّخَذَ عَمُودًا فِي مِصْلَاهُ يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۲) (صحيح)
حضرت ام قیس بنت مخصنؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک جب زیادہ ہو گئی اور موٹاپا بڑھ گیا تو آپ نماز کی جگہ پر عصا رکھتے اور دوران نماز اس سے ٹیک لگاتے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے نفل نماز کا کچھ حصہ کھڑے ہو کر اور کچھ حصہ بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۶۶

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۶۱ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

۱- صحيح سنن أبي داود للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۷۹۹

۲- صحيح سنن أبي داود للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۸۲۵

تکلیف دہ اور مضر چیز کو نماز کی حالت میں مارنا جائز ہے۔

۳۶۷

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْتُلُوا الْأَسْوَدِينَ فِي الصَّلَاةِ ، الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو دَاوُدَ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”نماز میں سانپ اور بچھو کو مار دو۔“ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

کسی عذر کے باعث سجدے کی جگہ سے مٹی یا کنکر وغیرہ ہٹانے ہوں تو ایک مرتبہ دوران نماز ایسا کیا جاسکتا ہے۔

۳۶۸

عَنْ مُعَيْقِبِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ الَّذِي يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ : إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت معیقب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سجدہ کی جگہ سے مٹی برابر کرنے والے کے بارہ میں ارشاد فرمایا ”اگر ایسا کرنا ضروری ہو تو ایک بار کر لے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

امام کو اس کی غلطی سے آگاہ کرنے کے لئے مردوں کو سُبْحَانَ اللّٰهِ اور عورتوں کو تالی بجانے کی اجازت ہے۔

۳۶۹

نمازی بوقت ضرورت غیر نمازی کو متوجہ کرنا چاہئے۔ مثلاً بچے کو آگ کے قریب جانے سے روکنے کے لئے کسی کو متوجہ کرنا ہو تو مرد کو سُبْحَانَ اللّٰهِ اور عورت کو تالی بجا کر متوجہ کرنے کی اجازت ہے۔

۳۷۰

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَ التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”نماز میں کوئی ضرورت پیش آنے پر مردوں کے لئے سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے

۱- صحیح سنن ابی داؤد للابانی الجزء الاول رقم الحدیث ۸۱۴

۲- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۲۴۴

۳- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۳۱۸

روایت کیا ہے۔

نماز میں بچے کو اٹھانے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۲۴۱

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ النَّاسِ وَ أَمَامَةَ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَرَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ أَعَادَهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس حالت میں نماز پڑھتے دیکھا ہے کہ ابو العاص کی بیٹی امامہ رضی اللہ عنہا (حضور اکرم ﷺ کی نواسی) آپ ﷺ کے کندھوں پر تھی آپ ﷺ رکوع فرماتے تو امامہ رضی اللہ عنہا کو اتار دیتے اور جب سجدے سے فارغ ہوتے تو پھر اسے اٹھا لیتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

دوران نماز کوئی سوچ آنے پر نماز باطل نہیں ہوتی۔

۲۴۲

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَصْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيعًا وَ دَخَلَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ وَ رَأَى مَا فِي وَجْهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعَجُّبِهِمْ لِسُرْعَتِهِ فَقَالَ : ذَكَرْتُ وَ أَنَا فِي الصَّلَاةِ تَبْرَأُ عِنْدَنَا فِكْرُهُتُ أَنْ يُمَسِيَ أَوْ يَبْتَئَتْ عِنْدَنَا فَأَمْرَتْ بِقِسْمَتِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی۔ نماز کے بعد حضور اکرم ﷺ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس چلے گئے پھر واپس تشریف لائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چروں پر تعجب کے آثار دیکھے تو آپ ﷺ نے فرمایا ”مجھے نماز کے دوران یاد آیا کہ ہمارے گھر میں سونا ہے اور مجھے ایک دن یا ایک رات کے لئے بھی اپنے گھر میں سونا رکھنا پسند نہیں، لہذا میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

شیطان کے وسوسہ ڈالنے پر دوران نماز میں تعویذ پڑھنا جائز ہے۔

۲۴۳

قَالَ عُمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ خَالَ بَيْنِي وَ بَيْنَ صَلَاتِي وَ قِرَائَتِي يُلَبِّسُهَا عَلَيَّ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ شَيْطَانٌ

۲- کتاب العمل فی الصلاة باب تفکر الرجل الشی فی الصلاة

يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ ، فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَاتَّقِلْ عَلَيَّ يَسَارِكَ ثَلَاثًا قَالَ : فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللَّهُ عَنِّي . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے کہا ”یا رسول اللہ ﷺ! شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہوتا ہے نیز میری قرأت میں شک ڈالتا ہے۔“ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ”اس شیطان کا نام ”خنزب“ ہے۔ جب اس کی اکساہٹ محسوس کرو، تو (دورانِ نماز ہی) تعوذ (أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ.....) پڑھو اور بائیں طرف (دل کے اوپر) تین مرتبہ تھوکو۔“ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا اور اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔ اسے احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

کسی مصیبت کے موقعہ پر فرض نماز، خاص طور پر نمازِ فجر کی آخری رکعت کے قومہ میں ہاتھ اٹھا کر بلند آواز سے مسلمانوں کے لئے دُعا اور دُشمنوں کے لئے بددُعا کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۷۴

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۷۱ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

سترہ اور نمازی کے درمیان سے گزرنے والے کو دورانِ نماز ہی ہاتھ سے روک دینا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۷۵

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۳۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

سخت گرمی کی وجہ سے سجدے کی جگہ کپڑا رکھ لینا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۷۶

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا نَصَلِّيَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ رِجْلَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ نماز پڑھتے اور سخت گرمی میں جب ہم میں سے کوئی بھی اپنی پیشانی زمین پر نہیں رکھ سکتا تھا اپنا کپڑا بچھالیتا اور اس پر سجدہ کرتا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

جو تے نجاست سے پاک ہوں تو جوتوں سمیت نماز پڑھنا جائز ہے

مسئلہ ۲۷۷

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا كَانَ النَّبِيُّ
 ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ! مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ”کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو قوس سمیت نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟“ انہوں نے جواب دیا ”ہاں۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔



الْمَمْنُوعَاتُ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں ممنوع امور کے مسائل

نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا منع ہے۔

۲۷۸

مسئلہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

نماز میں انگلیاں چٹکانا یا انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا منع ہے۔

۲۷۹

مسئلہ

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وَضُوئَهُ ثُمَّ خَرَجَ غَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشْبِكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ (۲)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی وضو کر کے مسجد کی طرف جائے تو راستے میں انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر نہ چلے کیونکہ وہ حالت نماز میں ہوتا ہے۔“ اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

نماز میں جمائی لینے سے حتی الوسع پرہیز کرنے کا حکم ہے۔

۲۸۰

مسئلہ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ دُرِّدِ الْحُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کسی کو نماز میں

۱- صحیح بخاری کتاب العمل فی الصلاة باب الخصر فی الصلاة

۲- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۵۲۶

۳- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۲۴۵

جائی آئے تو اسے حتی المقدور روکے کیونکہ اس وقت شیطان منہ میں داخل ہوتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

نماز میں نگاہیں آسمان کی طرف اٹھانا منع ہے۔

۲۸۱

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْتَهُيْنِ أَقْوَامَ عَنْ رَفَعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لِيُخَطَفْنَ أَبْصَارَهُمْ. رَوَاهُ

مسلم (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”لوگوں کو حالت نماز میں دُعا مانگتے ہوئے اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آ جانا چاہئے ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

نماز میں منہ ڈھانپنا منع ہے۔

۲۸۲

نماز میں کپڑا دونوں کندھوں پر اس طرح لٹکانا کہ اس کے دونوں سرے سیدھے زمین کی طرف ہوں ”سدل“ کہلاتا ہے جو کہ منع ہے۔

۲۸۳

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۶۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔
دوران نماز میں کپڑے سمیٹنا یا بال درست کرنا نیز بلاعذر کوئی بھی حرکت کرنا منع ہے۔

۲۸۴

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۱۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

سجدہ کی جگہ سے بار بار کنکریاں ہٹانا منع ہے۔

۲۸۵

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۶۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

نماز میں ادھر ادھر دیکھنا منع ہے۔

۲۸۶

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزَالُ اللَّهُ مُقْبِلًا عَلَيَّ الْعَبْدِ فِي الصَّلَاةِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ

وَالنَّسَائِيُّ وَأَبْنُ حُرَيْمَةَ (۱)

(حسن)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ بندے کی نماز میں برابر متوجہ رہتا ہے جب تک بندہ ادھر ادھر نہ دیکھے جب بندہ توجہ ہٹا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اپنی توجہ ہٹا لیتا ہے۔“ اسے احمد، ابوداؤد، نسائی اور ابن خزمیہ نے روایت کیا ہے۔

تکلیف پر سجدہ کرنا یا گدے پر نماز پڑھنا منع ہے۔

۲۸۷

اشارے کی نماز میں سجدے کے لئے سر کو رکوع کی نسبت زیادہ

۲۸۸

جھکانا چاہئے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لِمَرِيضٍ صَلَّى عَلَيَّ
وَسَادَةٌ دَعَوْهَا عَنْكَ تَسْجُدُ عَلَى الْأَرْضِ إِنْ اسْتَطَعْتَ وَإِلَّا فَأَوْمِ إِيمَاءً وَاجْعَلْ سُجُودَكَ
أَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِكَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (۲)

(صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تکلیف پر نماز پڑھنے والے مریض سے آپ نے فرمایا ”اسے ہٹاؤ اگر زمین پر سجدہ کر سکتا ہے تو کر اور اگر (بیماری کی وجہ سے) زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا تو نماز اشارے سے پڑھ اور سجدے کے لئے سر کو رکوع کی نسبت زیادہ جھکا۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔



فَضْلُ السُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ

سنتوں اور نوافل کی فضیلت

نمازِ ظہر سے قبل چار اور بعد میں دو نمازِ مغرب کے بعد دو نمازِ عشاء کے بعد دو اور نمازِ فجر سے پہلے دو رکعت سنت (مؤكدہ) پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بناتے ہیں۔

۲۸۹

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ شَهِدَ عَلَيَّ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعِ رَكَعَاتِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرَبِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۱)

(صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص باقاعدگی سے بارہ رکعت سنتیں ادا کرے اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے نمازِ ظہر سے پہلے چار رکعت، دو ظہر کے بعد، دو رکعت نمازِ مغرب کے بعد، دو رکعت نمازِ عشاء کے بعد اور دو رکعت نمازِ فجر سے پہلے۔“ اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۹۰

نمازِ فجر سے پہلے دو سنتیں دنیا جہان کی ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكَعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

(صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”فجر کی دو رکعت (سنتِ مؤكداہ) دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہیں۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

ظہر سے قبل چار سنت ادا کرنے والے کے لئے آسمان کے

۲۹۱

دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۰۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعت سنت ادا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ حرام کر دیتے ہیں۔

مسئلہ ۲۹۲

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعت اور بعد میں چار رکعت (سنتیں) ادا کرے اللہ اس پر آگ حرام کر دیتا ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹۳

نماز عصر سے قبل چار رکعت (سنت غیر منکدہ) پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ رحم فرماتے ہیں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : رَجِمَ اللَّهُ امْرَأَةً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس آدمی نے عصر سے قبل چار رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹۴

نماز چاشت کی چار رکعت ادا کرنے والے کے دن بھر کے سارے کام اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ لے لیتے ہیں۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۹۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

نماز تراویح گذشتہ تمام صغیرہ گناہوں کی مغفرت کا باعث بنتی ہے۔

مسئلہ ۲۹۵

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۹۱ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

رات کے کسی بھی حصہ میں سو کر اٹھنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے والے میاں بیوی کو اللہ تعالیٰ کثرت سے یاد کرنے والوں میں

مسئلہ ۲۹۶

۱- صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۹۰۱

۲- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۳۵۴

شمار فرماتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَقْظَ امْرَأَتَهُ فَصَلِّيًا رَكَعَتَيْنِ كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ أَبُو دَاوُدَ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب آدمی رات کو اٹھے اور اپنی بیوی کو بھی اٹھائے اور دونوں دو رکعت نماز ادا کریں تو اللہ تعالیٰ ان کا نام کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں میں لکھ دیتے ہیں۔“ اسے ابن ماجہ اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

ایک سجدہ ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ انسان کے نامہ اعمال میں ایک نیکی کا اضافہ فرماتے ہیں ایک گناہ مٹاتے ہیں اور ایک درجہ بلند کرتے ہیں۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَ مَحَا عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَ رَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً فَاسْتَكْبَرُوا مِنَ السُّجُودِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ایک نیکی لکھتے ہیں ایک گناہ مٹاتے ہیں اور ایک درجہ بلند کرتے ہیں لہذا کثرت سے سجدے کیا کرو۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

قیامت کے روز فرض نماز میں کوتاہی یا کمی کی کسر سنتوں اور نوافل سے پوری کی جائے گی۔

وضاحت حدیث مسند نمبر ۱۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



۱- صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۰۹۸

۲- صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۱۷۱

(ظہر کے بعد) ادا فرماتے، پھر لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے اور میرے ہاں گھر تشریف لا کر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ پھر لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے اور میرے ہاں گھر تشریف لا کر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ رات کی نماز (قیام اللیل) نور کعت پڑھتے جن میں وتر بھی شامل ہے آپ ﷺ رات کا کافی حصہ کھڑے ہو کر اور کافی حصہ بیٹھ کر نماز پڑھتے۔ جب کھڑے ہو کر قرات فرماتے، تو رکوع اور سجود بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر قرات فرماتے، تو رکوع و سجود بھی بیٹھ کر ادا فرماتے۔ جب فجر طلوع ہوئی تو دو رکعت ادا فرماتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

نمازِ ظہر سے قبل دو سنتیں ادا کرنا سنت سے ثابت ہے۔

۳۰۲

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ الظُّهْرِ سَجْدَتَيْنِ وَ بَعْدَهَا سَجْدَتَيْنِ وَ بَعْدَ الْمَغْرَبِ سَجْدَتَيْنِ وَ بَعْدَ الْعِشَاءِ سَجْدَتَيْنِ وَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ سَجْدَتَيْنِ فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَالْجُمُعَةُ فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر سے قبل دو رکعتیں ظہر کے بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعتیں، عشاء کے بعد دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ مغرب، عشاء اور جمعہ کی دو رکعتیں نبی ﷺ کے ساتھ گھر پر ادا کیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت پانچ نمازوں میں رکعتوں کی کل تعداد یہ ہے۔

نماز	فرائض	فرائض سے قبل سنت مؤکدہ	فرائض کے بعد سنت مؤکدہ
۱- فجر	۲	۲	-
۲- ظہر	۲ یا ۳	۴	۲
۳- عصر	۲	-	-
۴- مغرب	۳	-	۲
۵- عشاء	۲	-	۲

سنتیں اور نوافل دو، دو کر کے ادا کرنے افضل ہیں۔

۳۰۳

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”رات اور دن کی نماز

۱- مختصر صحیح مسلم للابانی رقم الحدیث ۳۷۲

۲- صحیح مسلم، دلائل التوکل علیہ، الجزء الاول، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

أَحْكَامُ السُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ

سنتوں اور نوافل کے مسائل

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جُو نَفَلَ نَمَازًا بِقَاعِدِ كِي سَعِ اِدَا فَرَمَاتِي تَحِي وَهِي اَمْتِ
كَلِي سُنْتِ مَوَكُوْدِهِي -

۲۹۸

نَمَازِ ظَهْرِي سَعِ قَبْلِي چَارِ بَعْدِ مِيْنِ دُو نَمَازِ مَغْرَبِي كَلِي بَعْدِ دُو نَمَازِ عِشَاءِ
كَلِي بَعْدِ دُو اُوْرِ نَمَازِ فِجْرِ سَعِ قَبْلِي دُو كَلِي بَارِهِي رَكْعَتِيْنِ پْرَهْنَا مَسْنُونِ

۲۹۹

ہیں۔

سُنْتِيْنِ اُوْرِ نَوَافِلِ كِهْرِي مِيْنِ اِدَا كَرْنِي اَفْضَلِي هِيْنِ -

نَفَلَ نَمَازِ بِيْطِهِي كَرِيَا كِهْرِي هُو كَرِ دُو نَوِيْنِ طَرَحِي پْرَهْنَا جَائِزِي هِي -

۳۰۰

۳۰۱

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ
صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ : كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ
يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ
فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَ كَانَ يُصَلِّي مِنْ
اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوُتْرُ وَ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا وَ كَانَ
إِذَا قَرَأَ وَ هُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَ سَجَدَ وَ هُوَ قَائِمٌ وَ كَانَ إِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَ سَجَدَ وَ هُوَ
قَاعِدٌ وَ كَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبد اللہ بن شیبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نفل
نماز کے بارہ میں سوال کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ ﷺ ظہر سے قبل چار رکعتیں میرے گھر
میں ادا فرماتے پھر مسجد جا کر لوگوں کو (فرض) نماز پڑھاتے پھر واپس گھر تشریف لاتے اور دو رکعت

(نفل) دو دو رکعتیں ہے۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۰۳ ایک سلام سے چار رکعت سنت یا نوافل ادا کرنے بھی درست ہیں۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۱)

(حسن)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”ظہر سے قبل چار رکعت (سنت) جن میں سلام نہ ہو ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۰۵ فجر کی سنتوں کے بعد تھوڑی دیر دائیں کروٹ لیٹنا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكَعَتِي الْفَجْرِ فَلْيُضْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ (۲)

(صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی آدمی فجر کی دو سنتیں پڑھے، تو دائیں کروٹ لیٹ جائے۔“ اسے ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

نماز جمعہ کے بعد چار یا دو رکعتیں پڑھنی مسنون ہیں۔

مسئلہ ۳۰۶ وضاحت حدیث مسند نمبر ۳۵۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۳۰۷ نماز ظہر کی پہلی چار سنتیں فرضوں سے پہلے نہ پڑھی جاسکیں تو فرضوں کے بعد پڑھی جاسکتی ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳)

(حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ”جب رسول اللہ ﷺ کی ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں رہ جاتیں، تو ظہر کے بعد پڑھ لیتے تھے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عصر سے قبل چار رکعت سنت غیر مؤکدہ ہیں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَحِمَ اللَّهُ إِسْرَأْ

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۱۳۱

۲- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۳۴۴

۳- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۳۴۴

کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(حسن)

صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ أَبُو دَاوُدَ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس آدمی نے عصر سے قبل چار رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔“ اسے ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔
نمازِ عشاء کے بعد دو رکعت سنتِ متوکدہ ہیں۔

مسئلہ ۳۰۹

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۸۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

نمازِ مغرب سے قبل دو رکعت نماز سنت غیر متوکدہ ہیں۔

مسئلہ ۳۱۰

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ . قَالَ : فِي الثَّلَاثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةً أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا ”مغرب سے پہلے دو رکعتیں ادا کرو۔“ تیسری مرتبہ فرمایا ”جس کا جی چاہے پڑھے۔“ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ یہ الفاظ اس حدیث کے پیش نظر ادا فرمائے کہیں لوگ اسے سنتِ متوکدہ نہ بنالیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۱۱

نمازِ جمعہ سے قبل نوافل کی تعداد مقرر نہیں، جو جتنے چاہے پڑھے
البتہ دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرنے چاہئیں، خواہ خطبہ ہو رہا ہو۔
نمازِ جمعہ سے قبل سنتِ متوکدہ ادا کرنا حدیث سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۳۱۲

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۵۳-۳۵۴ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

نماز وتر کے بعد بیٹھ کر دو نفل پڑھنے سنت سے ثابت ہیں۔

مسئلہ ۳۱۳

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوُتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا إِذَا زُلْزِلَتْ وَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ (۳)

(حسن)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد دو رکعت (نفل) بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے اور ان میں سورہ زلزال اور قل یا ایھا الکافرون تلاوت فرماتے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۱۴۲

۲- مختصر صحیح بخاری للزیلعی رقم الحدیث ۶۱۹

۳- مشکوٰۃ المصابیح للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۲۷۸

سنتیں اور نوافل سواری پر بیٹھ کر ادا کئے جاسکتے ہیں۔

۳۱۳ مسئلہ

نماز شروع کرنے سے پہلے سواری کا رخ قبلہ کی طرف کر لینا چاہئے بعد میں خواہ کسی طرف ہو جائے۔

۳۱۵ مسئلہ

اگر سواری کا رخ قبلہ کی طرف کرنا ممکن نہ ہو تو پھر جس طرف رخ ہو نماز ادا کر لینی جائز ہے۔

۳۱۶ مسئلہ

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۲۰-۳۲۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

سنتوں اور نوافل میں قرآن کریم سے دیکھ کر تلاوت کرنا جائز ہے

۳۱۷ مسئلہ

كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَوْمَهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ . رَوَاهُ

الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان قرآن کریم سے دیکھ کر نماز پڑھاتا تھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

کسی عذر کی بناء پر نفل نماز کچھ بیٹھ کر کچھ کھڑے ہو کر ادا کی جاسکتی ہے۔

۳۱۸ مسئلہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتَّى إِذَا كَبُرَ قَرَأَ جَالِسًا حَتَّى إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو رات کی نماز کبھی بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا۔ البتہ جب آپ ﷺ بوڑھے ہو گئے تو قرأت بیٹھ کر فرماتے اور جب تمیں چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور باقی قرأت پوری کر کے رکوع فرماتے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳۱۹ مسئلہ

بلا عذر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ قَاعِدًا قَالَ: مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

(صحیح)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے آدمی کے بارے میں سوال کیا، تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کھڑے ہو کر نماز پڑھنا افضل ہے جبکہ بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا اور لیٹ کر پڑھنے سے ایک چوتھائی ثواب ملتا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

نوافل میں طویل قیام پسندیدہ ہے۔

مسئلہ ۳۲۰

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: طُولُ الْقُنُوتِ. رَوَاهُ مُسْنَدُهُ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا ”افضل نماز کون سی ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”جس میں قیام طویل کیا جائے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الْمُعْبِرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيَقُومُ لِيُصَلِّيَ حَتَّى تَبْرَمَ قَدَمَاهُ أَوْ سَاقَاهُ فَيَقَالَ لَهُ فَيَقُولُ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوتے، تو آپ ﷺ کے پاؤں یا نڈلیاں سوج جاتیں آپ ﷺ سے اس بارہ میں کہا جاتا، تو آپ ﷺ فرماتے ”کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

نفل عبادت، جو ہمیشہ کی جائے، پسندیدہ ہے، خواہ کم ہی ہو۔

مسئلہ ۳۲۱

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ تَعَالَى؟ قَالَ: أَذْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا ”کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے؟“ فرمایا ”جو ہمیشہ کیا جائے، خواہ تھوڑا ہی ہو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

سنت اور نفل نماز گھر میں ادا کرنی افضل ہے۔

مسئلہ ۳۲۲

۲- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۳۲۰

صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۳۰۵

۴- کتاب المسافرین باب فضیلة العمل الدائم

۳- مختصر صحیح بخاری للرمیزی رقم الحدیث ۵۹۵

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: صَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةَ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۴)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اس لئے کہ سوائے فرض نمازوں کے باقی نماز (یعنی سنتیں اور نوافل) گھر میں ادا کرنی افضل ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲۳

نماز فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نفل نماز ادا نہیں کرنی چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے اور نماز فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲۴

دورانِ سفر سنتیں اور نوافل معاف ہیں۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۲۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



سَجْدَةُ السَّهْوِ

سجدہ سہو کے مسائل

رکعات کی تعداد میں شک پڑنے پر کم رکعات کا یقین حاصل کرنے کے بعد نماز پوری کرنی چاہئے اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو ادا کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۳۲۵

سلام کے بعد سہو کے بارہ میں کلام نماز کو باطل نہیں کرتی۔
امام کی بھول پر سجدہ سہو ہے، مقتدی کی بھول پر نہیں۔

مسئلہ ۳۲۶

سجدہ سہو سلام پھیرنے سے پہلے یا بعد دونوں طرح جائز ہے۔

مسئلہ ۳۲۷

سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنے کے لئے دوبارہ تشهد پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۳۲۸

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هَذَا الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَذَرِكُمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشُّكَّ وَلْيَبْسِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهُ صَلَاتَهُ وَإِنْ كَانَ صَلَّى إِتْمَامًا لِأَرْبَعٍ كَانَتْ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

مسئلہ ۳۲۹

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کسی کو اپنی نماز کی رکعتوں میں شک پڑ جائے اور یاد نہ رہے کہ تین پڑھی ہیں یا چار، تو اسے (پہلے) اپنا شک دور کرنا چاہئے پھر یقین حاصل کرنے کے بعد اپنی نماز پوری کرنی چاہئے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے ادا کر لینے چاہئیں۔ اگر نمازی نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے مل کر چھ رکعتیں ہو جائیں گی۔ اگر چار پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے شیطان کی ذلت کا باعث نہیں گے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ حَمْسًا فَقِيلَ لَهُ: أَرَأَيْتَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: لَا وَمَا ذَاكَ؟ فَقَالُوا: صَلَّيْتَ حَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھ لیں۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا ”کیا نماز میں زیادتی ہو گئی ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”نہیں زیادتی کیسی؟“ لوگوں نے عرض کیا ”آپ ﷺ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔“ چنانچہ آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کئے۔ اسے احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۰

پہلا تشہد بھول کر نمازی قیام کے لئے سیدھا کھڑا ہو جائے تو تشہد کے لئے واپس نہیں آنا چاہئے بلکہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کر لینا چاہئے۔

مسئلہ ۳۳۱

اگر پوری طرح کھڑے ہونے سے پہلے تشہد میں بیٹھنا یاد آ جائے تو بیٹھ جانا چاہئے ورنہ سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ فَلَمْ يَسْتَمِّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَإِنْ اسْتَمَّ قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْ السُّهُورِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحیح)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی آدمی دو رکعتوں کے بعد (تشہد پڑھے بغیر) کھڑا ہونے لگے اور ابھی پوری طرح کھڑا نہ ہوا ہو تو بیٹھ جائے۔ لیکن اگر پوری طرح کھڑا ہو گیا ہو تو پھر نہ بیٹھے۔ البتہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدے دو سجدے ادا کرے۔“ اسے احمد، ابوداؤد، اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۲

نماز میں کوئی سوچ آنے پر سجدہ سہو نہیں ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۷۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۲۶۱

۲- صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۹۹۴

صَلَاةُ الْقَضَاءِ

قضاء نماز کے مسائل

اگر کسی عذر کی وجہ سے نماز وقت پر ادا نہ کی جاسکے تو موقع ملتے ہی فوراً ادا کرنی چاہئے۔

مسئلہ ۳۳۳

قضا نماز باجماعت ادا کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۳۳۴

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا كَذَبْتُ أَصَلَّى الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا إِلَى بَطْحَانَ فَنَوَضُّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہم غروب آفتاب کے بعد قریش کو کوستے ہوئے آئے اور عرض کی ”یا رسول اللہ ﷺ! میں نے سورج غروب ہوتے ہوئے نماز عصر ادا کی۔“ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”واللہ! میں نے تو نماز عصر ادا نہیں کی۔“ پھر ہم سب (مقام) بطحان میں آئے، آپ ﷺ نے اور ہم سب نے وضو کیا اور غروب آفتاب کے بعد پہلے نماز عصر (باجماعت) پڑھی پھر نماز مغرب ادا کی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۵

بھول یا نیند کی وجہ سے نماز قضاء ہو جائے تو یاد آتے ہی (یا نیند سے آنکھ کھلتے ہی) فوراً ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيَصِلْ

إِذَا ذَكَرَهَا ، لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہم کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے اسے جب یاد آئے نماز پڑھ لے۔ بھولی ہوئی نماز کا کوئی کفارہ نہیں مگر اسے ادا کر لیتا ہی اس کا کفارہ ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

نماز فجر کی پہلی دو سنتیں فرضوں سے پہلے نہ پڑھی جاسکیں تو فرضوں کے بعد یا سورج نکلنے کے بعد ادا کی جاسکتی ہیں۔

مسئلہ ۳۳۶

عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةُ الصُّبْحِ رَكَعَتَانِ فَقَالَ الرَّجُلُ : إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت قیس بن عمر رضی اللہ عنہم کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو صبح کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تو فرمایا ”صبح کی نماز تو دو دو رکعت ہے؟“ اس آدمی نے جواب دیا ”میں نے فرض نماز سے پہلے کی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں“ لہذا وہ اب پڑھی ہیں۔“ رسول اللہ ﷺ یہ جواب سن کر خاموش ہو گئے (یعنی اس کی اجازت دے دی) اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت صحابی کے کسی فعل پر رسول اللہ ﷺ کا خاموش رہنا تھین کی اصطلاح میں ”سنت تقریری“ کہلاتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكَعَتَيْ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهُمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں وہ سورج نکلنے کے بعد پڑھ لے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

رات کو وتر ادا نہ کئے ہوں تو صبح کے وقت پڑھے جاسکتے ہیں۔

مسئلہ ۳۳۷

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۸۰ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

حائضہ کے لئے حیض کے دنوں کی نماز کی قضاء نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۳۸

۱- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۳۹۷

۲- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۱۲۸

۳- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۲۴۷

مجموعہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عَنْ مُعَاذَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَلْتَجَرِي إِحْدَانًا صَلَاتِهَا إِذَا طَهَّرَتْ فَقَالَتْ أَحْرُورِيَّةٌ أَنْتِ كُنَّا نَحِيضُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا يَأْمُرُنَا بِهِ أَوْ قَالَتْ فَلَا نَفْعَلُهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا ”عورت حیض سے پاک ہو تو اسے قضاء نمازیں پڑھنی چاہئیں؟“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ”کیا تو خارجی ہے؟ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتیں ہمیں حیض آتا مگر ہمیں قضاء نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔“ یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یوں فرمایا ”ہم قضاء نماز نہیں پڑھتی تھیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

ایام جاہلیت میں ادا نہ کی گئی نمازوں کی قضاء (قضاء عمری) سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۳۳۹



شرعی عذر کے بغیر تین جمعے چھوڑنے والے کے دل پر اللہ تعالیٰ
گمراہی کی مہر لگا دیتے ہیں۔

۳۳۲

عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ
ثَلَاثَ جُمُعٍ تَهَاوَنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ (۱)

حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے تین جمعے
غفلت کی وجہ سے چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔“ اسے ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن
ماجر اور دارمی نے روایت ہے۔

غلام، عورت، بچے، بیمار اور مسافر کے علاوہ جمعہ ہر مسلمان پر فرض
ہے۔

۳۳۳

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ
جُمُعَةٌ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کہ مسافر پر جمعہ نہیں
ہے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجُمُعَةُ حَقٌّ
وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا عَلَى أَرَبَعَةٍ عَبْدٍ مَمْلُوكٍ أَوْ امْرَأَةٍ أَوْ صَبِيٍّ أَوْ
مَرِيضٍ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۳)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”غلام، عورت، بچے اور بیمار
کے علاوہ جماعت کے ساتھ جمعہ پڑھنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔
جمعہ کے روز غسل کرنا، مسواک کرنا اور خوشبو لگانا مستنون ہے۔

۳۳۴

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْفَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسَّوَاكِ وَأَنْ يَمَسَّ مِنَ الطَّيِّبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ . رَوَاهُ

- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۹۲۸

- صحیح الجامع الصغیر للالبانی الجزء الخامس رقم الحدیث ۵۲۸۱

- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۹۴۲

(صحیح)

النَّسَائِيُّ (۱)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر باغ (مسلمان) کو جمعہ کے دن غسل کرنا چاہئے، سواک کرنا چاہئے اور جس قدر خوشبو میسر ہو لگانی چاہئے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

جمعہ کے روز رسول اللہ ﷺ پر بکثرت درود بھیجنے کا حکم ہے۔

مسئلہ ۳۳۵

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ لَيْسَ يُصَلِّي عَلَيَّ أَحَدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا غُرِضْتُ عَلَيَّ صَلَاتُهُ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ (۲)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، جو آدمی جمعہ کے روز مجھ پر درود بھیجتا ہے، وہ میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔“ اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

جمعہ میں دو خطبے ہیں، دونوں خطبے کھڑے ہو کر دینا مستنون ہے۔

مسئلہ ۳۳۶

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ حُطْبَتَانِ يَخْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَذْكُرُ النَّاسَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ دو خطبے دیتے تھے اور دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے خطبے میں قرآن پڑھ کر لوگوں کو نصیحت فرماتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

امام گو منبر پر چڑھ کر سب سے پہلے نمازیوں کو سلام کہنا چاہئے۔

مسئلہ ۳۳۷

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَعِدَ الْمَنْبَرَ سَلَّمَ . رَوَاهُ ابْنُ

مَاجَةَ (۴)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب منبر پر چڑھتے تو سلام کہتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

خطبہ جمعہ عام خطبہ کی نسبت مختصر اور نماز جمعہ عام نماز کی نسبت لمبی پڑھانی چاہئے۔

مسئلہ ۳۳۸

۱- صحیح سنن النسائي للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۱۲۱۰

۲- صحیح الجامع الصغير للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۱۲۱۹

۳- کتاب الصلاة لابن كثير، قبل الصلاة المتنوع وغیر صحیح، بیروت مشتمل على الجزء الاول رقم الحديث ۱۱۰

۴- کتاب الصلاة لابن كثير، قبل الصلاة المتنوع وغیر صحیح، بیروت مشتمل على الجزء الاول رقم الحديث ۱۱۰

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ طَوْلَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَ قِصْرَ خُطْبَتِهِ مِئْتَةٌ مِّنْ فِقْهِهِ فَأَطِيبُوا الصَّلَاةَ وَأَقْصِرُوا الخُطْبَةَ .
رواهُ أَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ (جمعہ) کا خطبہ مختصر اور نماز لمبی پڑھانا امام کی عھکندی کی دلیل ہے۔ لہذا خطبہ مختصر دو اور نماز لمبی پڑھو۔ اسے احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

جمعہ کے دن زوال سے قبل، زوال کے وقت اور زوال کے بعد
بھی اوقات میں نماز پڑھنی جائز ہے۔

عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَعْمَلُ الشَّمْسُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْبُخَارِيُّ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ (۲)
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نماز جمعہ سورج ڈھلے پڑھاتے تھے۔ اسے احمد بخاری ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔
وضاحت مزید احادیث صفحہ نمبر ۹۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

جمعہ کا خطبہ شروع ہو چکا ہو تو آنے والے نمازی کو دوران خطبہ
مختصری دو رکعت (تختیۃ المسجد) نماز پڑھ کر بیٹھنا چاہئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ سَلِيكُ الْغَطَفَانِيِّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ : يَا سَلِيكُ قُمْ فَارْكَعْ رَكَعَتَيْنِ وَ تَجَوَّزْ فِيهِمَا ثُمَّ قَالَ : إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ وَ لِيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا .
رواهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اتنے میں سلیک غطفانی آئے اور بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اے سلیک! اٹھ کر مختصری دو رکعت ادا کرو۔" پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب تم جمعہ کے روز آؤ اور امام خطبہ دے رہا ہو تو دو رکعت مختصری نماز ادا کرو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- کتاب الجمعة باب تخفيف الصلاة والخطبة

۲- صحيح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ۴۱۵

۳- کتاب الجمعة باب التحية والامام يخطب

نماز جمعہ سے پہلے نوافل کی تعداد مقرر نہیں البتہ دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرنے کی تاکید کی گئی ہے خواہ خطبہ ہو رہا ہو۔
نماز جمعہ سے قبل سنتِ موکدہ ادا کرنا حدیث سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۳۵۱

مسئلہ ۳۵۲

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قَدَّرَ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ الْإِمَامُ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّيَ مَعَهُ غُفْرَانَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَ فَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، پھر مسجد میں آیا اور جتنی نماز اس کے مقدر میں تھی ادا کی پھر خطبہ ختم ہونے تک خاموش رہا اور امام کے ساتھ فرض نماز ادا کی اس کے جمعہ سے جمعہ تک گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور مزید تین دن کا فضل عطا کیا جاتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۳

دورانِ خطبہ کسی کو اونگھ آجائے تو اسے اپنی جگہ بدل لینی چاہئے۔
عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جسے جمعہ کے وقت اونگھ آئے وہ اپنی جگہ بدل لے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۴

دورانِ خطبہ بات کرنا یا بے توجہی کرنا سخت بے ہودہ بات ہے۔
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قُلْتَ لَصِيَابِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے جمعہ کے دن دورانِ خطبہ اپنے ساتھی سے کہا ”خاموش رہو“ اس نے بھی لغو بات کی۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۳۵۵

خطبہ جمعہ کے دوران گوٹھ مار کر بیٹھنا منع ہے۔

۱- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۴۲۰ ۲- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۴۳۶-
۳- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۴۱۹

عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۱) (حسن)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ کے دوران گوٹھ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے احمد، ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: آدمی اپنے گھٹے کھڑے کر کے رانوں کو پیٹ سے لگا کر دونوں ہاتھوں کو باندھ لے تو اسے ”گوٹھ“ مانتے ہیں۔ نماز جمعہ کے بعد اگر مسجد میں سنتیں ادا کرنی ہوں تو چار اگر گھر جا کر ادا کرنی ہوں تو دو ادا کرنی چاہئیں۔

۳۵۶

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَصِلْ بَعْدَهَا أَرْبَعًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَ ابُودَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جمعہ پڑھو تو اس کے بعد چار رکعت نماز ادا کرو۔“ اسے احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ أَنْصَرَفَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز جمعہ پڑھتے تو اپنے گھر واپس آ کر دو رکعت ادا کرتے اور فرماتے رسول اکرم ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔ نماز جمعہ وہاں تک میں بھی ادا کرنا چاہئے۔

۳۵۷

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بَعْدَ جُمُعَةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجَوَائِي مِنَ الْبَحْرَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی کے بعد سب سے پہلا جمعہ بحرین کے مہلت جوائی کی مسجد عبدالقیس میں پڑھا گیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

اگر جمعہ کے روز عید آجائے، تو دونوں پڑھنے بہتر ہیں لیکن عید پڑھنے کے بعد اگر جمعہ کی بجائے صرف نماز ظہر ہی ادا کی جائے

۳۵۸

صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۹۸۲

۴- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۴۲۴

صحیح مسلم کتاب الجمعة باب الصلاة بعد الجمعة

کتاب الجمعة باب الجمعة فی القرى والمدن

تب بھی درست ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: قَدْ اجْتَمَعَ لِي يَوْمِكُمْ هَذَا عِيدَانِ فَمَنْ شَاءَ أَجْزَأَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَإِنَّا مُجْمَعُونَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”تمہارے آج کے دن میں دو عیدیں (ایک عید اور دو سراجہ) اکٹھی ہو گئی ہیں جو چاہے اس کے لئے جمعہ کے بدلے عید ہی کافی ہے لیکن ہم جمعہ بھی پڑھیں گے۔“ اسے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

نماز جمعہ کے بعد احتیاطی نمازِ ظہر ادا کرنا حدیث سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۳۵۹

نمازِ جمعہ کے بعد کھڑے ہو کر بلند آواز سے اجتماعی درود و سلام پڑھنا اور نماز جمعہ کے بعد اجتماعی دُعا کرنا سنت سے ثابت نہیں ہیں۔

مسئلہ ۳۶۰



صَلَاةُ الْوَيْتْرِ

نماز وتر کے مسائل

نماز وتر کی فضیلت

۳۶۱

نماز وتر کا وقت نماز عشاء اور نماز فجر کے درمیان ہے۔

۳۶۲

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ خُذَافَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ أَمَدَكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خُمْرِ النَّعْمِ الْوَيْتْرِ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحيح)

حضرت خارجه بن خذافہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے فرض نمازوں کے علاوہ ایک اور نماز تمہیں دی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ نماز وتر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے نماز عشاء اور طلوع فجر کے درمیان رکھا ہے۔“ اسے احمد، ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۳۶۳

وتر نماز عشاء کا حصہ نہیں بلکہ رات کی نماز (قیام اللیل یا تہجد) کا حصہ ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے امت کی سہولت کے لئے عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھنے کی اجازت دی ہے۔

۳۶۴

وتر رات کے آخری حصہ میں پڑھنا افضل ہے۔

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ حَشِيَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُؤْتِرْ مِنْ أَوَّلِهِ وَ مَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ أَنْ يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ وَ هِيَ أَفْضَلُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۲)

(صحيح)

۱- صحيح سنن الترمذی للابانی الجزء الاول رقم الحديث ۳۷۳

۲- صحيح سنن الحاكم للابانی وابن ماجه لابن ماجه وابن خلدون لابن خلدون وابن عساکر لابن عساکر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جسے کچھ رات آنکھ نہ کھلنے کا ڈر ہو اسے رات کے پہلے صے میں وتر پڑھ کر سونا چاہئے اور جسے اٹھ جانے کی امید ہو وہ رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھے کیونکہ کچھ رات کی قرأت میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ وقت افضل ہے۔“ اسے احمد، مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔
مسئلہ ۳۶۵ وتر سنت مؤکدہ ہے واجب نہیں۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الْوُتْرُ لَيْسَ بِحُجْمٍ كَهَيْئَةِ الْمَكْتُوبَةِ وَلَكِنَّهُ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۱)
 حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وتر فرض کی طرح ضروری نہیں لیکن سنت ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔
مسئلہ ۳۶۶ سنتیں اور نوافل سواری پر پڑھنے جائز ہیں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يَوْمِي إِيْمَاءَ صَلَاةِ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں دوران سفر نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر اشارے سے رات کی نماز ادا فرماتے جدھر بھی سواری کا رخ ہوتا وتر بھی سواری پر ادا فرمالیے لیکن فرض نماز ادا نہیں فرماتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وتروں کی تعداد ایک، تین اور پانچ ہے، جو جتنے چاہے پڑھے۔
مسئلہ ۳۶۷
 عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوُتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ لِمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ (۳)
 حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”وتر پڑھنا ہر مسلمان کے ذمہ ہے البتہ جو پسند کرے وہ پانچ پڑھے جو پسند کرے وہ تین پڑھے اور جو پسند کرے وہ ایک پڑھے۔“ اسے

۲- کتاب الوتر باب الوتر فی السفر

۱- صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۵۸۲

۳- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۲۶۰

ابوداؤد نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

تین وتر ادا کرنے کے لئے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرنا اور پھر ایک وتر پڑھنے کا طریقہ افضل ہے البتہ ایک تشہد کے ساتھ اکٹھے تین وتر پڑھنا بھی جائز ہے۔

مسند ۳۶۸

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرَغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز عشاء کے بعد فجر سے قبل گیارہ رکعت ادا فرمایا کرتے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور آخر میں ایک رکعت ادا کر کے وتر پڑھتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِسَبْعٍ أَوْ بِخَمْسٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۲)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ جب سات یا پانچ وتر ادا فرماتے تو ان میں سلام سے فاصلہ نہ کرتے (یعنی ایک ہی سلام سے پڑھتے) اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسند ۳۶۹

نماز مغرب کی طرح دو تشہد اور ایک سلام سے تین وتر ادا کرنا درست نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُوتِرُونَ بِثَلَاثٍ أَوْ ثَرْوَا بِخَمْسٍ أَوْ بِسَبْعٍ وَلَا تَشْبَهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ. رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تین وتر (نماز مغرب کی طرح) نہ پڑھو بلکہ پانچ یا سات پڑھو (نماز مغرب کی طرح دو تشہد اور ایک سلام سے تین وتر پڑھ کر) مغرب کی نماز سے مشابہت نہ کرو۔“ اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

مسند ۳۷۰

وتروں میں دُعا کے قنوت رکوع سے قبل اور بعد دونوں طرح جائز

۱- کتاب صلاة المسافرين باب صلاة الليل و عدد ركعات النبي في الليل

۲- صحيح سنن النسائي للابان بن الجوزي الجزء الاول رقم الحديث ۱۶۱۸ ۳- التعليق المعنى الجزء الثاني رقم الصفحة ۲۵

ہے۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتِرُ فَيَقِفُ قَبْلَ الرُّكُوعِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں دعا قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد دعا قنوت مانگی۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

حسبِ ضرورة قنوت تمام نمازوں یا بعض نمازوں کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد مانگی جاسکتی ہے۔

مسئلہ ۳۷۱

قنوت پڑھنی واجب نہیں۔

مسئلہ ۳۷۲

قنوت کے بعد دوسری دعائیں بھی مانگی جاسکتی ہیں۔

مسئلہ ۳۷۳

حسبِ ضرورة قنوت غیر معینہ مدت تک مانگی جاسکتی ہے۔

مسئلہ ۳۷۴

جب امام بلند آواز سے قنوت پڑھے، مقتدیوں کو بلند آواز سے

مسئلہ ۳۷۵

آمین کہنی چاہئے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَهْرًا مُتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ مِنَ الرُّكُوعِ الْآخِرَةِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى رِجْلِ وَ ذِكْوَانَ وَ عَصِيَةَ وَ يُؤْمِنُ مَنْ حَلَفَهُ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۳)

(حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ”رسول اللہ ﷺ ایک مہینہ متواتر ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی آخری رکعت میں (حالت قومہ میں) سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنے کے بعد بنی سلیم

۱- صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۹۷۰

۲- صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۹۷۲

۳- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۲۸۰

کے قبائل رعل، ذکوان اور عصبہ کے لئے بد دعا فرماتے رہے اور مقتدی آمین کہتے تھے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَنَتَّ شَهْرًا نُمُ تَرَكَهُ . رَوَاهُ

(صحیح)

ابو داؤد (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی پھر ترک فرمادی۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وَعُمَاةُ قَنُوتِ، جو نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو ورتوں میں پڑھنے کے لئے سکھائی۔

مسئلہ ۳۷۶

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قَنُوتِ الْوُتْرِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّئِنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقَبِّئْ شَرَّمَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَدُلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَلَا يَعْزُومُنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۲)

(صحیح)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ورتوں میں پڑھنے کے لئے یہ دعائے قنوت سکھائی۔ ”الہی ! مجھے ہدایت دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما، مجھے عافیت دے اور ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے عافیت عطا فرمائی۔ مجھے اپنا دوست بنا کر ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے دوست بنایا ہے، جو نعمتیں تو نے مجھے دی ہیں ان میں برکت فرما۔ اس برائی سے مجھے محفوظ رکھ، جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے بلاشبہ فیصلہ کرنے والا تو ہی ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاتا جسے تو دوست رکھے وہ کبھی رسوا نہیں ہوتا اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ کبھی عزت حاصل نہیں کر سکتا۔ اے ہمارے پروردگار ! تیری ذات بڑی بابرکت اور بلند و بالا ہے۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

ورتوں کی دوسری مستنون دعایہ ہے۔

مسئلہ ۳۷۷

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وُتْرِهِ

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۲۸۲

۲- صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۶۴۷

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي لِنَاءَ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَتَيْتَ عَلَيَّ نَفْسِكَ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وتر میں یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ ”یا اللہ! میں تیری رضا کے واسطے سے تیرے غمہ سے پناہ طلب کرتا ہوں تیری عافیت کے ذریعہ تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ (ہر معاملہ میں) تیری پناہ کا طالب ہوں۔ میں تیری تعریف نہیں کر سکتا تو یقیناً ویسا ہی ہے جیسے تو نے آپ اپنی تعریف کی۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷۸

تین وتروں کی پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ دوسری میں سورۃ کافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھنی مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوَتْرِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّلَاثَةِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَلَا يُسَلَّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِمْ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۲) (صحیح)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ دوسری میں سورۃ کافرون اور تیسری میں سورۃ اخلاص تلاوت فرماتے اور سلام کے آخری رکعت ہی میں پھیرتے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷۹

وتروں کے بعد تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہنا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يُطِيلُ فِي آخِرِهِمْ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۳) (صحیح)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتروں سے سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ ”سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ“ کہتے اور تیسری مرتبہ الفاظ کو لمبا کر کے پڑھتے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸۰

جو شخص وتر پچھلی رات ادا کرنے کے ارادے سے سوجائے لیکن جاگ نہ سکے تو وہ نماز فجر سے پہلے یا سورج طلوع ہونے کے بعد

۱- صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۶۶۸

۲- صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۶۰۶

۳- صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۶۰۴

ادا کر سکتا ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنْ وُتْرِهِ فَلْيَصِلْ إِذَا أَصْبَحَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

(صحیح)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو وتر پڑھنے کے لئے جاگ نہ سکے وہ صبح ادا کر لے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں پڑھنے چاہئیں۔

مسئلہ ۳۸۱

نمازِ عشاء کے بعد وتر ادا کر لیا ہو تو نمازِ تہجد کے بعد وتر ادا نہیں کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۳۸۲

عَنْ طَلْقِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا وَتْرَانَ فِي لَيْلَةٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ (۱)

(صحیح)

حضرت طلق بن علی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں پڑھنے چاہئیں۔ اسے احمد، ابو داؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وتر کے بعد دو رکعت نفل بیٹھ کر پڑھنے سنت سے ثابت ہیں۔

مسئلہ ۳۸۳

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۱۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۳۸۷

۲- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۳۹۱

صَلَاةُ التَّهَجُّدِ نمازِ تہجد کے مسائل

فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔

۳۸۵ مسئلہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرًا لِلَّهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”رمضان کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

نمازِ تہجد (قیام اللیل) کی مسنون رکعات کم سے کم سات اور زیادہ سے زیادہ تیرہ ہیں۔

۳۸۶ مسئلہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَعْدَ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتِرُ؟ قَالَتْ كَانَ يُؤْتِرُ بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ وَعَشْرٍ وَثَلَاثٍ وَكَمْ يَكُنْ يُؤْتِرُ بِأَنْقَاصٍ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِأَكْثَرٍ مِنْ ثَلَاثٍ عَشْرَةَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۲)

حضرت عبداللہ بن ابوقیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز کتنی پڑھتے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا ”کبھی چار نفل اور تین وتر (کل سات رکعات) کبھی چھ نفل اور تین وتر (کل نو رکعات) کبھی آٹھ نفل اور تین وتر (کل گیارہ رکعات) کبھی دس نفل اور تین وتر (کل تیرہ رکعات) ادا فرماتے“ آپ ﷺ کی رات کی نماز سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۱- مختصر صحیح مسلم للابانی رقم الحدیث ۶۱۰

۲- صحیح سنن ابی داؤد للابانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۲۱۴

وضاحت

اگر کوئی فرض مسنون رکعات کے بعد مزید نواقل ادا کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

نماز تہجد میں رسول اللہ ﷺ کا اغلب معمول آٹھ رکعت نفل اور تین وتر (کل گیارہ رکعات) پڑھنے کا تھا۔

۳۸۷ مسئلہ

نماز تہجد دو، دو یا چار، چار رکعات دونوں طرح پڑھنا مسنون ہے مگر دو، دو رکعت کر کے پڑھنا افضل ہے۔

۳۸۸ مسئلہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي مَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَبُورُؤُ بِوَاحِدَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز عشاء اور نماز فجر کے درمیان گیارہ رکعتیں نماز ادا فرماتے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور پھر ساری نماز کو ایک رکعت سے وتر بناتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعَةَ فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ”رسول اللہ ﷺ کی رمضان میں رات کی نماز کیسی ہوتی تھی؟“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا ”رسول اللہ ﷺ کی رمضان میں رات کی نماز گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے طول و حسن کا کیا کہنا، پھر چار رکعتیں پڑھتے جن کے طول و حسن کا کیا کہنا۔ پھر تین رکعت وتر ادا فرماتے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳۸۹ مسئلہ

ایک ہی آیت کو بار بار نفل نماز میں پڑھنا جائز ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَصْبَحَ بِآيَةِ وَالْآيَةِ إِنْ تَعَذَّبْتُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

۱- صحیح مسلم کتاب المسافرین باب صلاة اللیل و عدد رکعات النبی فی اللیل

۲- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۴۲۶

وَابْنُ مَاجَةَ (۱)

(حسن)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک رات رسول اللہ ﷺ نے قیام فرمایا اور صبح تک ایک ہی آیت تلاوت فرماتے رہے۔ ”اللہ اگر تو انہیں عذاب کرے، تو وہ تیرے غلام ہیں (تو کر سکتا ہے) اگر بخش دے تو غالب ہے حکمت والا بھی ہے۔“ (تجھے کوئی پوچھنے والا نہیں) اسے نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

نمازِ تہجد میں رسول اللہ ﷺ مندرجہ ذیل دعا استفتاح پڑھا کرتے تھے۔

مسئلہ ۳۹۰

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَحَ صَلَاتَهُ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ وَ مِيكَائيلَ وَ اسْرَائِيْلَ فَاطْوِرِ السَّمَوَاتِ وَ الْاَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ يَا ذِكْرُ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلَى صِرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب نمازِ تہجد کے لئے کھڑے ہوتے، تو شروع میں یہ دعا پڑھتے یا اللہ تعالیٰ جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب، زمین و آسمان پیدا کرنے والے، حاضر اور غائب کے جاننے والے، لوگ جن (دینی) معاملات میں اختلاف کر رہے ہیں (قیامت کے روز) تو ہی ان کا فیصلہ کرے گا۔ یا اللہ تعالیٰ! جن امور میں اختلاف کیا گیا ہے ان میں میری رہنمائی فرما۔ یقیناً جسے تو چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



۱- صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۱۱۰

۲- کتاب صلاة المسافرين باب صلاة النبی و دعائه باللیل

صَلَاةُ التَّرَاوِيحِ

نماز تراویح کے مسائل

نماز تراویح گذشتہ تمام صغیرہ گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہے۔

۳۹۱

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاجْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا اس کے گذشتہ سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

قیام رمضان یا نماز تراویح باقی مہینوں میں تہجد یا قیام اللیل کا دوسرا نام ہے۔

۳۹۲

نماز تراویح (یا تہجد) کی مسنون رکعتیں آٹھ ہیں لیکن غیر مسنون رکعتوں کی کوئی حد نہیں جو جتنی چاہے پڑھے۔

۳۹۳

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِيَّهِمْ وَطَوْلِهِمْ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِيَّهِمْ وَطَوْلِهِمْ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ”رسول اللہ ﷺ کی رمضان میں رات کی نماز کیسے ہوتی تھی؟“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا ”رسول اللہ

۱- مختصر صحیح بخاری للزیلعی رقم الحدیث ۳۵

۲- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۱۴۱۱

۳- مختصر صحیح بخاری للزیلعی رقم الحدیث ۳۵

پہلے رمضان یا غیر رمضان میں رات کی نماز گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے طول و حسن کا کیا کہنا پھر چار رکعتیں پڑھتے جن کے طول و حسن کا کیا کہنا۔ پھر تین رکعت و تراوا فرماتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

نماز تراویح کا وقت نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر طلوعِ فجر تک

مسئلہ ۳۹۳

ہے۔

نماز تراویح دو دو رکعت پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ ۳۹۵

وتر کی ایک رکعت الگ پڑھنا مسنون ہے۔

مسئلہ ۳۹۶

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيُ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يُفْرَغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز عشاء اور نماز فجر کے درمیان گیارہ رکعتیں نماز ادا فرماتے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور پھر ساری نماز کو ایک رکعت سے وتر بناتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صرف تین دن نماز تراویح باجماعت پڑھائی جن میں آٹھ رکعتوں کے علاوہ تین وتر بھی شامل

مسئلہ ۳۹۷

ہیں۔

ان تین دنوں میں رسول اکرم ﷺ نے علیحدہ تہجد پڑھی نہ وتر پڑھے یہی نماز باجماعت آپ کی تہجد یا قیام رمضان یا تراویح تھی۔ خواتین نماز تراویح کے لئے مسجد جاسکتی ہیں۔

مسئلہ ۳۹۸

مسئلہ ۳۹۹

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ وَقَامَ بِنَا

فِي الْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَلْتَنَا بِقِيَّةٍ لَيْتِنَا هَذِهِ؟ فَقَالَ :
 إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كَتَبَ لَهُ قِيَامَ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ ثَلَاثٌ
 مِنَ الشَّهْرِ فَصَلَّى بِنَا فِي الثَّلَاثَةِ وَدَعَا أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ فَقَامَ بِنَا حَتَّى تَخَوْفُنَا الْفَلَاحَ قُلْتُ لَهُ وَ
 مَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ : السَّحُورُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

(صحیح)

رواہ الترمذی (۱)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں تراویح کی نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ رمضان کے سات دن باقی رہ گئے (یعنی تالیسویں رات) تہائی رات گزر جانے پر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز تراویح پڑھائی۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے چوبیسویں شب کو نماز تراویح نہیں پڑھائی پچیسویں شب آدمی گزر جانے پر نماز تراویح پڑھائی۔ ہم نے کہا ”یا رسول اللہ ﷺ! کیا اچھا ہوا اگر آپ ہمیں اس رات کا باقی حصہ بھی نفل نماز پڑھائیں۔“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس نے امام کے (مسجد سے) لوٹنے تک امام کے ساتھ قیام کر لیا (باجماعت نماز پڑھی) اس کے لئے ساری رات کے قیام کا ثواب لکھا جائے گا۔“ پھر رسول اکرم ﷺ نے ہمیں نماز تراویح نہیں پڑھائی حتیٰ کہ تین روزے باقی رہ گئے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ستالیسویں شب نماز پڑھائی۔ جس میں اپنے اہل و عیال کو بھی شامل کیا۔ یہاں تک کہ ہمیں فلاح ختم ہونے کا ڈر ہوا۔ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا ”فلاح کیا ہے؟“ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ”سحری!“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

فرضوں کے علاوہ باقی نمازوں میں قرآن کریم سے دیکھ کر تلاوت

۳۰۰

کرنا جائز ہے۔

كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يُؤْمَهَا عَبْدَهَا ذَكْوَانٌ مِنَ الْمُصْحَفِ . رَوَاهُ

الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان قرآن کریم سے دیکھ کر نماز پڑھا تھا۔ اسے بخاری نے روایت

کیا ہے۔

تین دن سے کم وقت میں قرآن کریم ختم کرنا ناپسندیدہ عمل ہے۔

۳۰۱

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَمْ يَفْقَهُ مَنْ

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۶۶۶

۲- کتاب الادان باب امامة العبد والولى

(صحیح)

قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثِ لَيَالٍ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے تین رات سے کم وقت میں قرآن ختم کیا اس نے قرآن کو نہیں سمجھا۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ ایک رات میں قرآن کریم ختم کرنا (شبینہ) خلاف سنت ہے۔

مسئلہ ۳۰۲

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ حَتَّى

(صحیح)

الصَّبَاحِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی پورا قرآن صبح تک ختم کیا ہو۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۰۳

ہر دو یا چار تراویح کے بعد تسبیحات پڑھنے کے لئے وقفے کا اہتمام کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۳۰۴

نماز تراویح کے بعد بلند آواز سے درود شریف پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔



۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۲۴۲

۲- صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۱۰۸

صَلَاةُ السَّفَرِ

نماز قصر کے مسائل

سفر میں نماز قصر ادا کرنی چاہئے۔

۳۰۵

عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ حِفْتُمْ أَنْ يَفْتِكُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ ؟ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ صَدَقَ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ ، فَأَقْبَلُوا صِدْقَتَهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اگر تمہیں کافروں کی طرف سے فتنہ کا خوف ہو تو نماز قصر ادا کرنے میں کوئی ہرج نہیں لیکن اب تو زمانہ امن ہے (لہذا قصر کا جواز ختم ہو گیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے جس بات پر تمہیں تعجب ہوا ہے مجھے بھی تعجب ہوا تھا لہذا میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا ”(قصر کی رعایت) اللہ کی طرف سے تم لوگوں پر صدقہ ہے لہذا اللہ تعالیٰ کا صدقہ قبول کرو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

طویل سفر درپیش ہو، تو شہر سے نکلنے کے بعد قصر شروع کی جاسکتی ہے۔

۳۰۶

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرَبَعًا وَ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ فِي ذِي الْحُلَيْفَةِ رَكَعَتَيْنِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ میں نماز ظہر چار

رکعت اور نماز عصر ذوالحلیفہ میں دو رکعت ادا کی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ”ذوالحلیفہ“ مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے قصر کے لئے قطعی مسافت مقرر نہیں فرمائی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ۹، ۳۶، ۳۸، ۴۰، ۴۲، ۴۵ اور ۴۸ میل کی مختلف روایات منقول ہیں۔

مسئلہ ۳۰۷

مذکورہ روایات میں سے ۹ میل کی مسافت زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

مسئلہ ۳۰۸

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخٍ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ شُعْبَةَ الشَّائِكِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَ أَبُو دَاوُدَ (۱) (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین میل یا تین فرسخ (۹ میل) سفر کرتے تو نماز قصر ادا فرماتے۔ میل یا فرسخ کا ٹکڑا سجی کے شاگردو شعبہ کو ہے۔ اسے احمد، مسلم اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ حَارِثَةَ ابْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ ﷺ آمَنَ مَا كَانَ بِمَنَى رَكَعَتَيْنِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت حارث بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منیٰ میں زمانہ امن میں نماز قصر پڑھائی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَا يُصَلِّيَانِ رَكَعَتَيْنِ وَ يُفْطِرَانِ فِي أَرْبَعَةِ بُرْدٍ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ . ذَكَرَهُ الْحَافِظُ فِي فَتْحِ الْبَارِي (۳)

حضرت عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما چار برد (اڑتالیس میل) پر قصر کرتے اور روزہ بھی ترک فرمادیتے۔ اسے حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں نقل کیا ہے۔

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۰۶۰

۲- الجزء الثانی رقم الصفحہ ۶۵

۳- کتاب تقصیر الصلاة باب الصلاة

قصر کے لئے قطعی مدت بھی رسول اللہ ﷺ نے مقرر نہیں فرمائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ۱۵، ۱۶ اور ۱۹ دن کی روایات منقول ہیں ان میں سے ۱۹ یوم کی مدت صحیح معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۹ دن سے زیادہ عرصہ قیام کا مصمم ارادہ ہو تو پوری نماز ادا کرنی چاہئے۔

مسئلہ ۳۰۹

مسئلہ ۳۱۰

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا، فَخَرْنَا إِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصْرًا وَإِنْ زِدْنَا أُنْمَنًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے سفر کے دوران (ایک ہی جگہ) ۱۹ دن قیام فرمایا تو نماز قصر ادا فرمائی، لہذا ہم جب انیس یوم ٹھہرتے ہیں، تو قصر نماز ادا کرتے ہیں لیکن جب ۱۹ دن سے زیادہ قیام ہوتا ہے تو پوری نماز ادا کرتے ہیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔ سفر کی حالت میں ظہر اور عصر یا مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرنی جائز ہیں۔

مسئلہ ۳۱۱

ظہر کے وقت سفر شروع کرنا ہو، تو ظہر اور عصر کی نمازیں ظہر کے وقت اکٹھی کی جاسکتی ہیں۔ اگر ظہر سے قبل سفر شروع کرنا ہو تو ظہر کی نماز مؤخر کر کے اور عصر کے وقت دونوں نمازیں اکٹھی پڑھنی جائز ہیں۔ اسی طرح مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی کی جاسکتی ہیں۔

مسئلہ ۳۱۲

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَجَلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنْ يَرْتَجَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ

يُرْتَجَلُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنْ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ آخَرَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوة تبوک کے موقع پر اگر سفر شروع کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اور عصر (اسی وقت) جمع فرمالتے اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کا ارادہ ہوتا تو نماز ظہر مؤخر کر کے نماز عصر کے وقت دونوں نمازیں ادا فرمالتے اسی طرح نماز مغرب ادا فرماتے یعنی اگر سفر شروع کرنے سے پہلے سورج غروب ہو جاتا ہے تو مغرب اور عشاء (اسی وقت) جمع فرمالتے۔ اگر سورج غروب ہونے سے پہلے سفر فرماتے، تو نماز مغرب مؤخر کر کے عشاء کے وقت دونوں جمع فرمالتے۔ اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

دو نمازیں باجماعت جمع کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

۳۱۳

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ إِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَ النَّسَائِيُّ (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ تشریف لائے، تو ایک اذان اور دو اقامت سے نماز مغرب اور نماز عشاء جمع کیں اور دونوں نمازوں کے درمیان کوئی سنتیں نہیں پڑھیں اسے احمد، مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

نماز قصر میں فجر، ظہر، عصر، اور عشاء کے دو، دو فرض اور مغرب کے تین فرض شامل ہیں۔

۳۱۴

مسافر، مقیم کی امامت کرا سکتا ہے۔

۳۱۵

مسافر امام کو نماز قصر ادا کرنی چاہئے لیکن مقیم مقتدی کو بعد میں اپنی نماز پوری کرنی چاہئے۔

۳۱۶

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : مَا سَفَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ وَإِنَّهُ أَقَامَ بِمَكَّةَ زَمَانَ الْفَتْحِ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً يُصَلِّي بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَقُولُ : يَا أَهْلَ مَكَّةَ قَوْمُوا فَصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ آخِرَتَيْنِ فَإِنَّا قَوْمٌ سَفَرُوا

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۰۶۷

۲- صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی

رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سفر میں گھر واپس آنے تک ہمیشہ نماز قصر ادا فرمائی۔ فتح مکہ کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھارہ دن مکہ میں ٹھہرے رہے اور نماز مغرب کے سوا لوگوں کو دو، دو رکعتیں پڑھاتے رہے اور (خود سلام پھیرنے کے بعد) لوگوں سے فرما دیتے ”مکہ والو! اٹھ کر اپنی نماز پوری کر لو ہم مسافر ہیں۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت حدیث مسند نمبر ۳۶۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

دوران سفر میں فرض نمازوں کی رکعات کی تعداد یہ ہے۔

نماز	فرض	نماز	سختیں	فرض	نماز
فجر	۲	مغرب	۲	۲	سختیں
ظہر	۲	عشاء	—	۲	۱ وتر
عصر	۲	جمعہ	—	۲	—

وضاحت دوران سفر مسافر کو نماز جمعہ کی بجائے نماز ظہر کی تعداد کرنی چاہئے البتہ جامع مسجد میں نماز ادا کرنے والا مسافر دوسروں کے ساتھ نماز جمعہ ادا کر سکتا ہے۔

سفینہ (بحری جہاز، ہوائی جہاز، ریل گاڑی وغیرہ) میں فرض نماز ادا کرنا جائز ہے۔

کوئی خطرہ نہ ہو تو سواری پر کھڑے ہو کر فرض نماز ادا کرنی چاہئے، ورنہ بیٹھ کر پڑھی جاسکتی ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ أَصَلْتُ فِي السَّفِينَةِ؟ قَالَ: صَلِّ فِيهَا قَائِمًا إِلَّا أَنْ تَخَافَ الْفُرْقَ . رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَالِدَارُ قُطَيْبِيُّ (۲) (صحيح)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفینہ میں نماز پڑھنے کے بارے سوال کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اگر ڈوبنے کا خطرہ نہ ہو، تو کھڑے ہو کر نماز ادا کرو۔“ اسے بزار اور دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

سُنتیں اور نوافل سواری پر بیٹھ کر ادا کئے جاسکتے ہیں۔

مسئلہ ۳۲۰

نماز شروع کرنے سے پہلے سواری کا رخ قبلہ کی طرف کر لینا چاہئے
بعد میں خواہ کسی طرف ہو جائے۔

مسئلہ ۳۲۱

دوران سفر اگر سواری کا رخ قبلہ کی طرف کرنا ممکن نہ ہو تو جس
رُخ پر ہو اُسی رُخ پر نماز ادا کر لینی چاہئے۔

مسئلہ ۳۲۲

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ
عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ حَلَّى عَنْ رَاحِلَتِهِ فَصَلَّى حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ
بِهِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو دَاوُدَ (۱)

(حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ سواری پر نفل پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو
اسے قبلہ رُخ کر کے نیت باندھ لیتے پھر سواری جدھر جاتی اسے جانے دیتے اور نماز پڑھ لیتے۔ اسے
احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲۳

سفر میں دو آدمی بھی ہوں تو انہیں اذان کہہ کر باجماعت نماز
ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ النَّبِيُّ ﷺ يُرِيدَانِ السَّفَرَ
فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَادْنَا ثُمَّ أَقِيمَا ثُمَّ لِيَوْمَكُمَا أَكْبَرُكُمْمَا . رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمی جو سفر پر جانے کا ارادہ رکھتے تھے
رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے انہیں فرمایا ”جب تم دونوں سفر کے لئے نکلو تو
نماز کے وقت (اذان کہنا پھر اقامت کہنا اور پھر تم دونوں میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔“ اسے
بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲۴

سفر میں سُنتیں نفل کا درجہ رکھتی ہیں۔

عَنْ حَفْصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُصَلِّي بِمَنَى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَأْتِي فِرَاشَهُ فَقَالَ : حَفْصُ أَيَّ عَمٍّ لَوْ صَلَّيْتَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ؟ قَالَ : لَوْ فَعَلْتُ لَأَنْمَمْتُ الصَّلَاةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت حفص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ میں نماز قصر ادا کرتے اور اپنے بستر پر آجاتے حضرت حفص رضی اللہ عنہ نے کہا ”چچا جان ! اگر آپ نماز قصر کے بعد دو رکعت (سنت) ادا فرمائیے تو کتنا اچھا ہوتا؟“ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ”اگر مجھے سنتیں ادا کرنا ہوتیں تو میں فرض پورے کرتا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسافر مقتدی کو مقیم امام کے پیچھے پوری نماز ادا کرنی چاہئے۔

۳۲۵

عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ لَيَالٍ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ إِلَّا أَنْ يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ فَيُصَلِّيَهَا بِصَلَاتِهِ . رَوَاهُ مَالِكٌ (۲)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ میں دس رات ٹھہرے اور قصر نماز ادا کرتے رہے۔ مگر جب امام کے پیچھے پڑھتے تو پوری پڑھتے۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔



جَمْعُ الصَّلَاةِ

نمازیں جمع کرنے کے مسائل

بارش کی وجہ سے دو نمازیں جمع کی جاسکتی ہیں۔ مسئلہ ۳۲۶

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ كَانَ إِذَا جَمَعَ الْأَمْرَاءَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي الْمَطَرِ جَمَعَ مَعَهُمْ . رَوَاهُ مَالِكٌ (۱)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حکام کے ساتھ مل کر مغرب اور عشاء کی نماز بارش کی وجہ سے جمع کر لیتے تھے۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

ایام جاہلیت کی فوت شدہ نمازیں حاضر نمازوں کے ساتھ جمع کرنا (قضاء عمری) سنت سے ثابت نہیں۔ مسئلہ ۳۲۷

دوران سفر دو نمازیں جمع کی جاسکتی ہیں۔ مسئلہ ۳۲۸

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۱۱ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

دو نمازیں جمع کرنے کے لئے اذان ایک مرتبہ لیکن اقامت الگ الگ کہنی چاہئے۔ مسئلہ ۳۲۹

دوران سفر جمع نمازیں قصر کر کے ادا کرنی چاہئیں۔ مسئلہ ۳۳۰

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۱۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

دوران حضر میں جمع نمازیں پوری پڑھنی چاہئیں۔ مسئلہ ۳۳۱

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَمَازَيْنَا جَمِيعًا وَ سَبْعًا جَمِيعًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ظہر اور عصر کی) آٹھ رکعتیں اور (مغرب اور عشاء کی) سات رکعتیں جمع کیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

صَلَاةُ الْجَنَائِزِ

جنازہ کے مسائل

نمازِ جنازہ کی فضیلت

۴۳۲

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ شَهِدَ الْجَنَائِزَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ كَمَا كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ . قَالَ : وَمَا الْقِيرَاطَانِ ؟ قَالَ : مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص جنازے میں شامل ہو اور نماز پڑھے، اسے ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص میت دفن کرنے تک موجود رہے اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! قیراطان کا کیا مطلب ہے؟“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

نمازِ جنازہ میں صرف قیام ہے جس میں چار تکبیریں ہیں۔ نہ رُکوع

۴۳۳

ہے نہ سجدہ۔

غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنی جائز ہے۔

۴۳۴

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعِيَ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نجاشی کی موت کی خبر اسی روز پہنچادی جس روز وہ فوت ہوا۔ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ جنازہ گاہ تشریف لے گئے ان کی صف بنائی اور چار تکبیریں کہہ کر نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

لوگوں کی تعداد کے مطابق کم یا زیادہ صفیں بنائی جائیں۔

مسئلہ ۳۳۵

نماز جنازہ کے لئے صفوں کی تعداد کا تعین سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۳۳۶

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : قَدْ تَوَفَّى الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْجَبَشِ فَهَلُمَّ فَصَلُّوا عَلَيْهِ . قَالَ : فَصَنَّفْنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ صُفُوفٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”آج جس کے ایک نیک بخت آدمی کا انتقال ہو گیا ہے، لہذا آؤ اس کی (غائبانہ) نماز جنازہ پڑھیں۔“ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہم نے صفیں بنائیں اور نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی، نماز میں ہماری کئی صفیں تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ پڑھنی مسنون ہے۔

مسئلہ ۳۳۷

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھی۔ اسے ترمذی، ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ حَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ لَتَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت طلحہ بن عبد اللہ بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی، تو انہوں نے اس میں سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا ”جان رکھو یہ سنت ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۸

پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ دوسری تکبیر کے بعد درود شریف،

تیسری تکبیر کے بعد دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنا مسنون ہے۔

مسئلہ ۳۳۹

نماز جنازہ میں سری یا جبری قرأت کرنا دونوں طرح درست ہے۔

۱- کتاب الجنائز، باب الصلوة علی الجنائز ۲- صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۲۱۵

۳- مختصر صحیح بخاری للزیلعی رقم الحدیث ۶۷۳

۳۳۰

سورہ فاتحہ کے بعد قرآن مجید کی کوئی سورہ ساتھ ملانا بھی جائز ہے۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى حَنَازَةَ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةَ وَجْهَرَ حَتَّى أَسْمَعْنَا فَلَمَّا فَرَغَ أَحَدُتُ بِيَدِهِ فَسَأَلْتُهُ قَالَ إِنَّمَا جَهَرْتُ لِتَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ وَحَقٌّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ. (۱)

(صحیح)

حضرت طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی۔ انہوں نے سورہ فاتحہ کے بعد ایک دوسری سورت اوپنی آواز میں پڑھی جو ہم نے سنی جب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فارغ ہوئے تو میں نے ان کو ہاتھ سے پکڑا اور (قرأت کے بارہ) میں ان سے پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا ”میں نے جبری قرأت اس لئے کی ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے۔“ اسے بخاری ابوداؤد نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ السُّنَّةَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْحَنَازَةِ أَنْ يُكَبِّرَ الْإِمَامُ ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ الْأُولَى سِرًّا فِي نَفْسِهِ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَيُخْلِصُ الدُّعَاءَ لِلْحَنَازَةِ فِي التَّكْبِيرَاتِ لَا يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ ثُمَّ يُسَلِّمُ سِرًّا فِي نَفْسِهِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ. (۲)

(صحیح)

حضرت ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نماز جنازہ میں امام کا پہلی تکبیر کے بعد خاموشی سے سورہ فاتحہ پڑھنا پھر (دوسری تکبیر کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا پھر (تیسری تکبیر) کے بعد خلوص دل سے میت کے لئے دُعا کرنا اور اوپنی آواز سے قرأت نہ کرنا (جو تھی تکبیر کے بعد) آہستہ سلام پھیرنا سنت ہے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

دُرُودِ شَرِيفِ كَعْبَدِ تَيْسَرِي تَكْبِيرِي مَنَدْرَجِهْ ذِيلِ دُعَاوَلِ مِيْنِ سَعِ كُوْنِي اِيكِي يَادُوْنُوْنِ دُعَا مِيْنِ مَا كُنْتِي جَاهِيْنِي -

۳۳۱

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى عَلَى الْحَنَازَةِ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرْنَا

وَأُنَاثَنَا اللَّهُمَّ مِنْ أَحْيَيْنَاهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَيَّ الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَيَّ الْإِيمَانَ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُصَلِّنَا بَعْدَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔
 ”یا اللہ! ہمارے زندوں اور مردوں کو، حاضر اور غائب کو، چھوٹوں اور بڑوں کو، مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ یا اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھنا چاہتا ہے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے مارنا چاہے ایمان پر موت دے۔ یا اللہ! ہمیں مرنے والے پر صبر کرنے کے ثواب سے محروم نہ رکھ۔ اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا۔“ اس احمد، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُرْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ جَنَازَةً فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَآكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاعْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدَلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ: حَتَّى تَمَيَّنْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْمَيِّتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عرف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر نماز پڑھی اور میں نے وہ دعا یاد کر لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی۔ ”یا اللہ تعالیٰ! اسے بخش دے۔ اس پر رحم فرما“ اسے آرام دے اور معاف فرما۔ اس کی باعزت مسمانی کر۔ اس کی قبر کشادہ فرما دے۔ اسے پانی برف اور اولوں سے دھو کر اس طرح گناہوں سے پاک اور صاف فرما جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اسے اس کے گھر سے بہتر گھر، اس کے اہل و عیال سے بہتر اہل و عیال، اس کے ساتھی سے بہتر ساتھی عطا فرما، اسے جنت میں داخل فرما اور عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ حضرت عرف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ دعا سن کر میں نے یہ خواہش کی کہ کاش یہ میری میت ہوتی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

بچے کے جنازہ میں مندرجہ ذیل دعا پڑھنی مسنون ہے۔

۳۳۲

صَلَّى الْحَسَنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيَّ الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ

۱- صحیح سنن ابن ماجہ للابانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۶۱۷

۲- مختصر صحیح مسلم للابانی رقم الحدیث ۴۷۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سَلَفًا وَفَرَطًا وَذُخْرًا وَأُخْرًا. رواه البخاری (۱)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے پر جنازہ پڑھتے تو اس میں سورہ فاتحہ پڑھتے اور یہ دُعا کرتے -
”یا اللہ! اس بچے کو ہمارے لئے حدیثِ رُوءِ میرِ کارواں ذخیرہ اور باعثِ اجر بنا۔“ اسے بخاری نے
روایت کیا ہے۔

نمازِ جنازہ پڑھنے کے لئے امام کو مرد کے سر اور عورت کے وسط
میں کھڑا ہونا چاہئے۔

۳۳۳

عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، قَالَ رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى عَلَى جَنَازَةِ
رَجُلٍ فَقَامَ حَيْثَ رَأْسِهِ فَجِئِيَّ بِجَنَازَةِ أُخْرَى ، بِامْرَأَةٍ . فَقَالُوا : يَا أَبَا حَمْزَةَ ارْصَلْ
عَلَيْهَا ، فَقَامَ حَيْثَ وَسَطِ السَّرِيرِ . فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ : يَا أَبَا حَمْزَةَ أَهَكَذَا
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ قَامَ مِنَ الْجَنَازَةِ مُقَامَكَ مِنَ الرَّجُلِ وَقَامَ مِنَ الْمَرْأَةِ مُقَامَكَ مِنَ
الْمَرْأَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ! فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا ، فَقَالَ : احْفَظُوا . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت غالب حناط رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری موجودگی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایک مرد
کے جنازے پر نماز پڑھائی اور میت کے سر کے پاس کھڑے ہوئے اس کے بعد ایک عورت کا جنازہ لایا
گیا اور اس کی میت کے وسط میں کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔ حضرت علاء بن زیاد بھی وہاں موجود تھے
انہوں نے مرد اور عورت کی میت پر امام کا مختلف جگہ کھڑا ہونا دیکھا تو پوچھا ”اے ابو حمزہ رضی اللہ عنہ! کیا
رسول اللہ ﷺ بھی مرد اور عورت کے جنازے پر اسی طرح کھڑے ہوتے تھے؟“ حضرت انس رضی اللہ عنہ
نے جواب دیا ”ہاں ایسے ہی کھڑے ہوتے تھے۔“ اسے احمد ابن ماجہ ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا
ہے۔

نمازِ جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھانا چاہئے۔

۳۳۳

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي جَمِيعِ تَكْبِيرَاتِ
الْجَنَازَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نمازِ جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ اسے بخاری نے

۱- کتاب الجنائز باب قرآءة فاتحة الكتاب على الجنائز

۲- صحيح سنن ابن ماجه للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۱۲۱۴

۳- نيل الاوطار الجزء الرابع رقم الصفحة ۶۸

روایت کیا ہے۔

نماز جنازہ میں دونوں ہاتھ سینے پر باندھنے مسنون ہیں۔

مسئلہ ۳۳۵

عَنْ طَاوُوسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ الِيمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ يَشُدُّ بِهِمَا عَلَى صَدْرِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۱)

(صحیح)

حضرت طاووس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے نماز میں وایاں ہاتھ بائیں کے اوپر رکھ کر مضبوطی سے سینے پر باندھا۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

نماز جنازہ میں صرف ایک سلام کہہ کر نماز ختم کرنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۳۳۶

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً . رَوَاهُ الدَّارُ قُطَيْبِيُّ وَالْحَاكِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ . (۲)

(حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی اس میں چار تکبیریں کہیں اور ایک سلام کہا۔ اسے دار قطنی حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ ۳۳۷

عورت مسجد میں نماز جنازہ ادا کر سکتی ہے۔

مسئلہ ۳۳۸

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَتْ : أَدْخَلُونِي بِهِ الْمَسْجِدَ حَتَّى أَصَلِّيَ عَلَيْهِ فَإِنَّكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ : وَاللَّهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ابْنِي بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ”حضرت سعد کا جنازہ مسجد میں لاؤ تاکہ میں بھی نماز جنازہ ادا کر سکوں۔“ لوگوں نے (مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا) ناپسند کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ”اللہ کی قسم“

قسم ! رسول اللہ ﷺ نے بیضا کے دونوں بیٹوں یعنی سہیل اور اس کے بھائی کی نمازِ جنازہ مسجد میں پڑھی ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

قبرستان میں نمازِ جنازہ پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ ۳۴۹

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلَّى عَلَى الْجَنَائِزِ بَيْنَ الْقُبُورِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (۴)

(حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں قبرستان میں نمازِ جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

قبرستان سے الگ تنہا قبر پر نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ ۳۵۰

میت دفنانے کے بعد نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ ۳۵۱

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَنْتَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى قَبْرِ رَطْبِ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَصَفَوْا خَلْفَهُ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک تازہ قبر گزر ہوا، تو آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے صفیں باندھ کر نماز پڑھی۔ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ جنازہ میں چار کبیریں کیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ ایک سے زائد میتوں پر ایک ہی نمازِ جنازہ پڑھنی جائز ہے۔

مسئلہ ۱-۳۵۱

میت میں مرد اور عورتیں ہوں، تو مرد کی میت امام کے قریب اور عورت کی میت قبلہ کی طرف ہونی چاہئے۔

مسئلہ ۳۵۲

عَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمَدِينَةِ الرَّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَيَجْعَلُونَ الرَّجَالَ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ وَالنِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ . رَوَاهُ مَالِكٌ . (۲)

امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان، عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم مردوں اور عورتوں پر اکٹھی نمازِ جنازہ پڑھتے، تو مردوں کو امام کی طرف اور عورتوں کو قبلہ کی طرف رکھتے۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

۱- احکام الجنائز للابانی رقم الصفحة ۱۰۸

۲- نيل الاوطار كتاب الجنائز الصلاة على العائت بالنية و على القبر إلى الشهر

۳- كتاب الجنائز، باب جامع الصلاة على الجنائز، للمزین متنوع ومنفرد كتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

صَلَاةُ الْعِيدَيْنِ

نمازِ عیدین کے مسائل

عید الفطر کی نماز کے لئے جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا سنت

۳۵۳

ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَغْدُو يَوْمَ

الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمْرَاتٍ وَيَأْكُلُهُنَّ وَتَرًا . . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن کھجوریں کھائے بغیر عید گاہ کی طرف نہیں جاتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کھجوریں طاق کھاتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

نمازِ عید کے لئے پیدل جانا اور واپس آنا سنت ہے۔

۳۵۳

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ مَاشِيًا

وَيَرْجِعُ مَاشِيًا . . . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ عید گاہ پیدل جاتے اور پیدل ہی واپس تشریف لاتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عید گاہ جانے اور آنے کا راستہ بدلنا سنت ہے۔

۳۵۳

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمَ

عِيدِ خَالَفَ الطَّرِيقَ . . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ عید کے روز عید گاہ میں آنے جانے کا راستہ تبدیل فرمایا کرتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

نمازِ عید بستی سے باہر کھلے میدان میں پڑھنا سنت ہے۔

۳۵۵

۱- کتاب العیدین باب اکل یوم الفطر قبل الخروج

۲- صحیح سنن ابن ماجہ للابانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۰۷۱

۳- کتاب العیدین باب من خالف الطریق اذا رجع یوم العید

نماز عید کے لئے خواتین کو بھی عید گاہ میں جانا چاہئے۔

مسئلہ ۳۵۶

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُخْرِجَ الْخَيْضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدُنَ جَمَاعَةُ الْمُسْلِمِينَ وَدَعَوْتَهُمْ وَتَفْتَرِلُ الْخَيْضَ عَنْ مَفْصَلَاهُنَّ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ دونوں عیدوں کے دن ہم حیض والی اور پردہ نشین (یعنی تمام) عورتوں کو عید گاہ میں لائیں تاکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ نماز اور دعا میں شرکت کریں۔ البتہ حیض والی عورتیں نماز کی جگہ سے الگ رہیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عید کی نماز کے لئے نہ اذان ہے نہ اقامت۔

مسئلہ ۳۵۷

عَنْ حَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بغيرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دو مرتبہ نہیں کئی مرتبہ عیدین کی نماز اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی۔ اسے مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عیدین کی نماز میں بارہ تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات دو سری میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہنی مسنون ہیں۔

مسئلہ ۳۵۸

عَنْ نَافِعِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحَى وَالْفِطْرَ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَكَبَّرَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْأُخْرَى خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ . رَوَاهُ مَالِكٌ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں کی نماز پڑھی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دو سری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کیں۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

عیدین کی نماز میں پہلے نماز اور پھر خطبہ دینا مسنون ہے۔

مسئلہ ۳۵۹

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نماز عیدین خطبہ سے پہلے ادا فرمایا کرتے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ نماز عید سے قبل یا بعد کوئی نماز نہیں۔

مسئلہ ۳۶۰

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ اضْحَىٰ أَوْ فِطْرٍ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے دن نماز کے لئے تشریف لے گئے دو رکعتیں نماز پڑھائی نہ اس سے پہلے کوئی نماز نہ پڑھی نہ اس کے بعد۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

نماز عید کے بعد گھر واپس جا کر دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۳۶۱

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّي قَبْلَ الْعِيدِ شَيْئًا فَإِذَا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نماز عید سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے البتہ (نماز عید کے بعد) جب گھر واپس تشریف لاتے تو دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶۲

اگر جمعہ کے روز عید آجائے، تو دونوں پڑھنے بہتر ہیں لیکن عید پڑھنے کے بعد اگر جمعہ کی بجائے صرف نماز ظہر ادا کی جائے، تو بھی درست ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي يَوْمٍ مَكْمٌ هَذَا فَمَنْ شَاءَ أَجْزَأَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَإِنَّا مُجْتَمِعُونَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (۳) (صحیح)

۱- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ۵۰۹ ۲- مختصر صحیح مسلم للابانی رقم الحديث ۴۳۰

۳- صحیح سنن ابن ماجہ للابانی الجزء الاول رقم الحديث ۱۰۶۹

۴- صحیح سنن ابن ماجہ للابانی الجزء الاول رقم الحديث ۱۰۸۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”تمہارے آج کے دن میں دو عیدیں (ایک عید دو سراجہ) اکٹھی ہو گئی ہیں، جو چاہے اس کے لئے جمعہ کے بدلے عید ہی کافی ہے۔ لیکن ہم جمعہ بھی پڑھیں گے۔“ اسے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶۳

آبر کی وجہ سے شوال کا چاند نظر نہ آئے اور روزہ رکھ لینے کے بعد معلوم ہو جائے کہ چاند نظر آچکا ہے، تو روزہ کھول دینا چاہئے۔

مسئلہ ۳۶۴

اگر چاند کی اطلاع زوال سے قبل ملے، تو نماز عید اسی روز ادا کر لینی چاہئے اور زوال کے بعد اطلاع ملے، تو نماز عید دوسرے روز ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ عُمُومَةَ لَهٗ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَكْبًا جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشْهَدُونَ أَنَّهُمْ رَأَوْا الْهَيْلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمْ : أَنْ يُفْطَرُوا ، وَإِذَا أَصْبَحُوا أَنْ يَقْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۱)

حضرت ابو عمیر بن انس رضی اللہ عنہ اپنے چچاؤں سے جو کہ اصحاب نبی میں سے تھے، روایت کرتے ہیں کہ بعض سوار نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گواہی دی کہ انہوں نے گزشتہ روز (شوال) کا چاند دیکھا ہے چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ روزہ توڑ دیں اور فرمایا لوگ کل صبح (نماز عید کے لئے) عید گاہ میں آئیں۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶۵

عیدین کی نماز تاخیر سے پڑھنا ناپسندیدہ ہے۔

مسئلہ ۳۶۶

عید الفطر کی نماز کا وقت اشراق کی نماز کا وقت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّاسِ يَوْمَ عِيدِ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى فَأَنْكَرَ إِبْطَاءَ الْإِمَامِ وَقَالَ إِنَّا كُنَّا قَدْ فَرَعْنَا سَاعَتَنَا هَذِهِ وَذَلِكَ حِينَ التَّسْبِيحِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (۲)

رسول اللہ ﷺ کے صحابی عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ عید الفطر غیبا صبح کی نماز کے لئے لوگوں کے ساتھ عید گاہ روانہ ہوئے، تو آپ (عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ) نے امام کے (نماز میں

صَلَاةُ الْإِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء کے مسائل

نماز استسقاء (بارش طلب کرنے) کے لئے نہایت عاجزی اور مسکینی کی حالت میں گھروں سے نکلنا چاہئے۔

مسئلہ ۳۶۹

نماز استسقاء بستی سے باہر کھلے میدان میں باجماعت ادا کرنی چاہئے۔

مسئلہ ۳۷۰

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ مُتَبَدِّلًا مَتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتَّى آتَى الْمُصَلَّى . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نماز استسقاء کے لئے مسکینی، عاجزی کے ساتھ (مدینہ سے) اور زاری کی حالت میں نکلے اور اسی حالت میں نماز کی جگہ پہنچے۔ اسے ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

نماز استسقاء کے لئے نہ اذان ہے نہ اقامت۔

مسئلہ ۳۷۱

نماز استسقاء کی دو رکعتیں ہیں۔

مسئلہ ۳۷۲

نماز استسقاء میں قرأت بلند آواز سے کرنی چاہئے۔

مسئلہ ۳۷۳

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : فَحَوَّلَ إِلَيَّ النَّاسُ ظَهْرَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُو ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى لَنَا رَكَعَتَيْنِ جَهْرًا فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۰۳۲

۲- مختصر صحیح بخاری للزیلعی، رقم الحدیث ۵۵۴

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ استسقاء کے لئے نکلے تو اپنی پشت لوگوں کی طرف کی اور منہ قبلہ کی طرف کیا، دُعا کی پھر اپنی چادر اٹھی اور ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی جس میں بلند ہاتھ سے قرأت کی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷۳

بارش کے لئے دُعا کرتے ہوئے ہاتھ اٹھانے چاہئیں۔

مسئلہ ۳۷۵

نمازِ استسقاء کے بعد دُعا کرتے وقت ہاتھ اتنے بلند کرنے چاہئیں کہ ہاتھوں کی پشت آسمانوں کی طرف ہو جائے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى فَأَشَارَ بِظَهْرِهِ كَفَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ استسقاء میں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کر کے دُعا فرمائی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷۶

بارش طلب کرنے کی دو مسنون دُعا میں یہ ہیں۔

۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَسْقَى قَالَ : اللَّهُمَّ اسقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَأَنْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَخِي بَلَدَكَ الْمَيْتَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ (بن عاص) رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بارش کے لئے یہ دُعا فرماتے ”اللہ! اپنے بندوں اور چوپایوں کو پانی پلا۔ اپنی رحمت عام فرما دے اور مُردہ زمین کو ہرا بھرا کر دے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۲- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ (ﷺ) رَفَعَ يَدَيْهِ قَالَ : اللَّهُمَّ اغْثِنَا اللَّهُمَّ اغْثِنَا اللَّهُمَّ اغْثِنَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (خطبہ جمعہ کے دوران) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ بلند فرمائے اور (بارش کے لئے) یوں دُعا فرمائی ”یا اللہ! ہم پر رحمت فرما، اے اللہ! ہم پر رحمت فرما“ اے اللہ! ہم پر رحمت فرما۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱- کتاب صلاة الاستسقاء باب رفع اليدين بالدعاء

۲- صحيح سنن ابى داؤد للابانى الجزء الاول رقم الحديث ۱۰۴۳

۳- مختصر صحيح بخارى للبيهقى رقم الحديث ۵۵۳

بارش ہوتے وقت یہ دُعا مانگنی چاہئے۔

۳۷۷

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ : اللَّهُمَّ صَيِّبًا

نَافِعًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب بارش برستے دیکھتے تو فرماتے ”یا اللہ تعالیٰ ! فائدہ پہنچانے والی بارش برسا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔
کثرتِ باراں کے نقصان سے محفوظ رہنے کی دُعا۔

۳۷۸

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ حَوِّالِنَا

وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْأَكَامِ وَالظَّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (کثرتِ باراں کے نقصان سے محفوظ رہنے کے لئے) ہاتھ اٹھائے اور پھر دُعا فرمائی ”یا اللہ ! ہماری بجائے ارد گرد کے علاقوں پر بارش برسا۔ میرے اللہ ! ٹیوں، ٹیلوں، ندی، تالوں اور ذرخت اُگنے کی جگہوں پر بارش برسا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔



۱- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۵۵۶

۲- صحیح مسلم کتاب الصلاة الاستسقاء باب الدعاء فی الاستسقاء

صَلَاةُ الْخَوْفِ

نماز خوف کے مسائل

نماز خوف کے لئے سفر شرط نہیں۔

مسئلہ ۳۷۹

نماز خوف کے بارے میں رسول اکرم ﷺ سے کئی طریقے ثابت ہیں، جنگ کی صورت حال کے پیش نظر جس طرح کا موقع ہو اسی کے مطابق نماز ادا کی جائے گی۔

مسئلہ ۳۸۰

اگر خوف سفر میں ہو تو چار رکعت والی نماز (ظہر، عصر اور عشاء) قصر کر کے دو رکعت ادا کی جائے گی آدھا لشکر امام کے پیچھے ایک رکعت ادا کر کے باقی ایک رکعت میدان جنگ میں جا کر ادا کرے گا اس دوران باقی آدھا لشکر امام کے پیچھے ایک رکعت ادا کر کے باقی ایک رکعت میدان جنگ میں واپس جا کر ادا کرے گا۔

مسئلہ ۳۸۱

اگر خوف حضر میں ہو تو چار رکعت والی نماز پوری ادا کی جائے گی آدھا لشکر امام کے پیچھے دو رکعت ادا کر کے باقی دو رکعت میدان جنگ میں جا کر ادا کرے گا۔ اس دوران باقی لشکر امام کے پیچھے دو رکعت ادا کر کے باقی دو رکعت واپس میدان جنگ میں جا کر ادا کرے گا۔

مسئلہ ۳۸۲

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِأَحَدِي

الطَائِفَتَيْنِ رُكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ وَجَاءَ أَوْلَيْكَ ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ رُكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَضَى هَؤُلَاءِ رُكْعَةً وَهَؤُلَاءِ رُكْعَةً . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لشکر کے ایک حصہ کو جنگ کے وقت ایک رکعت نماز پڑھائی جب کہ لشکر کا دوسرا حصہ دشمن کے ساتھ جنگ میں مصروف رہا۔ پھر نماز پڑھنے والا حصہ دشمن کے سامنے آگیا اور دوسرے حصہ کو رسول اللہ ﷺ نے ایک رکعت نماز پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ پھر پہلے اور دوسرے دونوں حصوں نے اپنی (باقی) ایک ایک رکعت (میدان جنگ میں الگ الگ) پوری کر لی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بَدَاتِ الرَّقَاعِ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رُكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَرْبَعٌ وَرَلِقَوْمٍ رُكْعَتَانِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غزوة رقاہ کے موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ نماز کی نیت باندھی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے لشکر کے ایک حصہ کو دو رکعت نماز پڑھائی اور وہ چلا گیا، پھر لشکر کے دوسرے حصہ کو دو رکعت نماز پڑھائی اس طرح رسول اللہ ﷺ کی چار اور لوگوں کی دو دو رکعتیں ہو گئیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

زیادہ خوف کی صورت میں جس حالت میں ممکن ہو نماز ادا کی جائے گی۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ فَوَجَلًا أَوْ رُكْبَانًا . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے صلاة الخوف کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا ”اگر خطرہ زیادہ ہو تو پیدل یا سوار (جیسے بھی ممکن ہو) نماز ادا کرو۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

جنگ کی صورت حال کی پیش نظر نماز قضا کی جاسکتی ہے۔

۳۸۳

مشمولہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَادَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أَنْصَرَفَ عَنِ الْأَحْزَابِ أَنْ لَا يَصَلِّيَنَّ أَحَدٌ إِلَّا فِي بَيْتِي قُرَيْظَةَ فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوَتَّ الْوَقْتَ فَصَلُّوا حُونَ بَيْتِي قُرَيْظَةَ وَقَالَ آخَرُونَ لَا نَصَلِّي إِلَّا حَيْثُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ قَالَ فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِيقَيْنِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ احزاب سے واپس تشریف لائے تو اعلان فرمایا ”ہر آدمی نماز عصر بنو قریظہ (کے محلہ میں) میں جا کر پڑھے۔ کچھ لوگوں نے نماز قضا ہونے کے ڈر سے راستہ میں ہی پڑھ لی مگر کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم تو وہیں نماز پڑھیں گے جہاں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے خواہ نماز قضا ہی ہو جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میں سے کسی کو بھی کچھ نہ کہا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



صَلَاةُ الْكُسُوفِ وَالْخُسُوفِ

نمازِ کسوف یا خسوف کے مسائل

نمازِ کسوف (چاند گرہن) یا خسوف (سورج گرہن) کے لئے اذان ہے نہ اقامت۔

۳۸۵

نمازِ خسوف یا کسوف کے لئے لوگوں کو جمع کرنا مقصود ہو تو ”الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ“ کہنا چاہئے۔

۳۸۶

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ الشَّمْسَ حَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَعَثَ مُنَادِيًا ((الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ)) فَاجْتَمَعُوا وَتَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكَعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو آپ ﷺ نے ایک منادی مقرر فرمایا جس نے یوں آواز دی ”نماز تیار ہے۔“ چنانچہ لوگ جمع ہو گئے رسول اکرم ﷺ آگے بڑھے تکبیر کی اور دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

جس وقت سورج یا چاند گرہن لگے اسی وقت دو رکعت نماز باجماعت ادا کرنی چاہئے۔

۳۸۷

سورج یا چاند گرہن کی نماز میں دو رکعتیں ہیں ہر رکعت میں گرہن کے کم یا زیادہ وقت کے مطابق ایک یا دو یا تین رکوع کئے

۳۸۸

جاسکتے ہیں۔

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمِ شَلَيْبَةَ الْحَرِّ فَصَلَّى بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ حَتَّى جَعَلُوا يَخْرُونَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سخت گرمی کے دن سورج گرہن ہوا، تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی اور اتنا لمبا قیام کیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گرنے لگے۔ پھر لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اٹھا کر لمبا قیام کیا (یہ قیام بھی سورہ فاتحہ سے شروع ہوگا) پھر لمبا رکوع کیا۔ پھر دو سجدے کئے۔ پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔ پس دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے ہو گئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

نمازِ خسوف یا خسوف میں قرأت بلند آواز سے کرنی چاہئے۔

مسئلہ ۳۸۹

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةَ الْكُسُوفِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گرہن کی نماز پڑھائی اور اس میں بلند آواز سے قرأت کی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

نماز گرہن کے بعد خطبہ دینا مسنون ہے۔

مسئلہ ۳۹۰

عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَانصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ تَحَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهُ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَعْدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نماز گرہن سے فارغ ہوئے، تو سورج صاف ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، جو اس کے لائق ہے پھر ”اما بعد“ کے الفاظ ادا فرمائے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



صَلَاةُ الْإِسْتِخَارَةِ

نمازِ استخارہ کے مسائل

دو یا دو سے زائد مباح کاموں میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہو تو دُعائے استخارہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے بہتر کام کے لئے یکتوی حاصل ہونے کی درخواست کرنا مسنون ہے۔

۳۹۱

دو رکعت نماز پڑھ کر یہ مسنون دُعاما گنتی چاہئے۔

۳۹۲

اگر ایک مرتبہ فیصلہ کرنے میں یکتوی حاصل نہ ہو تو یہ عمل بار بار دہرانا چاہئے حتیٰ کہ یکتوی حاصل ہو جائے۔

۳۹۳

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ

كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ : إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ

الْقَرِيبَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ

هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ

لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَ

عَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ

حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضَيْتُ بِهِ وَيُسَمَّى حَاجَتَهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام کاموں کے لئے اسی طرح دُعائے استخارہ سکھاتے جس طرح قرآن پاک کی کوئی سورہ سکھاتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے ”جب کوئی آدمی

کسی کام کا ارادہ کرے، تو دو رکعت نفل ادا کرے پھر یہ دعا مانگے ”یا اللہ! میں تیرے علم کی بدولت بھلائی چاہتا ہوں تیری قدرت کی برکت سے (اپنا کام کرنے کی) طاقت مانگتا ہوں۔ تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں یقیناً“ تو قدرت رکھتا ہے میں قدرت نہیں رکھتا، تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو ہی غیب کا جاننے والا ہے۔ یا اللہ! تیرے علم کے مطابق اگر یہ کام میرے حق میں دینی اور دنیاوی معاملات کے لحاظ سے اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے یا آپ ﷺ نے فرمایا میرے جلدی یا دیر والے معاملہ (یعنی دنیا یا آخرت) میں میرے لئے بہتری ہے تو اسے میرا مقدر بنا دے۔ اس کا حصول میری لئے آسان فرما دے اور میرے لئے بابرکت بنا دے۔ اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے لئے دینی اور دنیاوی معاملات کے لحاظ سے اور انجام کے لحاظ سے نقصان دہ ہے، یا آپ ﷺ نے فرمایا میرے جلدی یا دیر والے معاملہ (یعنی دنیا اور آخرت) میں میرے لئے نقصان ہے تو اسے مجھ سے دور کر دے اور میری سوچ اس طرف پھیر دے اور جہاں کہیں سے ممکن ہو بھلائی میرا مقدر بنا دے اور مجھے اس پر مطمئن کر دے۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ (هذا الامر کی جگہ) اپنی ضرورت کا نام لے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



صَلَاةُ الضُّحَى

نمازِ چاشت کے مسائل

نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد اسی جگہ نمازِ چاشت کا انتظار کرنے اور اس کی دو رکعت ادا کرنے کا ثواب ایک حج اور ایک عمرے کے برابر ہے۔

۳۹۳

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ تَامَّةً، تَامَّةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس آدمی نے فجر کی نماز جماعت سے پڑھی، پھر سورج طلوع ہونے تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہا اور دو رکعت نماز ادا کی اسے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔“ راوی نے کہا ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”پورے ایک حج اور ایک عمرہ کا پورے ایک حج اور ایک عمرہ کا پورے ایک حج اور ایک عمرہ کا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ الضُّحَى فَقَالَ أَمَا لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ الْبُأْوَابِينَ حِينَ تَرْمِضُ الْفِصَالُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو نمازِ چاشت پڑھتے دیکھا تو کہا، کیا لوگوں کو علم نہیں کہ اس وقت کے علاوہ دوسرا وقت (اس) نماز کے لئے افضل ہے، (اور یہ وہ وقت ہے جس کے بارے

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۴۸۰

۲- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۳۶۸

میں) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ نمازِ اوّٰئین کا وقت تب ہی ہوتا ہے جب اونٹ کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت
اگر سورج طلوع ہونے کے چند ہی منٹ بعد یہ نوافل ادا کئے جائیں تو نمازِ اشراق کلاتے ہیں اگر طلوع آفتاب سے تقریباً گھنٹہ بعد یہ نفل ادا کئے جائیں تو اسے نمازِ چاشت کہتے ہیں اور اگر طلوع آفتاب کے دوڑھائی گھنٹے بعد ادا کئے جائیں تو نمازِ اوّٰئین کلاتے ہیں جسے جب وقت میرا آئے پڑھ لے۔

نمازِ چاشت کے لئے چار رکعت ادا کرنی افضل ہیں۔

مسئلہ ۳۹۵

نمازِ چاشت کی چار رکعت ادا کرنے والے کے دن بھر کے سارے کام اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ لے لیتے ہیں۔

مسئلہ ۳۹۶

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَنَّهُ قَالَ ابْنُ آدَمَ إِذَا كَفَعْتُ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفَكَ آخِرَهُ .
رواهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت ابو ذرؓ اور حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”اے آدم کے بیٹے! دن کے شروع میں میرے لئے چار رکعت نماز ادا کر میں تیرے سارے کاموں کے لئے کافی ہو جاؤں گا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔
وضاحت نمازِ چاشت کے لئے کم سے کم دو رکعت زیادہ سے زیادہ ہر رکعت ہیں لیکن چار رکعت پڑھنا افضل ہیں۔



صَلَاةُ التَّوْبَةِ

توبہ کی نماز

کسی خاص گناہ کے سرزد ہونے پر یا عام گناہوں سے توبہ کرنے کی نیت سے وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی طلب کی جائے تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں۔

مسند ۳۹۷

عَنْ عَلِيٍّ ابْنِي كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ ، وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ ، فَإِذَا حَلَفَ صَلَّيْتُهُ ، وَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ ، وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَنْطَهَرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ، إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ، ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ آيَةَ ﴿ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ إِلَى آخِرِ آيَةِ ﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

(حسن)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں جب بھی رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا (اس پر عمل کرتا تو اس سے) اللہ تعالیٰ جتنا چاہتا مجھے فائدہ پہنچاتا اور جب میں کسی صحابیؓ رسول سے کوئی حدیث سنتا تو اس سے قسم لیتا جب وہ قسم کھاتا (کہ واقعی یہ اللہ کے رسول نے فرمایا ہے) تو میں اس پر ایمان لے آتا (اور عمل کرتا) یہ حدیث مجھ سے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بیان کی اور انہوں نے بالکل سچ کہا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”کوئی آدمی

جب گناہ کرتا ہے پھر وضو کر کے (دو یا چار رکعت) نماز پڑھتا ہے اور اللہ سے توبہ استغفار کرتا ہے تو اللہ اسے ضرور معاف فرماتا ہے۔ ”پھر رسول اللہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ”وہ لوگ جن سے کوئی بخش کام ہو جاتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے وہ اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو انہیں فوراً اللہ تعالیٰ یاد آجاتا ہے اور اس سے وہ اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتے ہیں کیونکہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ معاف کر سکے، اور وہ لوگ جان بوجھ کر اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے۔“ (سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۱۳۵) اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

تَحِيَّةُ الْوُضُوءِ وَالْمَسْجِدِ

تَحِيَّةُ الْوُضُوءِ وَرُكُوتِ الْمَسْجِدِ كَمَا سَأَلْتُمْ

وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۳۹۸

تَحِيَّةُ الْوُضُوءِ فِي الْجَنَّةِ مِمَّنْ لَمْ يَأْتِ بِهَا فِي الدُّنْيَا

مسئلہ ۳۹۹

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِبَلالِ صَلَاةُ الْغَدَاةِ يَا بَلالُ! حَدَّثَنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ مَنْفَعَةٌ لِيَأْتِيَنَّ سَمِيعُ اللَّيْلَةِ خَشْفًا نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ بَلالُ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أَرْجَى عِنْدِي مَنْفَعَةٌ مِنْ أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طَهُورًا تَامًا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطَّهُورِ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي أَنْ أَصَلِّيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) نماز فجر کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا "اے بلال! سلام لانے کے بعد تمہارا وہ کونسا (نفل) عمل ہے جس پر تمہیں بخشش کی بہت زیادہ امید ہو کیونکہ آج رات میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے چلنے کی آواز سنی ہے؟" حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "میں نے اس سے زیادہ امید افزاء عمل تو کوئی نہیں کیا کہ دن رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں، تو جنتی اللہ تعالیٰ کو منظور ہو نماز پڑھ لیتا ہوں۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تَحِيَّةُ الْمَسْجِدِ ادا کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۵۰۰

عَنْ أَبِي قَبَاذَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ
الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو قبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو، تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔



سَجْدَةُ الشُّكْرِ

سجدہ شکر

کسی نعمت کے حاصل ہونے پر یا خوشی کے موقع پر سجدہ شکر ادا کرنا مسنون ہے۔

۵۰۱

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ أَنْ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا آتَاهُ أَمْرٌ يَسْرُهُ أَوْ يَسْرِبُهُ خَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱) - (حسن)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس کوئی ایسی خبر آتی جس سے آپ خوش ہوتے تو اللہ کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدے میں گر پڑتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

دُرُودِ شَرِيفِ كَا اَجْر و ثَوَابِ مَعْلُومِ هُونِي پَر رُسُولِ اَكْرَمِ ﷺ نِي طَوِيلِ سَجْدَةِ شُكْرِ اَدَا كِيَا۔

۵۰۲

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : حَرَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى دَخَلَ نَخْلًا فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ حَتَّى حَشِيثَتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ قَدْ تَوَفَّاهُ قَالَ : فَحَسَبْتُ أَنْظُرُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ : مَا لَكَ ؟ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ قَالَ : فَقَالَ : إِنْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي : أَلَا أُبَشِّرُكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ لَكَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَاةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَ مَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ (۲) - (صحیح)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز گھر سے نکلے اور کھجوروں کے باغ میں داخل ہوئے۔ بہت طویل سجدہ کیا۔ حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں اللہ نے آپ کی روح نہ قبض کر لی ہو۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا ”کیا بات ہے؟“ میں نے بات بتائی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا ”اے محمد! کیا میں آپ کو ایک بشارت نہ دوں؟ اللہ کریم فرماتا ہے، جو شخص آپ پر رُود بھیجے گا، میں بھی اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں بھی اس پر سلام بھیجوں گا۔“

مَسَائِلٌ مُتَفَرِّقَةٌ

متفرق مسائل

بیمار آدمی جس حالت میں بھی نماز پڑھ سکے پڑھنی چاہئے۔

۵۰۳

سننہ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَتْ بِيَّ بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں بواسیر کا مریض تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے کا مسئلہ دریافت کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”کھڑے ہو کر پڑھ سکو تو کھڑے ہو کر پڑھو، بیٹھ کر پڑھ سکو تو بیٹھ کر پڑھو، لیٹ کر پڑھ سکو تو لیٹ کر پڑھو۔“ اسے احمد، بخاری، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

نیند کا غلبہ ہو تو پہلے نیند پوری کرنی چاہئے پھر نماز پڑھنی چاہئے۔

۵۰۴

سننہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَفْتِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب کسی کو نماز میں اونگھ آئے لگے تو اسے پہلے نیند پوری کرنی چاہئے۔ اس لئے جب تم حالت نماز میں اونگھتے ہو تو مغفرت مانگنے کی بجائے ممکن ہے اپنے آپ کو گالیاں دینے لگو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عشاء سے قبل سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا ناپسندیدہ ہے۔

۵۰۵

عَنْ أَبِي بَرزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے سونا اور عشاء کے بعد گفتگو کرنا ناپسند فرماتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

ایک ہی وقت کی فرض نماز، فرض کی نیت سے دو مرتبہ ادا کرنی جائز نہیں۔

۵۰۶

عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : لَا تَصَلُّوا صَلَاةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ (۲) (صحیح)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک ہی دن میں ایک ہی وقت کی فرض نماز دو دفعہ نہ پڑھو۔ اسے احمد، ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

فرض ادا کرنے کے بعد سنتیں ادا کرنے کے لئے جگہ بدلنی چاہئے تاکہ فرض نماز اور سنت میں فرق ہو سکے۔

۵۰۷

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : أَيْعِزُّكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۳) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ (فرض نماز ادا کرنے کے بعد) اپنی جگہ سے آگے پیچھے یا دائیں بائیں ہو جائے۔“ (یعنی دائیں یا بائیں ہو جانا چاہئے)۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

نیند کے غلبہ کی وجہ سے رات کی نماز یا کوئی دوسرا معمول کا وظیفہ رہ گیا ہو، تو فجر اور ظہر کے درمیان ادا کیا جاسکتا ہے۔

۵۰۸

عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنِ

حزبه أو عن شيء منه فقرأه فيما بين صلاة الفجر و صلاة الظهر كُتِبَ لَهُ كَأَنَّهُ قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

(صحیح)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص رات کا وظیفہ یا کوئی دوسرا معمول چھوڑ کر سو گیا اور پھر اسے نماز فجر اور ظہر کے درمیان ادا کر لیا، تو اسے رات ہی کے وقت ادا کرنے کا ثواب مل جاتا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

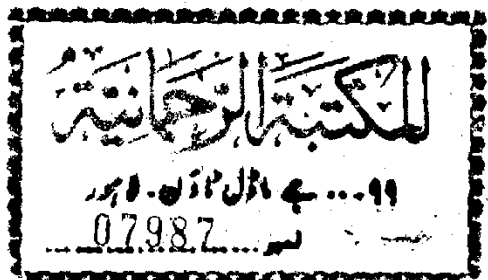
پندرہ شعبان کی رات عبادت کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۵۰۹

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُطَلِّعُ لِي لَيْلَةَ النَّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ ، فَيَغْفِرُ لِكُلِّ مَنِ خَلَقَهُ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱)

(حسن)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نصف شعبان کی رات اللہ تعالیٰ (اہل دنیا پر) توجہ فرماتا ہے اور اپنی ساری مخلوق کو سوائے مشرک اور چغل خور کے بخش دیتا ہے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔



نوفہم السنۃ

کے مطبوعہ حصے

- | | |
|---|---|
| ۲۔ کتابِ اِتِّاعِ السُّنَّةِ
(اردو - انگریزی - سندھی - تھلک) | ۱۔ کتابُ التَّوَجُّيدِ
(اردو - انگریزی - سندھی - تھلک) |
| ۴۔ کتابُ الصَّلَاةِ
(اردو - سندھی - تھلک) | ۳۔ کتابُ الظُّهْرَةِ
(اردو - انگریزی - سندھی - تھلک) |
| ۶۔ کتابُ الصَّلَاةِ عَلَيْنِي
(اردو - سندھی) | ۵۔ کتابُ الْجَنَائِزِ
(اردو - سندھی - تھلک) |
| ۸۔ کتابُ الزَّكَاةِ
(اردو - انگریزی - سندھی) | ۷۔ کتابُ التَّدْعَاءِ
(اردو - سندھی) |
| ۱۰۔ کتابُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ
(اردو - سندھی) | ۹۔ کتابُ الضِّيَاءِ
(اردو - انگریزی - سندھی) |
| ۱۱۔ کتابُ الْجِهَادِ
(اردو) | |



HADITH PUBLICATIONS
URDU BAZAR LAHORE

TEL : 6313785